شرائطِ نبوت
و
ردِّ مرزائیت
بظلِ عاطفت مجاہد ختم نبوت حضرت صاحبزادہ
پیر سیّد رضا حسین شاہ قندھاری
سجادہ نشین درگاہِ عالیہ پیر قندھاری
مصنف
مفتی سجاد علی فیضی

ان شاء اللہ! تجد فیہ مالا تجد فی غیرہ

شرائطِ نبوت
و
ردِّ مرزائیت

مصنف
علامہ سجاد علی فیضی صاحب
مدرس وناظم تعلیمات دارالعلوم جامعہ فیضیہ
تاندلیانوالہ (فیصل آباد پاکستان)

ناشر: مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور
فون: 0333-4183350, 0310-5050801

نام کتاب		شرائطِ نبوت وردِ مرزائیت
مصنف	......	علامہ سجادعلی فیضی صاحب
نظرثانی		علامہ ناصر اقبال فیضی صاحب
تاریخ اشاعت اوّل	......	صفر المظفر ۱۴۴۴ھ/ستمبر ۲۰۲۲ء
صفحات	......	
تعداد	......	1100
ناشر	......	مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور (0310-5050801)

ملنے کے پتے

- ...... مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور 0310-5050801
- ...... مکتبہ نعیمیہ، دارالعلوم نعیمیہ، کراچی 0300-2080345
- ...... احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی 051-5551167
- ...... مکتبہ غوثیہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی 0321-5122632
- ...... ورلڈ ویو پبلشرز، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، لاہور 0333-3585426
- ...... اہل سنہ پبلی کیشنز، دینہ، ضلع جہلم 03217641096
- ...... دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ فیصل آباد فون نمبر: 0332-3409714
- ...... مکتبہ شہید ختم نبوت، جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی 0333-3333044
- ...... المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ فیصل آباد: 0321-7031640

پیشگی معذرت

فقیر کی اس کتاب یا گذشتہ کتب وتحاریر میں کوئی ایسی بات جو جمہور اہلسنّت و جماعت کے مؤقف یا مسلّمات کے خلاف نقل ہوگئی ہو تو بندہ اس سے پیشگی اعلانِ برأت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ دل، دماغ، نگاہ اور زبان وقلم کو خطا سے محفوظ رکھے۔ فقیر فیضیؔ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم
سیدی رسول اللہ

فہرست

الاہتداء

ہدیۂ عقیدت برائے

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلۂ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید **فیض محمد شاہ** صاحب المعروف پیر قندھاری m

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندھاری

حضرت پیر سید **حسین علی شاہ** صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

سیدی و مرشدی، امین و قاسم فیض قندھاری شیخ کامل

حضرت پیر سید **اکبر علی شاہ** صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(کوٹلی میانی شریف، گوجرانوالہ)

و

قاطع مرزائیت، معمار مجاہدین ختم نبوت، اجمل العلماء سند الفضلاء، شہیدِ ختمِ نبوت سیدی و مولائی واستاذی

حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سید **محمد اجمل گیلانی** نقشبندی قادری m

اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے مشکل کشا یا نبی آپ ہیں
ہر جگہ ہر گھڑی آپ ہی آپ ہیں

سلسلہ انبیاء کا ہے اس پہ گواہ
پہلے بھی آپ ہیں آخری آپ ہیں

اے بہار چمن شہر یار زمن
گلستاں کی سبھی تازگی آپ ہیں

تیرگی کو رفو جس نے یکسر کیا
نجم ثاقب شہا روشنی آپ ہیں

آپ ہی کے لئے ہیں رواں دھڑکنیں
جانِ جاں آپ ہیں دلبری آپ ہیں

جس نے زرّوں کو رشکِ قمر کر دیا
وہ غنی آپ ہیں وہ سخی آپ ہیں

کنت کنزاً کا رازِ نہاں آپ ہیں
جس کے صدقے میں دنیا بنی آپ ہیں

فیضی کی فکر میں فیضی کے ذکر میں
آپ ہی آپ ہیں آپ ہی آپ ہیں

از مصنف

مقدمہ

عقیدہ ختم نبوت اوراس کی ضرورت واہمیت:

عقیدۂ ختم نبوت کی تعریف:

عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد پوری ہوچکی ہے۔آپ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ ہی کسی کے سر پر نئے سرے سے نبوت کا تاج رکھا جائے گا۔

عقیدۂ ختم نبوت قطعی واجماعی ہےاوراس میں شک کرنے والا اور اس کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے:

عقیدۂ ختم نبوت ایسا قطعی واجماعی عقیدہ ہے کہ اس میں شک کرنے والا اوراس کا منکر فوراً دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔اس مبارک عقیدہ کا ثبوت قرآن واحادیث نبویہ، اجماع اور قیاس کی سینکڑوں نصوص اور دلائل سے ثابت ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۠

''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اورسب نبیوں سے پچھلے اوراللہ سب کچھ جانتا ہے۔''

(الاحزاب ۴۰: ترجمہ کنزالایمان)

آیت کریمہ میں موجود لفظ خاتم کا معنی تمام مفسرین نے آخری ہی کیا ہے عام ازیں کہ اس کی قرأت خاتَم ہو یا خاتِم ہو۔

رئیس الاصولین ملاں جیون m اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وخاتم النبیین ای لم یبعث بعدہ نبی قط... والمقصود انہ یفھم عن الآیۃ ختم النبوۃ علی نبینا علیہ السلام لان الخاتم بفتح التاء عند عاصم وبکسر التاء (خاتِم) عند غیرہ و علی الاول ھو من الختام الذی یختم بہ الباب وانما یطلق ھھنا علی النبی لانہ یختم بہ ابواب النبوۃ و یغلق الی یوم القیامۃ و علی الثانی یکون منہ ایضاً ای یختم النبیین ویفعل الختم و تقویہ قرأۃ ابن مسعود لکن نبینا ختم النبیین او بمعنی الاخر فثبت المدعیٰ والاوّل رأی صاحب الکشاف والاخیر رأی الامام الزاھد و المآل علی کل توجیہ ھو معنی الاخیر

’’خاتم النبیین یعنی آپ b کے بعد کبھی بھی کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔مقصود یہ ہے کہ اس آیت سے یہ سمجھا جائے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔اس لئے کہ خاتَم تاء کے فتحہ کے ساتھ امام عاصم کے نزدیک ہے اور خاتِم تاء کے کسرہ کے ساتھ آپ کے سوا دیگر قراء کے

نزدیک ہے۔ پہلی قرأت خاتم کی بنیاد پر یہ ختام سے ہوگا جس کا معنی ہوگا وہ چیز جس کے ساتھ دروازہ بند کیا جائے (اس لحاظ سے) خاتم کا لفظ نبی کریم ﷺ کے لئے اس لئے بولا گیا ہے کہ آپ کے ذریعے نبوت کے سارے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور وہ دروازے قیامت تک بند ہی رہیں گے اور دوسری قرأت خاتم کی بنیاد پر بھی یہی معنی ہوگا یعنی آپ نے سلسلۂ انبیاء کو ختم کر دیا اور ختم کا فعل فرمایا اس معنی کو حضرت ابن مسعود h کی یہ قرأت بھی تائید دیتی ہے: لٰکِنَّ نَبِیَّنَا خَتَمَ النَّبِیّٖیْنَ (لیکن ہمارے نبی نے انبیاء کو ختم کو کر دیا) یا پھر یہ آخر کے معنی میں ہے۔ پس ہر لحاظ سے مقصود ثابت ہے (کہ آپ d آخری نبی ہیں) پہلی توجیہ صاحب کشاف کی رائے کے مطابق ہے اور دوسری امام زاہد کی رائے کے مطابق ہے لیکن دونوں توجیہات کا مقصود ایک ہی ہے اور وہ ہے آخر النبیین۔''

(تفسیرات احمدیہ ص ۶۲۴)

تفسیر طبری میں ہے:

ولکن رسول اللہ... الذی ختم النبوۃ طبع علیھا فلا تفتح لاحد بعدہ الی یوم القیامۃ

''وہ کہ جنہوں نے نبوت کو ختم کر کے اس پر یوں مہر لگا دی کہ اب آپ کے بعد تا قیامت کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی۔'' (ج ۲۲، ص ۱۲)

تفسیر التحر والتنویر میں ہے:

والآیة نص فی ان محمدﷺ خاتم النبیین و انه لا نبی بعده فی البشر... وقد اجمع الصحابة علی ان محمداﷺ خاتم الرسل والانبیاء و عرف ذلك و تواتر بینهم و فی الاجیال من بعدهم ولذلك لم یترددوا فی تکفیر مسیلمة والاسود العنسی

''یہ آیت کریمہ اس بارے نص ہے کہ بے شک محمد عربی ﷺ ہی خاتم النبیین ﷺ ہیں اور یہ کہ آپ کے بعد انسانوں میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہے کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ خاتم الانبیاء والرسل ہیں اور یہ بات صحابہ ومن بعد ہم باحسان کے مابین بھی مشہور اور تواتر سے ثابت ہے اسی لئے انہوں نے مسیلمہ اور عنسی کی تکفیر میں تردد نہیں فرمایا۔'' (تحت آیت ما کان محمد ابا احد......)

تفسیر قرطبی میں ہے:

هذه الالفاظ عند جماعة علماء الامة سلفا وخلفا متلقاة علی العموم التام مقتضیة نصا انه لا نبی بعده صلی الله علیه وسلم

ہمیشہ اور ہر دور میں علماء امت اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ الفاظ (وخاتم النبیین) اس بارے نص ہیں کہ آپ کے بعد

کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (ج ۴،ص ۱۹۶)

تفسیر البحر المحیط میں ہے:

ومن ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولى افضل من النبى فهو زنديق يجب قتله

''جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ نبوت کسبی ہے اور منقطع نہیں ہوئی یا یہ عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے تو ایسا شخص زندیق (مردود و کافر) اور واجب القتل ہے۔'' (ج ۷،ص ۳۱۴)

حضرت امام غزالی m فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت بهذا اللفظ انه افهم عدم نبى بعده ابدا و عدم رسول بعده ابدا و انه ليس فيه تاويل ولا تخصيص و من اوله بتخصيص فكلامه من انواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لا نه مكذب لهذا النص الذى اجمعت الامة على انه غير مؤول ولا مخصوص

''ساری امت لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھی ہے کہ یہ آیت سمجھا رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ ہی رسول ہوگا اور یہ کہ اس میں نہ کسی قسم کی کوئی تاویل ہے اور نہ ہی کوئی تخصیص اور جو کوئی اس میں تاویل کرے گا تو اس کا کلام بکواسیات سے ہو گا اور اس کو کافر قرار دینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس نے ایسی نص کی

تکذیب کی ہے کہ جس پر ساری امت کا اجماع ہے کہ یہ غیر مؤول اور غیر مخصص ہے۔'' (الاقتصاد ص ۱۱۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں:

سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

''میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (ترمذی:۲۲۱۹)

عقیدۂ ختم نبوت پر جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام قادیانی کی گواہی:

مرزا قادیانی عقیدۂ ختم نبوت پر لکھتے ہوئے کہتا ہے:

''ابھی ثابت ہو چکا کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳، ص ۴۳۲)

پھر لکھا:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہو گئی ہے۔''
(حقیقۃ الوحی ص ۶۵، خزائن ج ۲۲، ص ۶۸۸)

ایک جگہ لکھا:

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوۃ را بر او شد تمام

آپ سب رسولوں سے بہتر اور ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ ہر نبوت (تشریعی و غیر تشریعی) ان پر ختم ہو گئی ہے۔ (سراج منیر ص ۹۳، خزائن ج ۱۲، ص ۹۵)

ایک جگہ کہا:

الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل یسمی نبینا خاتم الانبیاء بغیر استثناء و فسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح لطالبین ولو جوزنا ظھور نبی بعد نبینا لجوزنا انفتاح باب وحی نبوت بعد تغلیقھا وھذا خلف کما لا یخفی و کیف یجیئ نبی بعد رسولنا وقد انقطعت وحی بعد وفاتہ و ختم اللہ بہ النبیین۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۰، خزائن ج ۷، ص ۲۰۰)

کیا تو نہیں جانتا کہ رب رحیم متفضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام خاتم الانبیاء بغیر کسی استثناء کے رکھا اور اس کی تفسیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طالبین کے لئے واضح بیان کے ساتھ اپنے فرمان ''لا نبی بعدی'' میں کر دی ہے۔ اگر ہم یہ جائز رکھیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ظاہر (پیدا، ناقل) ہو گا تو گویا ہم نے وحی نبوت کے دروازے کو بند ہو جانے کے بعد دوبارہ کھلنا تسلیم کر لیا ہے اور یہ برخلاف حقیقت ہے۔ جیسے کہ تمام مسلمانوں پر مخفی نہیں ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ بھی کیسے سکتا ہے جبکہ ان کی وفات کے بعد وحی بند ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے نبیوں کے سلسلہ کو ہی ختم کر دیا ہے۔''

قارئین کرام!

اس ساری بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی جان اور اسلام کی بنیاد ہے۔ اس کے بغیر ایمان و اعمال صالحہ کچھ بھی قبول نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عقیدہ ساری امت کا اجماعی، قطعی غیر مؤول اور غیر مخصص عقیدہ ہے، جس میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی جانب سے عقیدۂ ختم نبوت، اس کے حاملین اور دین اسلام کی سخت توہین:

کسی نے بالکل بجا کہا تھا کہ ''دروغ گورا حافظہ نباشد'' (جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتی) یہی حال مرزا اور اس کی ذریت کا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ عقیدۂ ختم کی صاف گواہیاں دیتے نظر آتے ہیں جیسا کہ گزرا اور دوسری طرف خود ہی اس پاکیزہ عقیدہ، عقیدۂ ختم نبوت، اس کے حاملین و قائلین اور دین اسلام کی سخت توہین کرتے نظر آتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عقیدۂ ختم نبوت ایک لغو اور باطل عقیدہ ہے۔ (مرزا قادیانی):

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

> ''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۴، خزائن ج ۲۱، ص ۳۵۴)

عقیدہ ختم نبوت والا مذہب (اسلام) اک شیطانی اور دوزخ میں لے جانے والا مذہب ہے (مرزا قادیانی):

پھر لکھا:

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے کوئی نہ ہوگا میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔''

(ایضاً)

عقیدۂ ختم نبوت لعنتی اور مردود عقیدہ ہے (مرزا قادیانی):

پھر لکھا:

''وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے مشرف نہ ہو سکے وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند معقولی باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے۔ وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵،ص۹۔۱۳۸،خزائن ج۲۱،ص۳۰۶)

مرزے کا بیٹا بشیر الدین کہتا ہے:

''پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے ملتی ہے۔''
(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۲۸، انوار العلوم ج ۲، ص ۵۴۲)

پھر کہا:

''احمدی جماعت اس امر کی معتقد ہے کہ نبوت کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور کھلا رہے گا۔''
(احمدیت یعنی حقیقی اسلام ص ۸، انوار العلوم ج ۸، ص ۱۱۹)

آپ (مرزا قادیانی) نے بتایا اگر خدا بولتا نہیں (یعنی اگر وہ اب وحی نازل نہیں کرتا) تو اسلام بھی ایک مردہ مذہب ہے۔ (تبلیغ ہدایت ص ۱۲۰)

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔
(انوار خلافت ص ۶۵، انوار العلوم ج ۳، ص ۱۲۷)

مرزا غلام قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت و رسالت:

مرزا غلام قادیانی دعویٰ نبوت و رسالت کرتے ہوئے کہتا ہے:
''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''
(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸، ص ۲۳۱)

پھر کہا:

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲، ص ۵۰۳)

ایک جگہ تو صاف صاف صاحبِ شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا لکھتا ہے:

''جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالفین ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷، ص ۴۳۵)

مرزا قادیانی کے قلم سے مرزا اور اس کی ساری ذریت کا کافر قرار پانا:

قارئین کرام!

یہ تو تھیں مرزا اور کی ذریت کے کفریات و بکواسات اب ذرا مرزے کا وہ فتویٰ بھی ملاحظہ کرتے جائیں جس میں وہ منکر ختم نبوت اور مدعیٔ نبوت کو کافر قرار دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو لکھتا ہے:

''اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنّت والجماعت مانتے ہیں ...... اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔'' (آسمانی فیصلہ ص ۴، خزائن ج ۴، ص ۳۱۳)

عقیدہ ختم نبوت کی بابت مرزا کی تضاد بیانیوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مرزا ہی کے قلم اور فتویٰ سے مرزا خود اور اس کے تمام پیروکار کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ مرزا خود مدعیٔ نبوت بھی ہے اور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت اور وحی کو بھی جاری و ساری مانتا ہے یونہی اس کے متبعین بھی جیسا کہ باحوالہ نقل کیا جا چکا:

موضوع ہذا پہ کتاب لکھنے کی ضرورت واہمیت:

فتنۂ مرزائیت کے انتہائی غلیظ، کفریہ وارتدادی عقائد ونظریات اور اس کی بدکرداری وغداری وغیرہ پہ اطلاع پانے کے بعد فطرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزائیت وقادیانیت کا مذہب مہذب دین اسلام سے کیا موازنہ؟ نیز کہاں نبوت کا منصب جلیلہ وعالیہ اور کہاں نجس کا کیڑا مرزا قادیانی؟ تو شرائط نبوت کے تقابل میں مرزالعین کذاب ودجال کے عقائد واعمالِ بد پیش کرنے کی کیا ضرورت۔ جبکہ ہر ذی شعور انسان با آسانی سمجھ سکتا ہے کہ نبی یا رسول ہونا تو بہت دور کی بات ہے مرزا قادیانی تو ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا ہم نے درج ذیل وجوہات کی بنا پر کیا ہے:

۱۔ قرآن کریم پر عمل کرنے کے لئے کیونکہ قرآن مجید سچے عقائد کے اثبات کے ساتھ ساتھ باطل عقائد کی نفی اور بطلان بھی بیان کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے اکثر مقامات پہ قرآن کا اسلوب یہ ہے کہ جب وہ توحید باری تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ساتھ میں باطل معبودوں کی تردید بھی کرتا ہے اور جب اہل ایمان اور اہل جنت کا ذکر کرتا ہے تو ساتھ میں کفار ومنافقین اہل دوزخ کی تردید بھی کرتا ہے۔ وغیرہ۔

۲۔ فتنۂ مرزائیت کے چنگل میں پھنسے ہوئے نادان لوگوں کو سمجھانے کے لئے کہ جس مرزا کو تم نبی مانے بیٹھے ہو ذرا خود عقل وشعور سے غور کرو کہ اس میں تو شرائط نبوت میں سے کوئی ایک بھی شرط نہیں پائی جاتی، تاکہ وہ مرزائیت پہ لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہوسکیں۔

۳۔ مرزا غلام قادیانی اور اس کی پارٹی کے ان تمام نام نہاد محققین ومناظرین اور

مصنفین کا ردبلیغ کرنا جوامکان نبوت واجرائے نبوت کے عقیدہ پہ بضد ہیں۔

۴۔ آئے روز ظاہر ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا ردبلیغ کرنا کہ جوسر عام سوشل میڈیا پرآ کے دعوئے نبوت جھاڑتے رہتے ہیں جیسے پچھلے کچھ عرصے سے مختلف ممالک سے درج ذیل کذابوں اور دجالوں نے دعوئے نبوت کیا۔

احمد عیسیٰ، زاہد خان، طاہر نسیم، ناصر سلطانی، اسد شاہ، عبدالغفار جنبہ وغیرہ لعنۃ اللہ علیہم

تاکہ ہماری تحقیق پڑھ کر عام مسلمان بھی ان جھوٹے مدعیان نبوت کی بکواسات سے واقف ہوکر ان کا ردِبلیغ کرسکیں۔

دعائے خیر!:

بفضلہٖ تعالیٰ راقم الحروف نے قرآن و حدیث، کتب عقائد اور اہل علم کے اقوال کی روشنی میں سچے نبی کی ساٹھ (۶۰) کے قریب شرائط وعلامات بیان کر کے مرزائیت کا ردبلیغ کیا ہے، ہمارا حسن ظن ہے کہ قارئین کو اس موضوع پر ایسے علمی جواہر کہیں اور نہیں ملیں گے۔فللہ الحمد

آخر میں دعا ہے کہ رب تعالیٰ فقیر کی اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہِ صمدی میں درجہ قبولیت عطا فرماتے ہوئے۔ اسے میرے والدین، مرشد کریم، اساتذہ کرام اور جملہ محبین ومعاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائے اوراس کتاب کے لکھنے کے تمام نیک مقاصد ثمر بار کرتے ہوئے اسے قبولیت عامہ عطا فرمائے۔

پاکیزہ مشن ختم نبوت کا ادنیٰ خادم

فقیر ابوالسعید سجاد علی فیضیؔ

نبوت اور اس کے متعلقہ ضروری اصول و اصطلاحات کی وضاحت

نبوت کی تعریف:

نبوت کی شرائط بیان کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نبوت و رسالت اور نبی و رسول وغیرہ ضروری اصطلاحات کی وضاحت کر دی جائے تاکہ مقصود سمجھنے میں آسانی ہو۔

حضرت امام قاضی عیاض مالکی m فرماتے ہیں:

فالنبوة فی لغة من همزة ماخوذة من النباء وهو الخبر

''پس نبوت مہموز اللام نباء سے ماخوذ ہے اور (اس کا معنی) خبر دینا ہے۔'' (شفاءشریف ج۱،ص ۲۰۳)

پھر اس معنی لغوی کی شرعی معنی سے مناسبت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والمعنی ان الله تعالیٰ اطلعه علی غیبه و اعلمه انه نبیه

''معنی یہ ہے کہ بلاشبہ رب تعالیٰ نے اس (نبی) کو اپنے غیب پر اطلاع دی اور اسے بتایا کہ وہ اس کا نبی ہے۔'' (ایضاً)

نبوت کا دوسرا مأخذ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ویکون عند من لم یهمز من النبوة وهو ما ارتفع من الارض

''اور جو اسے مہموز نہیں قرار دیتے ان کے نزدیک یہ ''نبوۃ''
سے ماخوذ ہے، اس سے مراد وہ چیز ہوتی ہے جو زمین سے
بلند ہو۔'' (ایضاً)

پھر اس معنی لغوی و اصطلاحی کے درمیان مناسبت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

**ومعناه ان له رتبة شريفة و مكانة نبيهةعند
مولاهمنيفةفالوصفان فی حقه مؤتلفان**

''اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے مولا کے
نزدیک بلند مقام اور عظیم رتبہ ہے، پس یہ دونوں وصف (یعنی
مطلع علی الغیب اور بلند رتبہ ہونا) نبی کے حق میں دونوں ہی
مجتمع و متلازم ہوتے ہیں۔'' (ایضاً)

اس مضمون کو ان کتب میں بھی دیکھا جا سکتا ہے:

''شرح الشفاء لملاعلی قاری ج۱،ص ۵۳۳،شرح عقیدۃ الطحاویہ
للامام عبد الغنی میدانی ص ٦٤، شرح مواقف ج ۲،ص ۴۰۸،
مفردات راغب ص ۵۰۲،مجمع بحارالانوار ج ۴،ص ٦٧٠

حضرت امام غزالی m نبوت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

**ان النبوة عبارة عما يختص به النبی ويفارق به
غيره وهو يختص بأنواع من الخواص**

''نبوت ان اوصاف کو کہتے ہیں جو نبی کے ساتھ خاص ہوں
اور ان اوصاف کی وجہ سے نبی اپنے غیر سے ممتاز ہو اور یہ کئی
قسم کے خصائص ہیں۔'' (احیاء العلوم ج ۴،ص ۱۹۔۱۸۹، فتح
الباری ج ۱۲،ص ٣٦٦۔ ۴۴۴،شرح صحیح مسلم ج ۵،ص ۹۴، از غلام
رسول سعیدی صاحب)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی m اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''نبوت سے مراد وہ قرب الٰہی ہے جس میں ظلیت کی کچھ بھی آمیزش نہیں ہے (ظلی نبوت کا انکار) اس قرب کا عروج حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھتا ہے اور اس کا نزول خلق کی طرف، یہ قرب بالاحالت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نصیب (میں) ہے اور یہ منصب انہیں بزرگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔''
(مکتوب ۳۰۱، دفتر اوّل، جہان امام ربانی ج ۳،ص ۱۳۔۱۴)

رسالت کا معنی:

اس کا لغوی معنی ہے:
''پیغام، سفارت۔'' (دیکھئے فیروز اللغات ص ۷۰۹، المنجد ص ۲۹۰)
یعنی خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے کا عمل۔
نبراس میں ہے:

الرسل... جمع رسول فعول من الرسالة سفارة العبد السفارة التوسط على سبيل ايصال الخير من طرف الیٰ طرف بين الله سبحانه و بين ذوى الالباب

رسل رسول بروزن فعول از رسالت کی جمع ہے۔ (رسالت کا معنی ہے) اللہ تعالیٰ اور اس کے ذوالعقول بندوں کے درمیان سفارت یعنی ایک طرف سے لے کر دوسری طرف خیر پہچانے کا واسطہ۔'' (شرح عقائد ص ۱۳۵، نبراس ص ۴۲۳)

نبی کی تعریف:

تمہید ابوشکور سالمی میں نبی کی تعریف یوں کی گئی ہے:

''نبی وہ ہے جو انباء کا مدعی ہو، اظہار معجزہ کے ساتھ یا رسول کے خبر دینے یا وحی یا الہام یا رویائے صالحہ یا تفہیم وغیرہ کے ساتھ اور وہ یقیناً حکم کرتا ہے کہ یہ نبی ہے اور کرامت جو اس سے ظاہر ہوگی وہ اس کے دعویٰ کی صحت پر معجزہ ہوگی جو ناقض عادت وغیرہ ہوگی۔'' (تمہید ابوشکور سالمی مترجم ص۱۷۹)

شرح المقاصد میں ہے:

النبی انسان بعثه الله لتبليغ ما اوحی اليه

نبی وہ انسان ہے جسے رب تعالیٰ نے تبلیغ کے لئے مبعوث فرمایا جو اس کی طرف وحی کی گئی۔ (ج ۳، ص ۲۴۸)

بہار شریعت میں ہے:

عقیدہ:

''نبی اس بشر کو کہتے ہی جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو۔'' (ا۔الف ص ۲۵، مطبوعہ المدینۃ العلمیہ)

مزید تفصیل درج ذیل کتب میں دیکھیں:

مفردات راغب ص ۵۰۲، تعریفات لجرجانی ۱۶۶، شرح شفاء ملا علی قاری ج۱، ص ۵۳۳، المعتقد المنتقد ص ۲۰۵، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی انڈیا، تعلیقات رضویہ ج۹، ص۲۰۵، شرح فقہ اکبر ص ۶۰، جہان امام ربانی ج ۳، ص ۱۴۶۹، بحوالہ رسالہ اثبات النبوۃ مصنفہ مجدد الف ثانی، تبیان القرآن ج۱، ص ۵۸۷، مقالات سعیدی ص ۵۲، وغیرہا۔

رسول کی تعریف:

سید السند رسول کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

انسان بعثه الله الیٰ الخلق لتبلیغ الاحکام

''رسول وہ انسان ہے رب تعالیٰ نے جس کو اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔'' (تعریفات ص۸۱)

شفاء مع شرح ملا علی قاری میں ہے:

اما الرسول فهو المرسل من ربه الی مکلفی خلقه لانفاذ حکمه

''بہرحال رسول وہ ہے جس کو اس کے رب کی طرف سے اس کی مکلف مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہو اس کا حکم نافذ کرنے کے لئے۔'' (ج۱،ص ۵۳۳)

شرح فقہ اکبر میں ہے:

الرسول من امر بالتبلیغ

''رسول وہ ہے جسے تبلیغ (احکام) کا حکم دیا گیا ہو۔''

(ص۶۰)

فائدہ ہمہ:

نبی اور رسول میں نسبت کون سی ہے اس بارے عموماً تین اقوال ذکر کئے جاتے ہیں:

نمبر۱: دونوں میں تساوی ہے۔

نمبر۲: دونوں میں تباہن ہے۔

نمبر۳: دونوں میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے یعنی ہر رسول کا نبی ہونا

ضروری ہے۔مگر ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں ہے۔

یادرہے جمہور محققین نے اس تیسرے قول ہی کو راجح اور معتمد علیہ قرار دیا ہے۔

اسی بابت حضرت امام قاضی عیاض مالکی m فرماتے ہیں:

والصحیح والذی علیہ الجماء الغفیر، ان کل رسول نبی، ولیس کل نبی رسولا

وہ قول جو صحیح ہے اور اس کے قائل جمہور (بھی) ہیں (وہ یہی ہے کہ) بلاشبہ ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہے۔(شفاء شریف ج۱،ص ۲۰۴)

حضرت امام ملا علی قاری mاس کی شرح میں فرماتے ہیں:

اذ النبی انسان اوحی الیہ سواء امر بالتبلیغ ام لا بخلاف الرسول فانہ نبی مامور بتبلیغ الرسالۃ سواء تکون ھذہ الرسالۃ تقدمت او تجددت

''کیونکہ نبی وہ انسان ہوتا ہے جس کی طرف وحی کی گئی ہو، برابر ہے کہ اسے تبلیغ کا حکم دیا گیا ہو یا نہ، برخلاف رسول کے، کیونکہ یہ ایسا نبی ہے جو تبلیغ رسالت پر مامور ہوتا ہے چاہے وہ رسالت (احکام خداوندی) گزشتہ ہوں یا نئے ہوں۔''(شرح شفاء ج۱،ص ۵۳۵)

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر ص ۶۰ میں بھی، امام فضل رسول بدایونی نے المعتقد المنتقد ص ۲۰۸ پہ امام عبدالغنی میدانی نے شرح عقیدۃ طحاویہ کے صفحہ ۶۵ پر، امام ابن ہمام نے مسامرہ کے صفحہ ۴۳ پر، اور حضرت امام تفتازانی نے بھی شرح عقائد کے صفحہ ۷ ۳ پر بھی یہی وضاحت فرمائی ہے۔

نبوت وہبی ہے کسبی نہیں ہے:

اس بات کا سمجھنا بھی انتہائی ضروری ہے ہے کہ نبوت خالصتاً وہبی چیز ہے کسبی نہیں ہے۔ یعنی یہ رب تعالیٰ کا وہ عطیہ و اکرام ہے کہ جو اس نے اپنے چنیدہ بندوں کو محض اپنے فضل سے عطا فرمایا۔، اس میں انسان کے کسب و محنت کا ذرہ بھر بھی عمل دخل نہیں ہے، یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص عبادت و ریاضت اور اطاعت کی بنیاد پر حاصل کر لے۔ اسی لئے ہمارے اسلاف نے واضح انداز میں یہ مسئلہ بیان کر دیا ہے کہ جو کوئی نبوت کو کسبی قرار دے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

امام ربانی فضل رسول بدایونی m فرماتے ہیں:

النبوۃ یست کسبیۃ

''نبوت کسبی نہیں ہے۔'' (المعتقد المنتقد ص۲۰۹)

پھر امام تورپشتی کے حوالے سے لکھا:

اعتقاد حصول النبوۃ بالکسب کفر

کسب کے ذریعے نبوت کے حصول کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

(ایضاً، بحوالہ المعتمد فی المعتقد ص ۷۰)

الیواقیت والجواہر میں ہے:

یست النبوۃ مکتسبۃ حتی یتوصل الیہا بالنسك والریاضات کماظنہ جماعۃ من الحمقی

''نبوت کسبی نہیں ہے کہ اس تک عبادت و ریاضت سے پہنچا جا سکے جیسا کہ بے وقوفوں کی ایک جماعت نے گمان کیا۔''

(ص ۲۲۴)

امام ابوحیان اندلسی m فرماتے ہیں:

ومن ذهب الیٰ ان النبوۃ مکتسبۃ لاتنقطع اوالیٰ ان الولی افضل من النبی فھو زندیق یجب قتلہ

''اور جس کا عقیدہ ہو کہ نبوت کسبی ہے اور منقطع نہیں ہوئی، یا یہ عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہے تو وہ زندیق (بے دین) ہے اور اس کو قتل کرنا واجب ہے۔''

(تفسیر البحر المحیط ج ۷، ص ۳۱۴،)

صاحب بہارشریعت فرماتے ہیں:

عقیدہ ۴:

''نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے، ہاں دیتا اس کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے۔'' (بہارشریعت، ۱۔الف ۳۶)

نبی اور رسول کو مبعوث کرنے کی حکمتیں:

شارح صحیحین مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ml اس عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

''رسولوں کا بھیجنا محض اللہ تعالیٰ کا بندوں پر لطف اور اس کی رحمت ہے اور اس کی بے شمار حکمتیں ہیں، بعض حکمتیں حسب ذیل ہیں۔''

(۱) بعض احکام انسانوں کی عقل سے ماوراء ہیں جیسے اللہ کا وجود، اس کی وحدانیت، اس کا علم اور اس کی قدرت وغیرہ، اللہ تعالیٰ رسولوں کو بھیج کر اپنے بندوں کی ان امور کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔''

(۲) اللہ تعالیٰ کا دکھائی دینا، اللہ تعالیٰ کا کلام اور قیامت کے بعد جزاء اور سزا عقل از خود ان کو معلوم نہیں کرسکتی، اس وجہ سے ان امور کی تعلیم کے لئے رسولوں کو بھیجا۔

(۳) ایک ہی کام بعض اوقات میں اچھا اور بعض اوقات میں برا ہوتا ہے، مثلاً طلوع غروب اور زوال کے وقت نماز پڑھنا بُرا ہے اور باقی اوقات میں اچھا ہے یا عید اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا برا ہے اور باقی اوقات میں اچھا ہے یا بعض افراد کے اعتبار سے ایک کام اچھا ہے اور بعض افراد کے اعتبار سے برا ہوتا ہے جیسے کافر حربی کو قتل کرنا اچھا ہے اور مومن یا کافر ذمی کو قتل کرنا برا ہے اور یہ فرق نبی کے علاوہ اور کوئی نہیں بتا سکتا۔

(۴) کیا چیز کھانی حلال ہے اور کیا چیز کھانی حرام ہے، اس کو بھی صرف نبی ہی بتا سکتا ہے۔

(۵) ایک شخص کے اعتبار سے نیک اور بد افعال ایک خاندان کے اعتبار سے نیک اور بد افعال اور ایک قوم اور ملک کے اعتبار سے نیک اور بد افعال نیکی اور بدی کی یہ تفصیل صرف نبی ہی بتا سکتا ہے۔

(۶) نیکی پر ابھارنے کے لئے نیکو کار کے ثواب کی تفصیل اور بدی سے بچانے کے لئے بدی کے عذاب کی خبر بھی صرف نبی بیان کرسکتا ہے۔

(۷) ایک فرد، ایک خاندان اور ایک ملک کے حقوق اور فرائض کا تعین بھی صرف نبی ہی کرسکتا ہے۔

(۸) انسان کی قوت علمی اور قوت عملی کو کامل کر کے اس کے ظاہر اور باطن کو پاک صاف کرنا اور مزین کرنا یہ بھی صرف نبی کا منصب ہے۔

(۹) مختلف غذاؤں کے فوائد اور نقصانات بیان کرنا، اسی طرح مختلف صنعتوں کے اسرار بیان کرنا یہ بھی صرف نبی کا حصہ ہے۔

(۱۰) نبی کو دنیا میں بھیج کر اللہ تعالیٰ بندوں پر اپنی حجت پوری کرتا ہے، تاکہ قیامت کے دن کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے ہم اس لئے گمراہ ہو گئے کہ ہم کو کوئی بتانے والا نہیں تھا۔

(تبیان القرآن ج۱،ص۵۸۹۔۵۸۸)

علامہ سعیدی صاحب نے اس سے ملتا جلتا انتہائی پر مغز اور دلچسپ مضمون بعنوان ''ضرورت نبوت'' مقالاتِ سعیدی ص۴۹۰، ۵۱۷ پر بھی بیان کیا ہے۔ تحقیق پسند احباب اس کا مطالعہ فرمائیں، ان شاء اللہ العزیز انتہائی قیمتی وعلمی جواہر پائیں گے۔

شرائط نبوت

نبوت کی پہلی شرط

نبی کے حسب ونسب کا پاک اور اعلیٰ ہونا:

نبوت کی شرائط میں سے ہے کہ نبی کا حسب ونسب پاک اور اعلیٰ ہو، اس کے آباء و اجداد اور امہات میں کوئی ایسی برائی نہ ہو کہ جوطعن کا سبب بنے، جیسے باپ یا ماں کا زانیہ ہونا، یقیناً یہ ایک ایسی برائی ہے جوطعن اور حقارت کا سبب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک اور اعلیٰ نسب:

نبی کے نسب کی طہارت ان شرائط میں سے جو پہلی امتوں میں بھی معروف تھی جیسا کہ حدیثِ ہرقل میں ہے کہ ہرقل نے جو ابوسفیان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے سوالات کئے تھے۔ان میں ایک یہ بھی تھا۔

ہرقل نے پوچھا:

کیف نسبہ فیکم

''اس کا تم میں نسب کیسا ہے؟''

تو ابوسفیان نے کہا:

ھو فینا ذو نسب

''وہ ہم میں اعلیٰ نسب والا ہے۔''

جواباً ہرقل نے کہا:

کذلك الرسل تبعث فی نسب قومھا

رسول ایسے ہی ہوتے ہیں، وہ اپنی قوم کے (عظیم ترین) نسب سے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف ج۱،ص ۴)

محدثین فرماتے ہیں اس حدیث کے لفظ ''نسب'' کی تنوین برائے تعظیم کے ہے۔

ملاحظہ ہو:

والتنوین للتعظیم

''اور تنوین تعظیم کے لئے ہے۔'' (عمدۃ القاری ج ۱،ص ۱۵۵)

فتح الباری میں ہے:

والتنوین فیہ للتعظیم (ج ۱،ص ۴۷)

اسی لئے امام عینی m نے اس کی شرح میں فرمایا:

قولہ "ذونسب" ای صاحب نسب عظیم

اور اس کا قول ذو نسب یعنی عظیم نسب والا۔''

(عمدۃ القاری ج ۱،ص ۱۵۵)

امام عینی m حدیث ہرقل سے احکام مستنبط کرنے کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

ان الرسل لاترسل الامن اکرم الانساب لان من شرف نسبہ کان ابعد من الانتحال لغیر الحق

''بے شک رسول معزز ترین انساب سے ہی مبعوث کئے جاتے ہیں، اس لئے کہ نبی کے نسب کا معزز ہونا ناحق کے طرف منسوب ہونے سے کوسوں دور ہوتا ہے۔'' (عمدۃ القاری ج ۱،ص ۱۶۹)

اسی صفحہ پر فرمایا:

فیہ دلیل علی ان الحسب اولیٰ بالتقدیم فی امور المسلمین و مہمات الدین

''اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ مسلمانوں کے امور اور مہمات دین میں حسب کا مقدم ہونا اولیٰ ہے۔'' (ایضاً)

اسی لئے حضرت امام ابوالحسن ماوردی m فرماتے ہیں:

وشرف النسب وطهارة المولد من شروط النبوة

''اور نسب کا معزز اور مولد کا پاک ہونا نبوت کی شرائط میں سے ہے۔'' (الحاوی للفتاویٰ ج۲،ص۲۱۰۔۲۰۹)

مسامرہ مع مسایرہ میں ہے:

''والسلامة... ای وشرط النبوة السلامة من دناءة الاباء من غمز الامهات ای الطعن بذکرهن بمالا یلیق من امر الفروج

''اور سلامت ہونا یعنی نبوت کی شرط ہے آباء کا امہات کے طعن کی وجہ سے گھٹیا پن سے سلامت ہونا۔ یعنی شرم گاہوں کے معاملے میں ایسی باتیں جن کا ذکر مناسب نہ ہو، اس کے طعن سے سلامت ہونا۔'' (ج۲،ص۸۰)

المعتقد المنتقد میں ہے:

و فی النسب ای سلامة من دناءة الاباء و عهر الامهات

''اور نسب میں یعنی اس کا سلامت ہونا آباء کے گھٹیا پن اور امہات کی زنا کاری سے۔'' (ص۲۲۱)

تفسیر تبیان القرآن میں ہے:

نبی کے آباء میں کوئی ایسا وصف نہ ہو جس کی وجہ سے ان کو حقیر جانا جاتا ہو اور اس کی ماں کی عفت او پارسائی پر تہمت نہ ہو۔'' (ج۱،ص۵۸۹)

مرزا قادیانی کا حسب ونسب انتہائی گھٹیا اور پلید ہے:

قارئین کرام!

جہاں تک مرزا غلام قادیانی کا تعلق ہے تو یاد رکھیں وہ ''برلاس مغل'' تھا، جیسا کہ خود کہتا لکھتا ہے:

''ہمارے خاندان کی قومیت ظاہر ہے اور وہ یہ کہ وہ قوم کے برلاس مغل تھے۔''

(خزائن ج۱۵،ص ۲۷۳،تریاق القلوب ص ۶۴، حاشیہ)

اگر کوئی شخص خود کو دو یا دو سے زائد باپوں کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ خود کے ولدالزنا ہونے اور اپنی ماں کے زانیہ ہونے کا خود اعلان اور اعتراف کر رہا ہے۔ بالکل یہی حال مرزا غلام قادیانی کا ہے۔ کیونکہ ابھی آپ نے پڑھا کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں برلاس مغل ہوں۔

دوسری جگہ خود کو چینی النسل قرار دیا۔

ملاحظہ ہو لکھتا ہے:

''اس کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے تھے۔'' (خزائن ج۱۷،ص ۱۲۷،تحفہ گولڑویہ ص ۲۵، حاشیہ)

تیسری جگہ خود کو فارسی النسل قرار دیا:

لکھتا ہے:

''میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔''

(خزائن ج۱۶،ص ۲۸۷،تریاق القلوب ص ۷۰)

چوتھی جگہ سید النسل ہونے کا دعویٰ کر ڈالا:

لکھتا ہے:

''میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں، مگر میں بنی فاطمہ میں سے

ہوں، میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں
سے تھیں۔'' (خزائن ج ۱۸،ص ۴۲۶،نزول المسیح ص ۴۹، حاشیہ)

پانچویں جگہ خود لکھا کہ میری نسلیں (یعنی باپ) بے شمار ہیں، اس کی عبارت یہ ہے:

''میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار''
(خزائن ج ۲۱،ص ۱۳۳، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۳)

چھٹی جگہ لکھا کہ میں بندے کا پتر ہی نہیں ہوں ملاحظہ ہو:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(خزائن ج ۲۱،ص ۱۲۷، براہین احمدیہ حصہ پنجم ۹۷)

مرزے کی عبارات سے ثابت ہوا کہ شرط نبوت ''طہارتِ نسب'' کا اس کو سواں حصہ بھی میسر نہیں آیا۔ کیونکہ اس نے اپنے قلم سے خود ہی اپنے باپ اور اپنی ماں کے بدکار ہونے کا اظہار کر دیا۔

تو جب اس میں یہ شرط نہ پائی گئی تو ثابت ہوا کہ وہ نبی بھی نہیں ہے۔

مرزا غلام قادیانی کے نبی نہ ہونے کی یہ بھی دلیل بیّن ہے کہ وہ اشرف النسب نہیں ہے کیونکہ وہ ایک مغلیہ بچہ تھا اور اس امت میں سب سے اعلیٰ نسب سادات کا نسب ہے۔ بفرض محال اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت جاری رہتی تو لازم تھا کہ وہ اشرف الانساب سادات میں جاری ہوتی تو جب آج تک کسی سید زادے کو نبوت نہ مل سکی تو مغلیہ بچہ مرزا غلام قادیانی کس باغ کی مولی ہے؟

نبوت کی دوسری شرط

نبی کا سچا ہونا:

نبوت کی دوسری شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت اپنے قول فعل میں ہرحال میں سچا ہوتا ہے۔ جھوٹ اس کے قریب سے بھی نہیں پھٹکتا، اس لئے کہ نبی تو اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں کو سنانے کے لئے آتا ہے، تو اگر وہ ہی جھوٹ بولے گا تو بندے اس سے متنفر ہوں گے اسے حقیر جانیں گے اور اس کا اعتبار نہیں کریں گے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ بندے اس کی طرف سے سنائے جانے والے پیغامِ خدا کا بھی اعتبار نہیں کریں گے اس واسطے سے اس کے نبی ہونے کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کی بے مثل صداقت:

اور نبوت کی یہ شرط حدیث ہرقل سے بھی مفہوم ہوتی ہے، کیونکہ ہرقل کے سوالات میں ایک یہ بھی سوال تھا کہ:

فھل کنتم تتھمونه بالکذب قبل ان یقول ماقال؟

''تو کیا اس نے جو بات کی (یعنی اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا) اس سے پہلے تم نے کبھی اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا۔''

لا

نہیں

تو ہرقل نے ابوسفیان کے اس جواب کے جواب میں کہا:

فقد اعرف انه لم یکن لیذر الکذب علی الناس

ویکذب علی اللہ۔

’’پس میں (تیرے اس جواب سے) پہچان گیا تھا کہ جو شخص لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتا وہ رب تعالیٰ پر کیسے جھوٹ باندھ سکتا ہے؟ (بخاری شریف ج۱،ص۴)

فائدہ:

ہرقل نے اس سوال میں یہ نہیں کہا کہ اس نے کبھی جھوٹ بولا کہ نہیں؟ بلکہ یہ پوچھا کہ تم نے اس پر کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی کہ نہیں؟ ہرقل نے یہاں سوال کا انداز کیوں بدلا؟ حضرت امام ابن حجر عسقلانی m اس کا جواب دیتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں:

تقریرا لھم علی صدقه لان التهمة اذا انتفت انتفی سببها

’’ان (یعنی حاضرین مجلس) پر نبی کریم ﷺ کی صداقت کو پختہ طریقے سے ثابت کرنے کے لئے، اس لئے کہ جب تہمت منتفی ہوگئی تو اس کا سبب بھی منتفی ہو جائے گا۔‘‘

(فتح الباری شرح بخاری ج۱،ص۴۸)

اس حدیث کے تحت امام بدرالدین عینی m فرماتے ہیں:

فیه البیان الواضح، ان صدق رسول اللہ ﷺ و علاماته کان معلوما لاهل الکتاب علما قطعیا

اس میں واضح طور پر یہ بیان ہے کہ اہل کتاب کو نبی کریم ﷺ کی سچائی اور علامات قطعی طور پر معلوم تھیں۔ (عمدۃ القاری ج۱،ص۱۷۰۔۱۶۹)

نبی تو پھر نبی ہوتا ہے، کسی سچے نبی کا سچا غلام مردحقانی بھی جھوٹ نہیں

بولتا اگر چہ حالات کیسے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں، علامہ کہتے ہیں:

ع

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق
(بالِ جبرائیل)

بلکہ جھوٹ بولنے سے تو غیرت مند کافر بھی شرماتا ہے۔ اسی حدیثِ ہرقل میں ہے ابوسفیان کہتے ہیں:

فواللہ! لو لا الحیاء من یأ ثروا علی کذبا لکذبت عنه

قسم بخدا، ''اگر مجھے اس بات کی حیا نہ ہوتی کہ مجھ سے جھوٹ نقل کیا جائے گا (یعنی لوگ کہیں گے ابوسفیان نے جھوٹ بولا) تو میں ان (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے ضرور جھوٹ بول دیتا۔'' (بخاری ج۱، ص۴، مسلم ج۲، ص۹۷)

تنبیہ:

حدیث ہرقل کا واقعہ چونکہ اس وقت کا ہے جب ابوسفیان نے کلمہ نہیں پڑھا تھا ورنہ بعد میں حضرت ابوسفیان h صدق دل سے کلمہ پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں شامل ہو گئے تھے۔

آمدم برسرِ مطلب!

راقم گزارش یہ کر رہا تھا کہ صدقِ مقال شرائط نبوت میں سے ہے۔ اس لئے حضرت امام غزالی m فرماتے ہیں:

ومعلوم ان الرسول لایکذب

''اور یہ بات معلوم شدہ ہے کہ رسول جھوٹ

نہیں بولتا۔'' (الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۲۶۳)

المعتقد المنتقد میں ہے:

ومنه الصدق

''اور نبوت کی شرائط میں سے سچ بولنا بھی ہے۔'' (ص ۲۱۵)

پھر فرمایا:

وهو واجب عقلی فی حق کل نبی لا یتصور عدمه اذلو تصور لما قبل منهم شئی مما جاء وابه

''اور وہ (یعنی سچ بولنا) ہر نبی کے حق میں واجب عقلی ہے، اس کا معدوم ہونا متصور نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ اگر ایسا متصور ہو تو پھر انبیاء جو کچھ لے کر آتے ہیں ان سے اس میں سے کچھ بھی قبول نہ کیا جائے گا۔'' (ایضاً)

مرزا غلام قادیانی سب سے بڑا کذاب اور دجال تھا:

یہ تو تھا سچے نبیوں کا معاملہ ہے کہ وہ اپنے ہر قول فعل میں سچے ہوتے ہیں۔ مگر ایک مرزا غلام قادیانی ہے کہ جو اپنی ذات اور بات میں کذب بیانی کا معجون مرکب ہے، دنیا کا وہ کونسا جھوٹ ہے جو اس نے نہ بولا ہو اور جی بھر کے نہ بولا ہو؟ اگر یوں کہا جائے کہ دنیا کے سب سے بڑے کذاب کا نام مرزا غلام قادیانی ہے تو مبالغہ نہ ہوگا، راقم بطور نمونہ کے مرزے کے چند ایک جھوٹ نقل کرتا ہے۔ ملاحظہ ہوں:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ اور مدینہ اور قادیان۔''

(خزائن ج ۳، ص ۱۴۰، حاشیہ، ازالہ اوہام حصہ اول ص ۷۸)

مرزے کا یہ صریح جھوٹ ہے کیونکہ پورے قرآن مجید میں کہیں پر بھی قادیان کا لفظ ذکر نہیں کیا گیا۔

ایک جگہ لکھا:

''قرآن کریم اور احادیث صحیحہ بہ امید و بشارت متواتر خبر دے رہی ہیں کہ مثیل ابن مریم اور دوسرے مثیل بھی آئیں گے۔'' (خزائن ج ۳، ص ۳۱۴، ازالہ اوہام حصہ ص ۴۱۳)

یہ بھی صریح جھوٹ ہے پورے قرآن مجید کہیں پر ایسا نہیں لکھا ہوا،

مرزا غلام قادیانی حضرت عیسیٰ d کے متعلق لکھتا ہے:

''وہ بغیر باپ کے پیدا کئے گئے۔''

(خزائن ج ۳، ص ۴۶۱، ازالہ اوہام ص ۴۴۹)

پھر ایک جگہ لکھا کہ حضرت عیسیٰ کے باپ کا نام یوسف نجار ہے، اس کی عبارت یہ ہے:

''باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا کہ یہ مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔''

(خزائن ج ۱۹، ص ۱۸، کشتی نوح، ص ۱۷)

قارئین کرام!

آپ غور فرمائیں مرزا کی طرف سے جہاں حضرت مریم g پر بہتان لگایا گیا ہے وہاں یہ مرزا کے کلام کی تضاد بیانی بھی واضح ہے۔

مرزا کی جھوٹی پیش گوئی ملاحظہ ہو وہ لکھتا ہے:

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص۵۹۱)

مکہ یا مدینہ میں مرنا تو دور کی بات ہے، مرزا کو عمر بھر عرب شریف جانا ہی نصیب نہیں ہوا۔

فائدہ:

اگر مرزے کی تفصیلاً کذب بیانی ملاحظہ کرنی ہو تو فقیر فیضیؔ کی کتاب ''امیر کاذباں مرزائے قادیان'' جو ۳۶۰ صفحات پہ مشتمل ہے کا مطالعہ کیجئے۔ راقم نے اس کتاب میں مرزے ہی کی کتابوں سے اس کے پچاس (۵۰) صریح جھوٹ، پینتیس (۳۵) تضاد بیانیاں، بیس (۲۰) جھوٹی پیش گوئیاں اور ممکنہ جھوٹ کی پندرہ (۱۵) اقسام میں سے ہر ایک کا ارتکاب ثابت کیا ہے۔

تو جب یہ ثابت ہو چکا کہ مرزا صرف جھوٹا ہی نہیں بلکہ بہت بڑا جھوٹا تھا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نبی بھی نہیں تھا، کیونکہ جو نبی ہوتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہوتا اور جو جھوٹا ہوتا ہے وہ نبی نہیں ہوتا۔

نبوت کی تیسری شرط

سچے نبی ایک دوسرے کے مصدق ہوتے ہیں، مکذب نہیں:

نبوت کی تیسری شرط یہ ہے کہ سچے نبی ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہوتے ہیں، تکذیب کرنے والے نہیں، کیونکہ دنیا میں مبعوث کئے جانے کا سب کا مقصد ومشن ایک ہوتا ہے، یعنی رب تعالیٰ کی توحید اور اپنی نبوت ورسالت کا اعلان واظہار اور اسکی دعوت دینا، بالفاظ دیگر بندوں کا اپنے رب سے ٹوٹا ہوا تعلق جوڑنے کے لئے آتے ہیں۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذین اوحینا الیك وما وصینا به ابراهیم و موسیٰ و عیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تفرقوا فیه

''تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ دین میں ٹھیک رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو (شوریٰ: ۱۲، ترجمہ کنزالایمان)

بحوالہ خازن کے تفسیر جمل میں ہے:

ای بین وسن لکم طریقا واضحا من الدین ای! دینا تطابقت علی صحته الانبیاء

''یعنی اس نے تمہارے لئے دین کا راستہ واضح اور مقرر فرما دیا، یعنی وہ دین کہ جس کی صحت پر تمام انبیاء متفق تھے۔'' (ج ۷، ص ۷۴)

پھر فرمایا:

والمراد من اقامة الدين هو توحيد الله والايمان بكتبه ورسله واليوم الآخر وطاعة الله في اوامره ونواهيه وسائر مايكون الرجل به مسلما

''اقامت دین سے مراد اللہ کو ایک ماننا، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر اور آخرت پر ایمان لانا رب کے تمام اوامر ونواہی اور ان تمام باتوں میں اس کی اطاعت کرنا کہ جن کے ذریعے آدمی مسلمان ہوتا ہے۔'' (ایضاً ص)

پھر خلاصۃً فرمایا:

وكان المعنى اوصيناك يا محمد ونوحا دينا واحدا يعني في لاصول التي لا تختلف فيها الشرائع...

"فهذا كله مشروع دينا واحدا وملة متحدة لم تختلف على السنة الانبياء

''اور مطلب یہ ہے کہ اے محبوب ہم نے آپ کو وصیت کی اور نوح کو اس ایک ہی دین کی کہ جس کے عقائد و اصول میں شریعتوں کا کوئی اختلاف نہیں...... پس یہ سب اس دین واحد اور ملت متحدہ کے طور پر مشروع کئے گئے ہیں۔ جو انبیاء کی زبانوں پر مختلف نہیں تھا۔'' (ایضاً ص ۴۷)

ثابت ہوا حضرت آدم تا محمد عربی ﷺ سب نبی عقائد میں متفق تھے، اگرچہ مسائل وفروعات میں حکمت کے پیش نظر کچھ اختلاف تھا۔

نبی کریم ﷺ کا مصدق الانبیاء ہونا:

یہی وجہ ہے کہ جیسے حضرت آدم d تا حضرت عیسیٰ d سب نبی ایک

دوسرے کی تصدیق کرتے رہے اور مع ہذا وہ سب کے سب پیشگی کے طور پر تاجدارِختم نبوت آخرالزماں محمد عربی ﷺ کی بھی نہ صرف یہ کہ مدح وثناء کرتے رہے بلکہ تصدیق وتوثیق بھی کرتے رہے، ویسے ہی نبی کریم ﷺ نے بھی ان سب نبیوں کی تصدیق کی ہے، اسی واسطے قرآن مجید نے آپ کی شان ''مصدق'' کو بڑے احسن انداز سے بیان فرمایا ہے، فرماتا ہے:

نزل علیك الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه

''اس نے تم پر سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی۔'' (العمران ۳، ترجمہ کنزالایمان)

عالم ارواح کے جلسۂ نبوت ورسالت کی روئیداد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ (العمران:۸۱)

''اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرر کیا اور اس پر میرا بھری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔'' (ترجمہ کنزالایمان)

اسی لئے تمہید ابوشکور سالمی میں فرمایا:

''سب انبیاء کرام f کا دین ایک ہے۔'' (ص ۲۶۰)

یاد رہے بندہ مومن ہی تب بنتا ہے کہ جب حضرت آدم d تا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء کرام f پر ایمان لائے، کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی بندے کو کافر کر دیتا ہے، نیز ان میں سے کسی ایک نبی کی تکذیب و توہین بھی ایسے ہی جیسا کہ سب نبیوں کی تکذیب وتوہین کی گئی ہو۔

مرزا غلام قادیانی تمام انبیاء کا مکذِّب اور گستاخ تھا:

قارئین کرام!

اگر آپ مرزا غلام قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس لعین نے بالعموم جمیع انبیاء کرام کی اور بالخصوص حضرت عیسیٰ d کی وہ توہین وتکذیب کی ہے کہ بس خدا کی پناہ!

ملاحظہ ہو مرزا ہی کی کتابوں سے اس پر چند ایک شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔ لکھتا ہے:

''یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ بن مریم) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(خزائن ج۱۱، ص۲۸۹، ضمیمہ انجام آتھم ص۵)

اسی کتاب میں تھوڑا آگے جا کر لکھا:

''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔''

(ایضاً ص۲۹۰، ایضاً ص۶)

ایک جگہ لکھا:

''تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کمینی عورتیں تھیں۔'' (ایضاً ص۲۹۱، ایضاً ص۷)

پھر لکھا کہ:

''ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی۔'' (ایضاً ص۲۸۹، ایضاً ص۵)

پھر لکھا:

''ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔'' (ایضاً)

ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین وتکذیب کرتے ہوئے لکھا:

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہ کی۔''

(خزائن ج۱۷، ص۲۰۶، تحفہ گولڑویہ ص۷۰، حاشیہ)

دسری جگہ لکھا:

''تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا۔'' (خزائن ج۱۷، ص۲۶۳، تحفہ گولڑویہ ص۱۰۱، حاشیہ)

قارئین کرام!

مرزا غلام قادیانی کے نبی نہ ہونے کی یہ بھی بہت بڑی دلیل ہے کہ یہ جمیع انبیاء کرام کی توہین وتکذیب کرنے والا تھا۔

نبوت کی چوتھی شرط

نبی کا معصوم عن الخطا ہونا:

نبوت کی شرائط میں سے اہم ترین شرط ''عصمت'' بھی ہے یعنی مدعیٔ نبوت کا معصوم عن الخطا ہونا ہے۔

فقہ اکبر میں امام اعظم m فرماتے ہیں:

والانبیاء b کلهم منزهون عن الصغائر والکبائر والکفر والقبائح

''اور انبیاء کرام سارے کے سارے ہی، صغائر و کبائر، کفر اور قبائح (وغیرہ ہر قسم کے گناہ سے) پاک ہوتے ہیں۔''

(فقہ اکبر مع شرح ص۵۶)

پھر فرمایا:

ولم یشرك بالله طرفة عین قط ولم یرتکب صغیرة ولا کبیرة قط

''اور کسی نبی نے بھی آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی نہ کبھی شرک کیا اور نہ ہی چھوٹا بڑا کوئی گناہ کیا۔'' (ایضاً ص۶۱)

حضرت ملا علی قاری m فرماتے ہیں:

هذه العصمة ثابتة للانبیاء قبل النبوة وبعدها علی الاصح

''صحیح ترین قول کے مطابق یہ عصمت انبیاء کرام کے لئے ان کے اعلان نبوت سے پہلے اور اس کے بعد بھی ثابت ہے۔''

(شرح فقہ اکبر ص۵۶)

مسامرہ مع مسایرہ میں ہے:

وشرطها ایضاً... العصمة من الکفر، قبل النبوۃ وبعدها بالاجماع

''اور نبوت کی یہ بھی شرط ہے کہ بالاجماع، نبی قبل نبوت اور بعد نبوت کفر سے معصوم ہو۔'' (ج ۲،ص ۸۰)

امام قاسم بن قطلوبغا حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

اتفق الجمهور المسلمون علی ان الانبیاء علیهم السلام معصومون عن الکفر قبل الوحی وبعده

''جمہور مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام f وحی کے آنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی کفر سے معصوم ہوتے ہیں۔'' (ایضاً)

المعتقد المنتقد میں ہے:

العصمة وهی من خصائص النبوۃ علی مذهب اهل الحق

''عصمت تو اہل حق کے مذہب کے مطابق یہ نبوت کے خصائص میں سے ہے۔'' (ص ۲۱۲)

بہارِ شریعت میں ہے:

''عقیدہ ۱۶:

''نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک (فرشتہ) کا خاصہ ہے۔'' (حصہ اول (الف) ص ۳۳)

عصمت انبیاء کا معنی:

صاحب بہارِ شریعت فرماتے ہیں کہ:

''عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لئے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو لیا، جس کے سبب ان سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے۔'' (ایضاً)

فائدہ:

ہم اہلسنّت و جماعت کے نزدیک نبیوں اور فرشتوں کے علاوہ کوئی معصوم عن الخطا نہیں ہے۔

اسی بابت امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

''بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۴، ص ۱۸۷)

صدر الشریعہ فرماتے ہیں:

''نبی اور فرشتہ کے سواء کوئی معصوم نہیں، اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔''

(بہارشریعت حصہ اوّل (الف) ص ۳۸)

نوٹ:

قارئین کرام عصمت کے متعلق مزید تفصیل درکار ہو تو ان کتب کی طرف رجوع فرمائیں:

منح الروض الازہر ص ۵۶، شرح النووی ج ۱، ص ۱۰۸، الحبائک فی اخبار الملائک ص ۸۲، نبراس ص ۴۵۳

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ج ۱، ص ۲۹۰، نسیم الریاض ج ۵، ص ۱۴۴، ۱۹۳، ۲۳۸، شرح مقاصد ج ۳، ص ۴۸۴، بریقۃ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ ج ۲، ص ۱، رسالہ قشیریہ ص ۲۹۲، فتاویٰ حدیثیہ ۴۲۲، تمہید ابوشکور سالمی مترجم ۱۶۵، ۱۶۶، تبیان القرآن ج ۱، ص ۵۸۹، وغیرہا۔

مرزا قادیانی سب سے بڑا بدعقیدہ و بداعمال تھا:

قارئین کرام!

گزشتہ ساری بحث سے واضح ہوا کہ جو نبی ہوتا ہے وہ گناہ نہیں کر سکتا اور جو گناہ کرتا ہے وہ نبی نہیں ہو سکتا، کیونکہ عصمت اور گناہ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اور ادھر حال یہ ہے کہ شائد ہی دنیائے کائنات کا کوئی ایسا گناہ ہو جو مرزا غلام قادیانی نے نہ کیا ہو، کفر و شرک، افتراء و بہتان، کذب بیانی و غلط گوئی، حرام خوری و بدکاری وغیرہا اقوال و افعال قبیحہ وکفریہ مرزا کی زندگی میں وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

اس کی کذب بیانی اور حضرت عیسیٰ d اور ان کی والدہ ماجدہ پر تہمت و الزام تراشی کے حوالاجات تو ہم دوسری اور تیسری شرط کے تحت نقل کر چکے، اب اس کے کفر وشرک پر چند ایک حوالاجات ملاحظہ ہوں:

مرزا غلام قادیانی خود کو خالق کائنات کہتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور اسی حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں، سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق (پیدا کرنے) پر قادر ہوں، پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔''

(کتاب البریہ ص۷۹، خزائن ج ۱۳، ص ۱۰۵۔ ۱۰۴)

خود کو خدا کا باپ کہتے ہوئے لکھتا ہے کہ خدا نے مجھے الہام کیا کہ:

''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا، گویا آسمانوں سے خدا اترے گا۔''

(حقیقۃ الوحی ص۹۵،خزائن ج۲۲،ص۹۸۔۹۹)

خود کو خدا کا بیٹا کہتے ہوئے لکھتا ہے کہ رب نے مجھے فرمایا:

انت منی بمنزلة ولدی

''تو مجھ سے میرے فرزند کے منزلہ میں ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص۸۹،خزائن ج۲۲،ص۸۹)

اربعین میں ایک الہام یوں لکھا ہے کہ مجھے رب نے فرمایا:

وانت من مائنا وهم من فشل

''خدا تعالیٰ نے فرمایا (اے مرزا) تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور وہ (دوسرے لوگ) ڈرپوک مٹی سے۔''

(اربعین نمبر۲،ص۳۴،خزائن ج۱۷،ص۳۸۵)

قرآن مجید کو اپنے منہ کی باتیں قرار دیتے ہوئے کہتا ہے:

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص۸۴،خزائن ج۲۲،ص۸۷)

انبیاءکرام f کی توہین کرتے ہوئے لکھا:

''ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کی پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔''

(ازالہ اوہام ج۲،ص۶۲۹،خزائن ج۳،ص۴۳۹)

قارئین کرام!

مرزا غلام قادیانی کی کتابیں اس کے ایسے کفریہ وشرکیہ عقائد و اقوال سے بھری ہوئی ہیں تو آپ خود اندازہ لگائیے کہ جو اتنا بڑا مشرک و کافر ہو کہ اس

میں ایمان کی رتی بھی موجود نہ ہو وہ نبی ہوسکتا ہے؟؟؟
بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزے کا نبی یا رسول ہونا! تو بڑی دور کی بات ہے وہ ادنیٰ درجے کا مسلمان بھی ثابت نہیں ہوتا بلکہ ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔

فائدہ:

ہم نے بطور مشت نمونہ کے مرزے کے کفریہ و شرکیہ اقوال نقل کئے ہیں۔ ورنہ علماء کرام نے اس کی کفریات پر پوری پوری کتابیں تصنیف کیں ہیں، جیسے ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان''، ''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب'' اور ''الجزار الربانی علی المرتد القادیانی''، تفصیل مطلوب ہو تو ان کی طرف رجوع فرمائیں۔
نیز ہم نے یہاں صرف اس کے کفر و شرک پہ کلام کیا اس کی بدافعالی و بداقوالی پہ کلام مزید اگلی شرائط کے تحت آئے گا۔

نبوت کی پانچویں شرط

نبی کا صاحبِ وحیٔ الٰہی ہونا:

نبوت کی پانچویں شرط یہ ہے کہ نبی کی طرف رب تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے، اور یہ بات مدعیٔ نبوت کی تعریف میں بھی شامل ہے، جیسا کہ گزر چکا، اس شرط پہ مزید تصریحات ملاحظہ ہوں:

تعریفاتِ جرجانی میں ہے:

النبی: من اوحی الیہ بملك او الهم فی قبله اونبه بالرویا الصالحة

''نبی وہ ہوتا ہے جس کی طرف وحی کی گئی ہو فرشتے کے واسطے سے یا اس کے دل میں الہام کیا گیا ہو یا اس کو سچے خوابوں کے ذریعے آگاہ کیا گیا ہو۔''(١٦٦)

بہارشریعت میں ہے:

''نبی ہونے کے لئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔''(حصہ اول (الف) ص۲۹)

مقالات سعیدی میں ہے:

''نبی اس انسان کو کہتے ہیں جس پر وحی اترے عام ازیں کہ وہ صاحب کتاب ہو یا نہ ہو۔''(ص۵۲)

انبیاءکرام f پر وحی نازل ہونے کے طریقے:

انبیاء کرام f پر وحی کس کس طریقے سے ہوئی، اس بابت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب m لکھتے ہیں:

''انبیاء f پر نزول وحی کی کتنی صورتیں ہیں۔ اس کا کسی عدد

متعین میں احصاء تو نہیں کیا جا سکتا، البتہ علماء کرام نے تتبع اور تلاش سے جس قدر صورتوں کو معلوم کیا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) خواب کے ذریعے کوئی حکم دیا جائے، جس طرح حضرت ابراہیم d کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر رہے ہیں۔

(۲) گھنٹی کی آواز کی طرح وحی محسوس ہو۔

(۳) نبی کے دل میں کوئی بات القاء کی جائے۔

(۴) جبرئیل نبی سے کسی معروف انسان کی شکل میں آکر کلام کرے جیسا کہ جبرائیل نے دحیہ کلبی کی شکل میں آکر حضور سے گفتگو کی۔

(۵) جبرائیل کسی غیر معروف انسان کی شکل میں آکر کلام کرے جیسے جبرائیل نے اعرابی کی شکل میں آکر حضور سے کلام کیا۔

(۶) جبرائیل اپنی اصلی شکل میں آکر ہم کلام ہو، جیسے حضور سے جبرائیل نے اصلی شکل میں آکر باتیں کیں۔

(۷) اللہ تعالیٰ پردہ کی اوٹ سے کلام کرے، جیسے حضرت موسیٰ d سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا۔

(۸) اللہ تعالیٰ نبی سے بیداری میں بے پردہ کلام کرے جیسے حضور سے شب معراج میں کلام فرمایا۔

(۹) اللہ تعالیٰ رسول سے اس کی نیند میں کلام فرمائے، جیسے معراج منامی کے واقعات ہیں۔

(۱۰) اسرافیل کے ذریعے وحی کی جائے جیسے بعثت سے پہلے اسرافیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا (بروایت شعبی)

(۱۱) نیند میں نبی فرشتوں کا کلام سنے اور ایسے متعدد واقعات ہیں۔

(مقالات سعیدی ص ۵۳)

وحی کی اقسام:

وحی کی دواقسام ہیں۔

۱۔ وحی نبوت

۲۔ اور وحی غیر نبوت

وحی نبوت انبیاء کرام کے ساتھ خاص ہے۔ یہ غیر نبی کو نہیں ہوتی۔ صاحب بہارشریعت کا اس بارے جامع و مانع کلام ملاحظہ ہو، آپ فرماتے ہیں:

''عقیدہ ۱۳۔

وحیٔ نبوت، انبیاء کے لئے خاص ہے۔ جو اسے کسی غیر نبی کے لئے مانے کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القاء ہوتی ہے۔ اس کو الہام کہتے ہیں اور وحیٔ شیطانی کہ القاء من جانب شیطان ہو، یہ کاہن، ساحر اور دیگر کفار وفساق کے لئے ہوتی ہے۔

(حصہ اول (الف)، ص۳۶۔۳۵)

وحی نبوت منقطع ہو چکی ہے:

قارئین کرام!

آسانی کے لئے یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ وحی کی دو قسمیں ہیں (۱) وحی آسمانی اور (۲) وحی شیطانی۔

فائدہ نمبر ا کے تحت وحیٔ نبوت کے جتنے بھی طریقے ذکر کئے گئے ہیں۔ ان سب کا تعلق وحیٔ آسمانی کے ساتھ ہے اور یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد وحی نبوت اور وحیٔ آسمانی منقطع ہو گئی ہے۔ اس پر دلائل ملاحظہ ہوں:

''حضرت انس h سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے

وصال ظاہری کے بعد حضرت ابوبکر h نے حضرت عمر h سے کہا چلو حضرت امّ ایمن k کی زیارت کر کے آئیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، جب ہم حضرت ام ایمن k کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا آپ کیوں رو رہی ہیں، اللہ کے پاس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اجر ہے وہ زیادہ اچھا ہے، حضرت ام ایمن k نے کہا میں اس لئے نہیں رو رہی کہ میں نہیں جانتی کہ اللہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اچھا اجر ہے۔

ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء

''لیکن میں اس لئے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا۔''

پھر ان دونوں پر بھی گریہ طاری ہوا اور وہ دونوں بھی رونے لگے۔

(صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۹۱، ابن ماجہ، ریاض الصالحین ص ۱۵۰)

یونہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے وقت حضرت صدیق اکبر h نے فرمایا تھا۔

الیوم فقدنا الوحی ومن عند اللہ الکلام

آج ہم رب تعالیٰ سے وحی اور کلام کے آنے سے محروم ہو گئے۔

(کنز العمال ج ۷، ص ۲۳۵، حدیث نمبر ۱۸۷۶۰)

ایک اور جگہ آپ h کا فرمان یوں موجود ہے۔

قد انقطع الوحی و تم الدین

''اب وحی منقطع ہو چکی ہے اور دین مکمل ہو چکا ہے۔

(ریاض النضرہ ج ۱، ص ۹۸، تاریخ الخلفاء ص ۹۴)

مرزا غلام قادیانی کی وحی، وحی رحمانی نہیں بلکہ وحی شیطانی ہے:

جب صحابہ کرام j کی تصریحات سے ثابت ہو چکا کہ نبی کریم ﷺ کے وصال ظاہری سے وحیٔ نبوت بھی منقطع ہو چکی تو یہ بھی ثابت ہو چکا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو گا۔ کیونکہ نبی کے لئے وحی نبوت کا ہونا ضروری ہے، اور وہ منقطع ہو چکی ہے۔ لہٰذا مرزا غلام قادیانی سمیت جتنے بھی جھوٹے مدعیان نبوت ہوئے یا قیامت تک ہونگے سب کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ ان پہ وحی نبوت نہ ہوئی نہ ہوگی تو جب ان پر وحی نبوت نہ ہوئی تو وہ نبی بھی نہ ہوئے، نہ ہوں گے ہاں اپنی جن باتوں کو وہ وحی کہتے ہیں وہ وحی نبوت و وحی آسمانی تو ہرگز نہیں البتہ وحی شیطانی ضرور ہے۔

مرزا غلام قادیانی کی وحی کے وحیٔ شیطانی ہونے پر درج ذیل دلائل بھی پوری صراحت سے دلالت کرتے ہیں۔

۱۔ مرزا غلام قادیانی کی وحی ایسی بھی ہوتی جو بالکل ہی مہمل و بے معنی ہوتی جیسا کہ:

''خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۹۲، خزائن ج ۲۲، ص ۹۹)

۲۔ عمومی طور پر ہر نبی کے پاس وحیٔ خدا لے کر آنے والے فرشتے کا نام سید الملائکہ حضرت جبرائیل d ہے۔ مگر مرزا غلام قادیانی کی طرف القاء کرنے والے خودساختہ فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی تھا اور خیراتی تھا۔ وہ خود لکھتا ہے:

''۵ مارچ ۱۹۰۵ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا کچھ بھی نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا

میرا نام ہے۔ ٹیچی ٹیچی۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات ص۲۹-۵۲۸، حقیقۃ الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲، ص ۳۴۶)

ایک جگہ کہا:

''اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام خیراتی تھا۔'' (حیات النبی ج۱، ص۹۵، از یعقوب علی عرفانی قادیانی)

۳۔ مرزے کو ایسے الہام و وحی بھی ہوتی جس کے معنی و مطلب کا اسے خود بھی پتہ نہ ہوتا حتیٰ کہ یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ یہ کس زبان کے الفاظ ہیں۔

ملاحظہ ہو۔

پریشن عمر براطوس یا پلوس...... اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے کے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔

(مکتوبات احمد ج۱، ص ۵۸۳، تذکرہ مجموعہ الہامات ص۱۱۵)

ایک جگہ خود لکھا:

زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں ہے، جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔''

(نزول المسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸، ص ۴۳۵)

ہم کہتے ہیں مرزا کے نبی نہ ہونے اور اس کی وحی کے وحیٔ شیطان ہونے کی یہی بات دلیل ہے۔ کیونکہ فضول و مہمل کلام تو کوئی صاحب عقل سلیم عام آدمی نہیں بولتا، تو پھر کوئی نبی کیسے بول سکتا؟ اور خدا تعالیٰ کیسے بول سکتا ہے؟ نیز یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی کو اس پہ آنے والی وحی کا خود ہی مطلب معلوم نہ ہو؟

ان دونوں باتوں پہ دلیل مرزا کے قلم سے ہی لیجئے۔

وہ لکھتا ہے:

''خدا تعالیٰ کا کلام لغو باتوں سے منزہ ہونا چاہیئے۔

(ازالہ اوہام ص ۱۵۵، ج۱)

دوسری جگہ کہا::

''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے۔'' (چشمۂ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۳، ص ۲۱۸)

اس سب کے باوجود مرزا قادیانی اپنے الہامات کو کیا درجہ دیتا ہے۔اسی کے قلم سے ملاحظہ ہو۔

لکھتا ہے:

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اپنے کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲، ص ۲۲۰)

یہ مضمون ان مرزائی حوالاجات میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

اربعین ج ۴، ص ۲۵، خزائن ج ۱۷، ص ۴۵۴، تبلیغ رسالت ج ۸، ص ۶۴، مجموعہ اشتہارات ج ۲، ص ۳۰۶، ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸، ص ۲۱۰، نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸، ص ۴۷۷، درثمین ص ۲۸۷، منکرین خلافت کا انجام ص ۴۹، اخبار الفضل قادیان ج ۲۳، ش ۸۴، مؤرخہ ۱۳، جنوری ۱۹۳۵)

نبوت کی چھٹی شرط

نبی پہ کی جانے والی وحی اس کی قوم کی زبان میں ہو:

قرآن مجید کی سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر ۴ سے یہ شرط بھی مفہوم ہوتی ہے کہ مدعیٔ نبوت کی طرف کی جانے والی وحی اس کی قوم کی زبان میں ہو، تا کہ وہ اس پیغام کو سمجھ سکیں اور عمل کر سکیں۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وما ارسلنا من رسول الابلسان قومه ليبين لهم

''اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔''

(ترجمۂ کنزالایمان)

تفسیر مظہری میں ہے:

"قومه" الذى هو منهم وبعث فيهم

''یعنی وہ نبی جس قوم سے ہے اور جن کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔'' (ج ۴، ص ۱۰۱)

پھر فرمایا:

عن قتادة قال بلسان قومه اى بلغتهم ان كان عربيا فعربيا و ان كان اعجميا فاعجميا و ان كان سريانا فسريانا۔

''حضرت قتادہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اس کی قوم کی زبان کے ساتھ یعنی اگر قوم عربی ہوگی تو وہ بھی عربی ہوگا، اگر وہ عجمی ہوگی تو وہ بھی عجمی ہوگا اور اگر وہ سریانی ہوگی تو وہ

بھی سریانی ہوگا۔‘‘ (ایضاً)

تفسیر کشاف میں ہے:

ای لیفقھوا عنه مایدعوھم الیه فلایکون لھم حجة علی الله ولا یقولوا الم نفھم ماخوطبنابه

’’یعنی تاکہ وہ لوگ سمجھ سکیں اس کی وہ بات جس کی طرف وہ بلا رہا ہے اور (کل قیامت کو) وہ رب تعالیٰ کے حضور (اپنے ایمان نہ لانے پہ) حجت نہ پیش کرسکیں اور یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں تو اس کی سمجھ ہی نہیں آئی تھی جس کے ساتھ ہمیں خطاب کیا گیا۔‘‘ (ص ۶۵۲)

اور تو اور یہ بات خود مرزا غلام قادیانی کو بھی تسلیم ہے کہ کسی بھی نبی کو اس کی اپنی زبان کے سوا کسی اور زبان میں وحی ہو، یہ قطعاً نامناسب و بے ہودہ بات ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے۔

’’اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۳، ص ۲۱۸)

دوسری جگہ عربی زبان کے سوا کسی دوسری زبان میں وحی نہ ہونے کی دلیل دیتے ہوئے لکھا:

’’یہی ایک زبان ہے جو پاک اور کامل اور علوم عالیہ کا ذخیرہ اپنے مفردات میں رکھتی ہے اور دوسری زبانیں کثافت اور تاریکی کے گڑھے میں پڑی ہوئی ہیں اس لئے وہ اس قابل ہرگز نہیں ہوسکتیں کہ خدا تعالیٰ کا کامل اور محیط کلام ان میں نازل ہو۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۸، خزائن ج ۱۰، ص ۸)

مرزا قادیانی کی خودساختہ وحی اس کی زبان میں نہیں تھی:

قارئین کرام!

مرزا کی ان دونوں باتوں میں تضاد اپنی جگہ مگر اس کے ہی قلم سے اس کی تردید دیدنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی پہلی عبارت اور قرآنی آیت اور اس کے تحت نقل کردہ تفسیروں کا تقاضا یہ ہے کہ بفرض محال اگر مرزا نبی ہوتا تو ضروری تھا کہ اس پر نازل ہونے والی وحی ''پنجابی'' زبان میں ہوتی۔ کیونکہ وہ خود پنجابی تھا۔ اس کے والدین پنجابی تھے۔ جن لوگوں میں اس نے آنکھ کھولی اور زندگی بسر کی وہ سب کے سب پنجابی تھے، کوئی اکادکا دوسری زبان والا ہوگا۔ مگر ادھر حال یہ ہے کہ مرزا نے اپنی مادری زبان چھوڑ کر اسی (۸۰) سے زائد کتابیں دوسری زبانوں میں لکھ ماریں (جیسے عربی، فارسی اور اردو ان میں سے اکثر اردو زبان میں ہیں) یونہی پنجابی چھوڑ کر اس نے عربی، فارسی اور اردو میں ہزاروں اشعار لکھ مارے اور اس پہ دعویٰ یہ کہ سب الہام وحی ہیں۔

ہم کہتے ہیں مرزا غلام قادیانی کے نبی نہ ہونے کی یہ بھی دلیل بین ہے کہ اس کی زبان تو پنجابی تھی مگر اسے الہام و وحی دوسری زبانوں میں ہوتے رہے، اور کئی الہام اسے ایسی زبانوں اور ایسے الفاظ میں بھی ہوئے ہیں جن کی اسے خود بھی سمجھ نہیں تھی۔ اس کے ایسے چند الہامات ہم آگے جا کر ذکر کرتے ہیں۔

اور مرزا کی آریہ دھرم والی دوسری عبارت کا تقاضا یہ تھا کہ اگر بفرض محال مرزا نبی ہوتا تو لازم تھا کہ اس پر آنے والی وحی صرف اور صرف عربی زبان میں ہوتی۔ نہ کہ کسی اور زبان میں، کیونکہ یہ تو وہ خود لکھ چکا کہ وہ ''(یعنی عربی کے سوا دوسری زبانیں) اس قابل ہرگز نہیں ہوسکتیں کہ خدا تعالیٰ کا کامل و محیط کلام ان میں نازل ہو۔''

حالانکہ ایسا ہرگزنہیں ہے۔ کیونکہ اس کی کتابوں کا اکثر حصہ اردو میں ہے۔ کہیں کہیں فارسی ہے اور کہیں کہیں عربی وہ بھی بے ربط غیر فصیح اور مقامات حریری جیسی کتابوں سے سرقہ سے بھر پور۔

یہ بات بھی مرزا غلام قادیانی کے نبی نہ ہونے پر دلیل بین ہے۔ ورنہ بقول اس کے لازم تھا کہ اس کی ساری کی ساری وحی عربی زبان میں ہوتی جو کہ نہیں ہے۔

مرزا قادیانی پنجابی کی خود ساختہ مختلف زبانوں میں وحی کے چند نمونے:

آیئے اس خود ساختہ پنجابی نبی کے اس کی اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں میں وحی کے چند نمونے ملاحظہ کرتے ہیں:

انگریزی وحی کے نمونے:

1. I love you.	میں تم سے محبت کرتا ہوں۔
2. I am with you.	میں تمہارے ساتھ ہوں۔
3. Yes i am happy.	ہاں میں خوش ہوں۔
4. Life is pain.	زندگی دکھ ہے
5. I shall help you.	میں تمہاری مدد کروں گا
6. I can what I will do.	میں کرسکتا ہوں جو چاہوں گا۔
7. We can what will do. 8. God is coming by his army.	ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ خدا تمہاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے
9. He is with you to kill enemy. 10. The days shall come when God shell help you.	وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے۔ وہ دِن آئیں گے کہ خدا تمہاری مدد کرے گا

11. Glory be to the lord God. maker of earth and Heaven.	خدائے ذوالجلال آفرینده زمین و آسمان

(حقیقۃ الوحی ص ۳۰۳، روحانی خزائن جلد ۲۲، ص ۳۱۶۷، تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۵ تا ۶۳)

You have to go to Amritsar.	تمہیں امرتسر جانا پڑے گا

(مکتوبات احمد جلد ا، ص ۵۸۴، البشریٰ جلد ۲، ص ۳، تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۵۴، ص ۱۱۷)

He lives in Peshawar district.	وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔

(مکتوبات احمد جلد ا صفحہ ۵۸۴، البشریٰ جلد ۲، صفحہ ۴، تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۱۷)

World and two girls.	ایک کلام اور دو لڑکیاں۔

(البشری جلد ۲، صفحہ ۱۵۶، تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۴۸۴)

Fair man.	معقول آدمی

(البشریٰ جلد ۲، صفحہ ۸۴، تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۴۸۴)

Thought all man should angry but God is with you. He shall help you, words of God can not exchange.	اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری مدد کرے گا، خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔

(مکتوبات احمد جلد ا، صفحہ ۵۸۴، براہین احمدیہ جلد ۴، صفحہ ۵۵۴، روحانی خزائن جلد ا، ص ۶۶۱، تذکرہ مجموعہ الہامات ۱۱۶)

اس کے بعد دو فقرے انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔

I shall gire you a large party Islam.

چونکہ اس وقت آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔ (براہین احمدیہ ج ۴، ص ۵۵۴، خزائن ج ۱، ص ۶۶۴، تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۰۳)

مرزا کی عربی وحی کے نمونے:

شانك عجيب و اجرك قريب

تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۷۵، خزائن ج ۲۲، ص ۷۸)

الارض والسماء معك كما هو معي

''آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۷۵، خزئن ج ۲۲، ص ۷۸، تذکرہ ۶۳۲)

انت مني بمنزلة توحيدى و تفريدى

''تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲، ص ۸۹)

ربنا عاج

ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔)

(تذکرہ ص ۱۰۱-۱۰۲، براہین احمدیہ ج ۴، ص ۵۵۶، خزائن ج ۱، ص ۶۶۳)

انت مني بمنزلة اولادى

''تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔'' (تذکرہ ص ۳۹۹)

انت مني و انا منك

''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔''

(تذکرہ ص ۷۰۴، حقیقۃ الوحی ص ۷۰، خزائن ج ۲۲، ص ۷۷)

انی حمی الرحمٰن
''میں خدا کی چراگاہ ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲، ص ۱۰۸)

عبرانی زبان میں مرزا کی وحی کے نمونے:

''پھر اس کے بعد فرمایا ہوشعنا نعسا، پر یہ دونوں فقرے شائد عبرانی ہیں اور اس کے معنی ابھی تک عاجز پر نہیں کھلے۔''

(براہین احمدیہ ج ۴، ص ۵۵۶، خزائن ج ۱، ص ۶۶۳، تذکرہ ص ۱۰۲)

ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (ایضاً ص ۵۵۵، ایضاً ج ۱، ص ۶۶۲، تذکرہ ۱۰۱۔۱۰۲)

سنسکرت زبان میں مرزا کی وحی کے نمونے:

ایک دفعہ الہام ہوا ہے۔ کرشن رودر گوپال تیری استی گیتا میں موجود ہے۔ (ملفوظات ج ۲، ص ۲۰۱)

عجیب وغریب زبان میں مرزا کی وحی کے نمونے:

''پریشن عمر براطوس یا پلاطوس............ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔'' (مکتوبات ج ۱، ص ۵۸۳، تذکرہ ص ۱۱۵)

قارئین کرام!

اس جعلی نبی کی جعلی وحی کا بطلان اپنی جگہ مگر آپ مرزا کی کتابوں میں جا بجا یہ پڑھیں گے کہ مجھے فلاں الہام کی سمجھ نہیں آئی۔ پتہ نہیں یہ کس زبان میں ہے۔ پتہ نہیں اس کے الفاظ کا کیا معنی ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

جیسا کہ ایک جگہ کہتا ہے:

''زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے، جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔''

(نزول المسیح ص ۵۷)

ایک مکتوب میں تو شکوہ کرتے ہوئے لکھا:

''چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ میں الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ ان میں سے ہندو لڑکے سے دریافت کئے مگر قابل اطمینان نہیں۔'' (مکتوبات احمدیہ ص ۶۸، ج۱)

ان سارے حقائق سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام قادیانی نہ نبی تھا اور نہ ہی اس کی وحی، وحی نبوت تھی۔ بلکہ وہ ایک کذاب و دجال تھا اور اس کی وحی، وحیٔ شیطانی تھی۔

ایک شبہے کا ازالہ:

اگر کوئی قادیانی وغیرہ ملحد اس بیان کردہ شرط کی بنیاد پر یہ اعتراض کرے کہ:

اگر قوم سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں نبی پیدا ہوا یا وہ مراد ہیں کہ جن کی طرف اسے مبعوث کیا گیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ مبعوث تو ساری دنیا کی طرف ہوئے ہیں اور دنیا میں بولی جانے والی زبانیں تو بے شمار ہیں اور نبی کریم ﷺ کو وحی بھی صرف عربی زبان میں ہوئی اور آپ گفتگو بھی صرف عربی زبان میں ہی فرماتے تھے۔

توحضرت امام صاوی m اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اجیب: بأن الله علمه جمیع اللغات فکان یخاطب کل قوم بلغتهم و ان لم یثبت انه تکلم باللغة

التركية، لا نه لم يتفق انه خاطب احدا من اهلها،ولوخاطبه لكلمه بها

''میں اس کا یہ جواب دونگا کہ بلاشبہ رب تعالیٰ نے آپ کو تمام زبانیں سکھائی تھیں۔ پس آپ ہر قوم سے اس کی زبان میں کلام فرماتے اور اگر آپ سے ترکی زبان میں گفتگو کرنا ثابت نہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپ نے کسی ترکی زبان والے سے کلام کیا ہو اور اگر آپ ایسے کسی سے خطاب کرتے تو ضرور اس سے ترکی زبان میں گفتگو فرماتے۔'' (تفسیر صاوی ج ۳،ص ۱۰۱۴)

حضرت امام صاوی m نے بالکل بجا فرمایا، اس لئے کہ انسان تو رہے انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درندوں، پرندوں، چرندوں، حشرات الارض حتیٰ کہ پتھروں تک کی بھی زبان سمجھتے اور ان سے ہم کلام ہوتے تھے۔

نبوت کی ساتویں شرط

نبی کا صاحب معجزہ ہونا:

نبوت کی ساتویں شرط یہ ہے کہ مدعئ نبوت کے ہاتھوں معجزہ ظاہر ہوتا کہ اس کے ذریعے وہ غیر نبی سے ممتاز ہو جائے اور دوسرے لوگوں پر اس کی فوقیت واضح ہو جائے، اور یہ صرف تائید ربانی سے ہی ممکن ہوتا ہے، اسی کی وضاحت میں شرح عقائد نسفیہ میں فرمایا:

وایدھم ای الانبیاء المعجزات الناقضات العادة

''اور انبیاء کی تائید کی جاتی ہے خارق عادت معجزات کے ذریعے۔'' (ص۱۳۶)

المسامرہ میں ہے:

کل من ادعی النبوة واظهر المعجزة تصدیقا لدعواه فهو نبی

''ہر وہ شخص جو دعویٰ نبوت کرے اور اپنے دعوے کی تصدیق کے لئے معجزے کا اظہار کر دے تو وہ نبی ہے۔ (ص۸۹)

صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں:

''نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرما کر محالات عادیہ کے اظہار کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اس کی مثل کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امر محال عادی

ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں۔'' (بہارشریعت حصہ اول (الف) ص۵۶)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب فرماتے ہیں:

''نبی کے صدق کو ظاہر کرنے کے لئے معجزہ کا اظہار بھی شرط ہے۔'' (تبیان القرآن ج۱، ص۵۸۹)

جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھوں معجزے کا ظاہر ہونا محال ہے:

چونکہ معجزے کا ظاہر ہونا سچے نبی کی خصوصیات و علامات میں سے ہوتا ہے اس لئے جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھوں اس کا اظہار نہیں ہوسکتا، بلکہ ایسا ہونا محال ہے۔

نبراس میں فرمایا:

اجمع المحققون علی ان ظھور الخارق عن المتنبی وھو کاذب فی دعوی النبوۃ محال لان دلالۃ المعجزۃ علی الصدق قطعیۃ

''محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدعی نبوت سے خارق عادت (یعنی معجزہ) کا ظاہر ہونا درانحالیکہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہو یہ محال ہے۔ اس لئے کہ معجزہ کی دلالت سچائی پر قطعی ہوتی ہے۔'' (ص۴۳۱)

بہارشریعت میں فرمایا:

''جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کر کے کوئی محال عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہیں رہے گا۔'' (حصہ اوّل (الف) ص۵۷)

امام اہلسنّت ابوشکور سالمی m فرماتے ہیں:

''امت کا اس پر اجماع ہے کہ جھوٹے نبی کے ہاتھ پر معجزہ کی مثال ظاہر ہونا جائز نہیں۔ جو ناقض عادت اور خارج طبیعت ہو کہ اس کی مثل لانے سے لوگ عاجز ہوں بوجہ من الوجوہ تو لوگوں کے نزدیک صحیح و ثابت ہو کہ یہ نبی ہے اور متنبی (خود ساختہ) نہیں، تو شرائط معجزہ کے ہوتے ہوئے شبہ زائل ہو جائے گی اور لوگوں پر ایمان لانا واجب ہو جائے گا، اس لئے کہ ان کے نزدیک حجۃ قاطعہ موجبہ للعلم ثابت ہوگئی۔

دوسرے یہ کہ متنبی (خودساختہ نبی) کے پاس معجزہ نہیں ہوتا بلکہ خرافات اور نظر بندی ہوتی ہے اور اس کا نفاذ نہیں ہوتا مگر اسی حیلہ میں اور اس کی ذات و صفات میں اور اللہ کی طرف سے جائز نہیں کہ معجزہ متنبی کے ہاتھ سے ظاہر ہو کسی حال میں تو ثابت ہوا کہ متنبی کے لئے معجزہ برہان نہیں۔''

(تمہید ابوشکور سالمی مترجم ص ۱۷۹۔۱۷۸)

تردید مرزائیت سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے معجزہ کی تعریف اور اس کی شرائط بیان کر دی جائیں تا کہ آنے والی ابحاث کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

معجزہ کی تعریف:

امام تفتازانی m معجزہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

المعجزۃ امر خارق للعادۃ قصدبہ اظہار صدق من ادعی انہ رسول اللہ تعالیٰ

''معجزہ وہ خارق عادت امر ہے کہ جس کے ذریعے اس کی سچائی کو ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔'' (ص ۳۷)

شرح عقائد عضدیہ صفحہ ۹۲ پر بھی اس کی مثل فرمایا گیا ہے۔

حضرت مجدد پاک m اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''معجزہ سے ہمارے نزدیک مراد وہ چیز ہے جس سے اس شخص کی صداقت کا اظہار مقصود ہو جو اس کا دعویٰ کرے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

(رسالہ اثبات نبوت، مندرجہ جہاں امام ربانی ج ۳، ص ۱۴۰۷)

حضرت سید السند m اس کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

''المعجزة: امر خارق العادة داع الی الخیرو السعادة مقرون بدعوی الرسالة قصدبه اظهار صدق من ادعیٰ انه رسول الله

''معجزۃ وہ خارق عادت امر ہے جو بھلائی اور سعادت کی طرف بلانے والا ہو اور دعوئے رسالت کے ساتھ ملا ہوا ہو، اس کے ذریعے اس کی سچائی کا اظہار مقصود ہو کہ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔'' (تعریفات ص ۱۵۳)

مزید دیکھئے شرح صحیح مسلم للسعیدی ج ۴، ص ۱۰۷

معجزہ کی شرائط:

علماء عقائد فرماتے ہیں معجزہ کی درج ذیل سات شرائط ہیں:

۱۔ وہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہو۔

۲۔ وہ کام خارق عادت ہو۔

۳۔ اس کا معارضہ متعذر ہو۔

۴۔ وہ مدعیٔ نبوت کے دعوے کے موافق ہو۔

۵۔ وہ تحدی (چیلنج) کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

۶۔ وہ مدعی کے دعوے کی تکذیب کرنے والا نہ ہو۔

۷۔ وہ دعوے سے مقدم نہ ہو بلکہ اس کے ہاتھ ملا ہوا ہو یا پھر کچھ دیر اس سے مؤخر ہو۔ (شرح عقائد ص۱۳۶، حاشیہ ۴)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

(نبراس ص۴۳۱، رسالہ اثبات نبوت، جہاں امام ربانی ج۳،ص۱۳۰۷)

معجزہ کے ثبوت کے طریقے:

معجزہ ثابت کیسے ہوگا؟ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس بابت امام نووی m کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

'نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم قرآن مجید ہے جو تواتر سے منقول ہے دوسری قسم یہ ہے کہ مثلاً کھانے پینے کی چیزوں کو زیادہ کر دینا اور اس کا ثبوت دو طریقوں سے ہے۔ ایک تو یہ معجزات تواتر سے منقول ہیں۔ جیسے کہ سخاوت اور احنف بن قیس کا حلم تواتر سے منقول ہے۔ اسی خرق عادت کے یہ واقعات بھی تواتر سے منقول ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب ایک صحابی نے اس قسم کا عجیب واقعہ تمام صحابہ کے سامنے بیان کیا اور کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا تو یہ ان سب کی طرف سے تصدیق ہو گئی جو اس کی روایت کے صحیح ہونے کا علم الیقین ہے۔''

(شرح صحیح مسلم ج۵،ص۲۷۷)

مرزا غلام قادیانی کی جعلی نبوت کے بے ڈھنگے معجزات:

قارئین کرام!

نبوت کی دیگر شرائط کی طرح ''صاحب معجزہ'' ہونے کی شرط بھی مرزا

میں ایک دم مفقود ہے، اگر اس سے یا اس کے ماننے والوں سے ان کی تردید کے لئے پوچھا کہ مرزا کی نبوت پر کیا دلیل ہے تو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ d وفات پا گئے، سبحان اللہ عجیب دلیل تلاش کر کے لائے! کیا محض کسی نبی کا فوت ہو جانا کسی مدعی نبوت کی نبوت کی دلیل بن سکتا ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہو گیا کہ اگر کسی ملک کا بادشاہ فوت ہو جائے تو کوئی چوڑا اٹھ کر کہنا شروع کر دے کہ میں بادشاہ ہوں، اس سے دلیل پوچھی جائے تو وہ یہ کہے کہ بادشاہ جو فوت ہو چکا لہٰذا میں ہی بادشاہ ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات پر مستقل کتابیں لکھیں گئیں اور ہر ہر معجزہ کو الگ الگ سند متصل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مرزائیوں کو چاہئے کہ وہ بھی مرزا کے معجزات کہ جن کے تین لاکھ ہونے کا اسے دعویٰ ہے پر کوئی کتاب لائیں تا کہ دنیا جان سکے کہ وہ کیا معجزات تھے، ہاں مگر اس میں یہ ضرور ہے کہ کم از کم وہ ان طریقوں سے ثابت ہوں جو اہل علم نے بیان فرمائے جن کو ابھی ابھی ہم تفصیلاً لکھ چکے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ساری دنیائے مرزائیت زہر کا پیالہ پی کے مر سکتی ہے مگر ہمارا یہ مطالبہ پورا نہیں کر سکتی۔

مرزا غلام قادیانی کی طرف سے تین لاکھ معجزات ظاہر کرنے کا کھوکھلا دعویٰ اور اس کی حقیقت:

مرزا غلام قادیانی کو خیالی پلاؤ پکانے اور اندھیرے میں تیر چلانے کی ایسی گندی عادت تھی کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔

ایک جگہ لکھتا ہے:

> ''خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان (معجزات) دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت

ثابت ہوسکتی۔ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷،خزائن ج ۲۳،ص ۳۳۲)

دوسری جگہ اس سے بھی لمبی چھوڑتے ہو کہا:

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان (معجزات) ظاہر کئے ہیں جو ۳لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸،خزائن ج ۲۲،ص ۵۰۳)

قارئین کرام!

مرزے کی طرف سے تین لاکھ معجزات کا دعویٰ سراسر جھوٹ اور بکواس ہے۔ اس لئے کہ اس نے پورا زور لگا کر بھی جو کل کتابیں لکھیں ان کے صفحات کی تعداد ۱۱۴۸۰ ہے اور ایک صفحہ میں کم از کم ۲۴۰ سے لے کر ۳۰۰ تک الفاظ ہونے چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ جتنے معجزات کا اس نے دعویٰ کیا اتنی تعداد میں تو وہ کتابوں کے صفحات نہ لکھ سکا۔ اور اگر اس کی کل عمر کے دن شمار کئے جائیں تو وہ تقریباً ۲۵۰۰۰ بنتے ہیں۔ اس حساب سے اگر وہ پیدا ہونے سے لے کر اپنے مرنے تک ہر روز دس (۱۰) معجزات بھی دکھاتا تو عمر بھر ۳لاکھ معجزات نہ دکھا سکتا۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو مرزے کے دعوے اور عمر کے لحاظ سے لازم تھا کہ وہ ہر روز ۸۸۹۳ معجزات دکھاتا۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ کوئی بڑا معجزہ تو بڑا رہا وہ عمر بھر کوئی چھوٹا معجزہ بھی نہ دکھا سکا۔

مرزے کی خبرِ مَایَکُونُ کا جھوٹا ثابت ہونا:

یاد رہے اگر کوئی نبی آنے والے وقت کی کوئی خبر دے اور وہ حرف بحرف ویسے ہی ثابت ہو جائے تو یہ بھی اس کا معجزہ کہلاتا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جنگ بدر کے موقع پر ایک دن پہلے خبر دی تھی کہ فلاں کافر ادھر مرے گا اور فلاں ادھر اور تو یہ خبر ما یکون بعینہٖ پوری ہوئی تھی۔

اور ادھر تین لاکھ والے بڑے بڑے معجزات کے مدعی کا حال یہ ہے کہ اس نے جتنی بھی پیش گوئیاں کیں سب کی سب جھوٹی نکلیں۔ ان میں چند ایک ملاحظہ ہوں:

مرزا غلام قادیانی نے پیش گوئی کرتے ہوئے کہا تھا۔

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں''۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص۵۹۱)

مکے یا مدینے میں مرنا تو دور کی بات اسے عمر بھر وہاں جانا ہی نصیب نہیں ہوا۔

یہ مرا لاہور میں تھا پھر بذریعہ ٹرین اسے قادیان لا کر دفن کر دیا گیا۔''

مئی ۱۹۰۴ء میں مرزا کی بیوی نصرت جہاں بیگم حاملہ تھی تو اس وقت مرزے نے پیش گوئی کی کہ:

''شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔'' (تذکرہ ص ۵۱۳)

مگر مرزے کی اس پیشگوئی کے بعد ۲۶ جون ۱۹۰۴ء کو لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ ثابت ہوا کہ مرزا غلام قادیانی نبی ہرگز نہیں تھا کیونکہ وہ صاحب معجزہ نہیں تھا۔ ہاں مگر وہ کذاب و دجال ضرور تھا کیونکہ یہ اصول اس نے خود لکھا ہے کہ:

> ''پھر اگر ثابت ہو کہ میری ۱۰۰ پیشگوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔''
>
> (خزائن ج ۱۷، ص ۴۶۱، حاشیہ اربعین نمبر ۲، ص ۲۵ حاشیہ)

نوٹ:

مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیوں پر مزید اطلاع پانے کیلئے راقم کی کتاب امیر کاذبان مرزئے قادیان'' کے صفحہ ۲۰۶ تا ۲۴۸ کا مطالعہ کریں، وہاں ہم نے مرزا کی بیس (۲۰) جھوٹی پیش گوئیوں کی نشاندہی کی ہے۔

نبوت کی آٹھویں شرط

ذکورۃ یعنی نبی کا مرد ہونا:

نبوت کی آٹھویں شرط، ذکورۃ یعنی مدعی نبوت کا مرد ہونا ہے، کیونکہ کبھی بھی کسی عورت کو نبوت نہیں دی گئی۔اسی بابت قرآن مجید میں فرمایا گیا:

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا

''اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے۔''

(سورۃ یوسف ۱۰۹، ترجمہ کنزالایمان)

نبراس میں ہے:

شرط الجمهور فی النبی الذکورة

جمہور نے نبی میں مرد ہونے کی شرط قرار دی ہے۔''

(ص ۴۳۰)

المعتقد المنتقد میں ہے:

ومنه الذکورة

''اور نبوت کی شرائط میں سے مرد ہونا بھی ہے۔'' (ص ۲۱۹)

مسایرہ میں ہے:

شرط النبوة الذکورة

''نبوت کی شرط مذکر ہونا بھی ہے۔'' (ج ۲، ص ۷۹)

اور تفسیر قرطبی میں ہے:

لم یبعث الله نبیا من اهل البادیة قط ولا من النساء ولا من الجن

''اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کوئی نبی نہ اہل دیہات سے مبعوث کیا

ہے اور نہ عورتوں میں سے اور نہ جنوں میں سے۔''

(ج ۵، جزء تاسع ص ۱۹۳، تحت آیت ۱۰۹، یوسف)

بہارشریعت میں ہے:

''عقیدہ ۲:

''انبیاء سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔''

(حصہ اول (الف) ص ۲۵)

تبیان القرآن میں ہے:

''نبی کا مذکر ہونا شرط ہے۔'' (ج ۱، ص ۵۸۹)

صاحب نبراس اس پہ دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

لایجوز امارۃ المرءۃ اجماعا فکیف یجوز نبوتہا

''جب بالاجماع عورت کی امارت جائز نہیں ہے تو اس کی نبوت کیسے جائز ہوسکتی ہے۔'' (ص ۴۳۰)

عورت کے نبی نہ ہونے کی وجہ:

مسامرہ میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لان الانوثۃ وصف ناقص

''اس لئے کہ عورت ہونا ایک وصف ناقص ہے۔'' (ج ۲، ص ۷۹)

بعض اہل علم نے اس کی بہترین وجہ بیان کی کہ نبوت میں مرد ہونے کی شرط اس لئے ضروری ہے کہ عورتیں ناقص العقل والدین ہوتی ہیں۔ پس اگر عورت کا نبی ہونا جائز رکھا جائے تو نبی کے عقل اور دین کا ناقص ہونا لازم آئے گا اور نبی کے دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے۔ اس لئے کہ جب نبی ہی کی عقل اور دین ناقص ہوگا تو امت کی عقل اور امت کا دین کیسے کامل ہوگا۔ نیز عورت کے لئے پردہ واجب ہے کیونکہ بے پردگی فتنہ ہے۔ لہٰذا اگر عورت نبی ہو تو دو حال سے خالی

نہیں کہ پردہ کرے گی یانہیں۔ اگر وہ پردہ کرے تو اس سے استفادہ کیسے ہوگا؟ نیز نبی کو دیکھے بغیر لوگ صحابی کیسے بنیں گے۔ بغیر دیکھے اور ملاقات کئے صحابیت کا شرف حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر پردہ نہ کرے تو موجب فتنہ ہوگی۔ خصوصاً جب کہ نبی کے لئے ضروری ہے کہ حسین وجمیل اور حسن الصوت یعنی خوش آواز بھی (جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے) تو ایسی صورت میں حسین وجمیل اور خوش آواز (عورت) کا نبی ہونا ہدایت کے بجائے فتنہ کا دروازہ کھولے گی۔

مرزا غلام قادیانی کا اعتراف کہ وہ مرد نہیں بلکہ عورت ہے:

قاضی یار محمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ آپ گویا عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔'' (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴۔ص ۱۲)

مرزا لکھتا ہے:

''اس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ میرا ذکر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں ص ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح وہیں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔'' (کشتی نوح ص ۶۸، خزائن ج ۱۹، ص ۵۰)

دوسرے مقام پہ کہا:

''میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ سے انثیت (عورت ہونے) کا مادہ مجھ سے بکلی رنگ کر دیا۔''

(حیات احمد ص ۷۷، حیات النبی ج ۱، ص ۵۰، یعقوب قادیانی)

پھر کہا:

''بابو الٰہی بخشش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲، ص ۵۸۱)

مرزا غلام قادیانی کے ان اعترافات سے جب یہ ثابت ہو چکا کہ وہ مرد نہیں بلکہ مادۂ عورت سے بھرپور تھا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نبی ہرگز نہ تھا۔

نبوت کی نویں شرط

نبی کی بیوی کا زانیہ نہ ہونا:

نبوت کی نویں شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کی بیوی بدکار اور زانیہ نہ ہو، اس لئے کہ بیوی کے زانیہ ہونے کی وجہ سے شوہر کو شرمندگی اور لوگوں کی طرف عارو تحقیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گویا وہ لوگوں کی نظر میں گر جاتا ہے۔ بلکہ اس کا اثر اس کی اولاد میں بھی ہوتا ہے، لوگ ان کو بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں، حالانکہ جو نبی ہوتا ہے رب تعالیٰ اس کو اس طرح کی ہر قسم کی عاروتحقیر وغیرہ کی پریشانی سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ انہیں ہر لحاظ سے معزز ومکرم رکھتا ہے تاکہ لوگ اس سے تنفر نہ اختیار کریں اور نہ ہی اسے حقیر جانیں بلکہ اس کی بے مثل عزت واکرام کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے قریب آئیں تاکہ اس سے وحی ورسالت کا پیغام سن سکیں اور راہِ راست پر گامزن ہوسکیں۔

اسی لئے علماء عقائد فرماتے ہیں:

بل والازواج ایضا کما رائت التصریح به والدلیل هو نفی التعییر

''بلکہ نبی کی بیویوں کا بھی بدکاری سے پاک وسلامت ہونا شرائط نبوت سے ہے جیسا کہ میں نے اس کی تصریح دیکھی ہے اور اس کی نبی سے شرمندگی کی نفی کرنا ہے۔''

(المعتمد المستند ص۲۲۱، از امام احمد رضا خان m)

امام اہلسنّت ابومنصور محمد بن محمد ماتریدی m فرماتے ہیں:

لان الانبیاء علیهم السلام عصموا عما یوجب علیهم العار والشنار و الزوج یعیر بزنا زوجته

وفراشه وفیه توهم التهمة فی اولادهم

''اس لئے کہ رب تعالیٰ انبیاء f کو ایسی ہر بات سے محفوظ رکھتا ہے کہ جو ان پر عار اور عیب کا موجب بنے اور شوہر اپنی بیوی کی زنا کاری و برے فرش بننے سے شرمندگی محسوس کرتا ہے اور اس میں ان کی اولاد میں بھی تہمت کا وہم ہے۔''

(تفسیر ماتردیدی ج۱۰،ص۹۷)

امام طبرانی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

لانها عیب یرجع الی الزوج فینفر الناس عنه

''اس لئے کہ (بیوی کا بدکار ہونا) ایک ایسا عیب ہے جو شوہر کی طرف لوٹتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس سے دور بھاگتے ہیں۔'' (تحت آیت ۱۰ سورۃ تحریم)

تفسیر ابن کثیر میں فرمایا:

فان نساء الانبیاء معصومات عن الوقوع فی الفاحشة بحرمة الانبیاء

''بے شک نبیوں کی بیویاں بدکاری کے ارتکاب سے محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ بوجہ انبیاء کی حرمت کے (تحت آیت مذکور)

کسی بھی سچے نبی کی بیوی زانیہ نہیں ہوئی:

دنیا میں رب تعالیٰ کے جتنے بھی سچے نبی آئے ہیں کسی کی بھی بیوی زانیہ نہیں ہوئی، دیگر عیوب کی طرح رب تعالیٰ نے انبیاء کرام f کو اس عیب سے بھی محفوظ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام j سے لے کر آج تک تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت نوح اور حضرت لوط e کی بیویوں کے بارے جو قرآن مجید میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:

امرأت نوح وامرأت لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاھما

''نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوارقرب (مقرب) بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی۔'' (تحریم: ۱۰ ترجمہ کنزالایمان)

اس خیانت اور دغا سے مراد زنا کاری ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد یا تو کفر ہے۔ جیسا کہ تفسیر قرطبی وغیرہا میں فرمایا کہ:

''فخانتاھما قال عکرمة والضحاك بالکفر

''حضرت عکرمہ اور ضحاک فرماتے ہیں کہ ان دونوں عورتوں نے کفر کر کے خیانت کی۔'' (ج جزء ص)

حضرت ابن عباس h فرماتے ہیں کہ:

''حضرت نوح d کی بیوی کی یہ خیانت تھی کہ وہ لوگوں سے کہا کرتی کہ نوح مجنوں (پاگل ہے) اور حضرت لوط d کی بیوی کی یہ خیانت تھی کہ وہ آپ کے مہمانوں کی آمد کے بارے لوگوں کو بتا دیا کرتی تھی۔ (ایضاً)

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

فخانتاھما ای فی الایمان لم یوافقاھما علی الایمان ولا صدقاھما فی الرسالة

''پس ان دونوں عورتوں نے دغا کیا یعنی ایمان میں، کیونکہ ایمان لانے میں وہ حضرت نوح ولوط e کے ساتھ متفق نہ ہوئیں نہ ان کی رسالت کی تصدیق کی۔'' (تحت آیت نمبر ۱۰ تحریم)

تفسیر جیلانی میں ہے:

"فخانتاھما" تلکما المراتان بالنفاق

''پس ان دونوں عورتوں نے ان سے منافقت کر کے خیانت کی۔'' (ج۵،ص ۳۳۳)

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عباس حبرالامہ i نے اس بارے اپنا فتویٰ اور فیصلہ بایں الفاظ صادر فرمایا کہ:

لم تزن امرأة نبی قط ولا ابتلی فی نسائه بالزنا

''کبھی بھی کسی نبی کی بیوی نے زنا نہیں کیا اور نہ ہی کسی نبی کو اس کی بیویوں میں بارے زنا کے ساتھ آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔'' (تفسیر بحر محیط ج۸،ص ۴۱۴)

یہ حدیث ان تفاسیر میں بھی موجود ہے:

تفسیر کبیر ج۱۰ ص ۵۷۵، قرطبی ج۱۸، ص۱۷۸، درمنثور ج۸، ص ۲۱۳، بغوی ج ۴،ص ۴۳۱، کشاف ص ۱۴۰۵، ماتریدی ج۱۰،ص ۹۷، روح المعانی ج ۱۴،ص ۲۴۱، مظہری ج ۷،ص ۱۶۸، صاوی ج ۶،ص ۲۱۹۶، تفسیر رضوی ج ۴، ص ۲۴۳، جمل ج۸، ص ۵۲ ،نور العرفان ۸۹۶، تبیان القرآن ج۱۱، ص ۱۳۳، ضیاء القرآن ج ۵،ص ۳۰۶،تفسیر ابن عباس ۵۶۱۔

سورۃ تحریم کی آیت نمبر ۱۰ کے تحت ہی اس حدیث کو ان تفاسیر میں بھی نقل کیا گیا:

تفسیر طبری، تفسیر سمرقندی، المحرر الوجیز، تفسیر ابن جوزی، تفسیر عبدالسلام، تفسیر خازن، تفسیر غرائب القرآن، تفسیر الجواہر الحسان، تفسیر اللباب لابن عادل، تفسیر التسہیل، تفسیر اضواء البیان، تفسیر النہر الماد، تفسیر تیسر التفسیر لاطفیش، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الہدایۃ، مختصر ابن کثیر، تفسیر الوسط، تفسیر التحریر والتنویر وغیرہا۔

مرزائی تفسیر بیان القرآن میں ہے:

''اور ان عورتوں کی خیانت سے مراد ان کا کفر یا نفاق ہی ہے اور راغب نے خیانت اور نفاق کو ایک ہی کہا ہے۔ اور یہاں نفاق ہی معنی لئے ہیں۔'' (ج ۳،ص۱۳۹۱)

یہی مضمون شیعہ تفاسیر میں بھی موجود ہے ملاحظہ ہو:

تفسیر قمی مترجم میں ہے:

''عن ابن ابراہیم فرماتے ہیں فخانتا سے مراد یہ نہیں ہے کہ انہوں نے زنا کیا یا وہ کوئی فحشہ تھیں تا کہ ان پر حد قائم ہوئی۔'' (ج ۴،ص ۵۳۷)

تفسیر طبرسی میں بھی ''فخانتا'' کے تحت حضرت ابن عباس h کا مذکور قول نقل کیا کہ:

وما بغت امرأة نبي قط

(تحت آیت ۱۰ تحریم)

یونہی تفسیر الاعظم میں بھی نقل کیا گیا۔

اور تفسیر غریب القرآن میں ہے۔

وما زنت امرأة نبي قط

(تحت آیت ۱۰ سورۃ تحریم)

اوراس بات پر جمیع مفسرین کا اجماع ہے:

قارئین کرام!

جب آپ نے اپنے پرائیوں کی درجنوں تفاسیر سے یہ پڑھ لیا کہ کسی بھی سچے نبی کی بیوی زانیہ نہیں ہوسکتی تو اب یہ بھی پڑھتے جایئے کہ یہ صرف دس بیس مفسرین کا ہی موقف نہیں ہے بلکہ اس پر ساری امت کا اجماع ہے۔

تفسیر قرطبی اور تفسیر البحر المحیط میں ہے:

وھذا اجماع من المفسرین

''اور یہ مفسرین کی جانب سے اجماع ہے۔''

(ج ۱۸، ص ۱۷۸، ج ۸، ص ۴۱۴)

مرزا غلام قادیانی کے نامرد اور اس کی بیوی کے بدکردار ہونے کے شواہد:

مرزا بشیر الدین لکھتا ہے:

''والدہ صاحب نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت (مرزا قادیانی) نے انہیں (پہلی بیوی) کو کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا ہوتا رہا۔ اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے اس لئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گناہگار ہوں گا۔ اس لئے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔'' (سیرت المہدی ج ۱، ص ۳۰)

مرزا کے الفاظ ''آج تک تو جس طرح ہوتا رہا'' ہوتا رہا قابل توجہ ہیں:

مرزا غلام قادیانی خود لکھتا ہے:

''ایک ابتلاء مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ باعث اس کے میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا...... میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا...... کہ آپ کہ بباعث سخت کمزوری اس لائق نہ تھے......(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۲۴)

ایک جگہ لکھا:

''اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض

لوگوں نے افسوس کیا کیوں کہ میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مجھے خط لکھا تھا جو اب تک موجود ہے کہ آپ کو شادی نہیں کرنی چاہئے تھی ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلاء پیش آئے مگر باوجود ان کمزوریوں کے مجھے پوری قوت وصحت اور طاقت بخشی اور چار لڑے عطا کئے۔''

(نزول المسیح ص۲۰۹،خزائن ج۱۸،ص۵۸۷)

مرزا قادیانی اپنے خلیفہ نور الدین بھیروی کو خط لکھتے ہوئے کہتا ہے:

''جس قدر ضعفِ دماغ کے عارضے میں یہ عاجز مبتلا ہے مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یہی یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔'' (مکتوبات احمد ج۲،ص۲۷،طبع جدید ربوہ)

مرزا کے الفاظ ''مدت تک مجھے یہی یقین رہا کہ میں نامرد ہوں'' قابل غور ہیں۔

مرزا غلام قادیانی کے پہلے خلیفہ ''حکیم نور الدین'' کے مرزا کی فیملی خاص کر اس کی بیگم کے ساتھ کافی کلوز تعلقات تھے۔ اس بابت حکیم نور الدین کے اپنے الفاظ ملاحظہ ہیں وہ کہتا ہے:

(مرزا صاحب کی بیگم) بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں بار میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔''

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین ص۷،از اکبر شاہ خان قادیانی)

قارئین کرام!

آپ نے مرزا کی اپنی عبارات پڑھیں وہ خود کہتا ہے کہ دوسری شادی

کے وقت وہ انتہائی بوڑھا اور کمزور بھی ہو چکا تھا اور ایک مدت تک قوت مردانگی کالعدم ہونے کی وجہ سے خود کو نامرد یقین کرتا رہا۔ پھر حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کی جو ایک مدت تک نامرد رہنے والا ہے کی دوسری شادی ۱۸۸۶ء میں ہوتی ہے اور ۱۸۸۶ سے لے کر ۱۹۰۴ تک مسلسل ۱۰،۱۱ بچے بھی ہوتے رہتے ہیں۔

مرزا غلام قادیانی کے اعترافی بیانات کی روشنی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس ۱۵ یا ۱۸ سالہ دوسری بیوی کی اولاد کسی خاص کرشمے کا نتیجہ یا کسی قریبی نام نہاد صحابی یا ہمسائیگی میں رہنے والے کسی ہمسائے وغیرہ کی مہربانی تھی کہ دھڑا دھڑ بچے پیدا ہوتے رہے۔

اسی ضمن میں مرزا غلام قادیانی کے گھر کے فرد اور پہلے خلیفہ اور اس کے ہم نوالہ و ہم پیالہ حکیم نور الدین کے یہ الفاظ بھی پیش نظر رہیں کہ اس کے بارے مرزا صاحب کی بیوی اکثر ان محبت بھرے الفاظ سے اپنائیت کا اظہار کرتی رہی کہ:

''میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔''

ارے واہ! بیوی کسی کی اور لونڈی کسی کی۔ اسے کہتے ہیں:

''دال میں کچھ کچھ نہیں بلکہ ساری دال ہی کالی ہے۔''

ان سارے حقائق سے ثابت ہوا کہ جب مرزا خود نامرد تھا تو پھر دھڑا دھڑ بچوں کا پیدا ہونا، ثابت کرتا ہے کہ جیسے وہ خود بدکار تھا ویسے اس کی بیوی بھی بدکردار اور زانیہ تھی۔ اور یہ اس بات پر دلیل بین ہے کہ مرزا ہرگز ہرگز نبی نہ تھا کیونکہ کسی بھی سچے نبی کی بیوی زانیہ نہیں ہوسکتی۔

تردید روافض:

زیر بحث شرطِ نبوت کے ضمن میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رد مرزائیت کے ساتھ ساتھ رافضیت پر بھی مختصراً کلام کر دیا جائے۔

قارئین کرام!

ہم نے بالقصد اہلسنت کی درجنوں تفاسیر کے ساتھ ساتھ اغیار کی تفاسیر کے حوالے بھی نقل کیے کہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا کہ نبی کے نکاح میں آنے والی کوئی عورت بدکردار وزانیہ ہو، اس لئے کہ یہ نبوت کی شرائط میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ اور شرط کے بارے معروف ومشہور قاعدہ ہے کہ **اِذَافَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ** یعنی جب شرط فوت ہوتی ہے تو مشروط بھی فوت ہو جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اگر کسی چیز کی شرط کی نفی ہو جائے تو اس چیز کی بھی نفی ہو جاتی ہے بالفاظ دیگر اگر یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں نبی کی بیوی زانیہ ہے تو اس کا دعویٰ نبوت خود بخود ختم ہو جائے گا۔

اس لئے ان روافض بے ایمانوں کو خوفِ خدا سے کام لینا چاہئے جو ہمارے نبی محمد عربی ﷺ کی بعض بیویوں کے متعلق ایسا نجس عقیدہ رکھتے ہیں اور بواسیر والے منہ سے ایسی بکواس کرتے ہیں۔ کیا وہ جانتے نہیں کہ ان کی اس بکواس کی وجہ سے امام الانبیاء ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کی نبوت و رسالت کی حقانیت پہ انگلیاں اٹھیں گی؟؟؟

اور پھر ہٹ دھرمی دیکھیں کہ یہ بکواس بھی اس عفت مآب سیدہ طیبہ، طاہرہ، راضیہ، مرضیہ، عالمہ، فاضلہ، فقیہ، مفسرہ، صدیقہ اُمّ المومنین k کے بارے کرتے ہیں کہ جن کی پاکی بیان کرنے کے لئے رب تعالیٰ نے دس (۱۰) سے زائد آیات قرآنیہ نازل فرمائیں ہیں۔

دعوت فکر وایمان:

ایسے بدباطن وبے ایمان لوگوں کو ہم دعوت فکر و ایمان دیتے ہوئے کہتے ہیں نادانوں اس بابت ہماری نہیں تو کم از کم رب تعالیٰ کی مان لو۔ قرآن مجید کی مان لو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مان لو۔

اہل بیت کے چشم و چراغ، حَبرالامۃ ترجمان القرآن حضرت ابن عباس i کی مان لو (اور لازمی بات ہے کہ آپ نے جوفتویٰ وفیصلہ دیا اور قرآنی الفاظ ''فخانتاھما'' کی تفسیر کی وہ خود سے تونہیں کی ہوگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر ہی کی ہوگی)

اور کچھ نہیں تو اپنے بڑوں کی ہی مان لو، کیونکہ اس حوالے سے ہم تمہارے بھی مستند ومعتبر چار (۴) مفسرین کی گواہیاں پیش کر چکے ہیں۔

اور اگر کوئی ان حقائق کے باوجود ''میں نہ مانوں'' کی ضد پہ اڑا رہے تو سنیے اس کے بارے ہمارے اسلاف یہ فیصلہ دے گئے ہیں:

''ولعمری لایکادیقول بذلك الاابن زنا

اور مجھے میری عمر کی قسم یہ بات (یعنی کسی سچے نبی کی بیوی کی طرف بدکاری کی نسبت کرنا) کوئی نہیں کرتا سوائے اس کے جوخود زنا کی پیداوار ہو۔

(تفسیر روح المعانی ج ۱۴، ج ۲۷، ص ۱۴۲)

امام برحق ملاعلی قاری m فرماتے ہیں:

فمن شھد علیھا بالزنا فھو ولد الزنا ولا یخفی ان من قذفھا بالزنا فھو کافر بالایات القرآنیۃ الواردۃ فی براءۃ ساحتھا

''پس جوکوئی آپ (حضرت صدیقہ عفیفہ k) کی طرف زنا کی نسبت کرے وہ خود ہی ولدالزنا ہوتا ہے (یعنی ایسا کرہی وہ سکتا ہے جوخود حرامی ہو) اور اس میں کوئی خفانہیں کہ وہ ان قرآنی آیات کا انکار کرنے والا ہے جو آپ کی پاکی میں نازل ہوئیں ہوں۔'' (شرح فقہ اکبر ص ۱۱۰، ۱۱۱)

نبوت کی دسویں شرط

نبی کی کمائی کا پاک وحلال اور ذریعۂ معاش کا معزز ہونا:

نبوت کی دسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت کی روٹی روزی حلال اور ذریعہ معاش معزز ہو، اس لئے کہ حرام اور گھٹیا ذریعہ معاش ہونا طعن وتشنیع اورتحقیر وتنقید کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ انبیاء کرام f کو ایسے تمام عیوب سے محفوظ رکھتا ہے۔اس لئے قرآن مجید میں فرمایا:

یاایہا الرسل کلوا من الطیب واعملوا صالحا

''اے پیغمبرو پاکیزہ کھاؤ اور اچھا کام کرو۔''

(ترجمہ کنزالایمان سورہ مومنون:۵۱)

مرزاغلام قادیانی کا بیٹا مرزا بشیرالدین اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''(اور ہم نے کہا) اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ و مناسب حال عمل کرو۔'' (تفسیر صغیر ص۳۴۹)

حضرت امام رازی m من الطیبات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ففیه الوجهان الاول انه الحلال و قیل طیبات الرزق حلال و صاف و قوام فالحلال الذی لایعصی الله فیه والصافی الذی لاینسی الله فیه والقوام مایمسك النفس ویحفظ العقل الثانی المستطاب

''پس اس میں دو وجہیں ہیں۔اول یہ کہ اس سے مراد ہے حلال اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ رزق کی طیبات سے مراد یہ ہے کہ وہ حلال، صاف اور قوام ہو، پس حلال وہ ہے کہ جس

میں کھانے والا رب تعالیٰ کی نافرمانی نہ کر رہا ہو، اور صافی وہ ہے کہ کھاتے ہوئے رب تعالیٰ کو نہ بھول جائے اور قوام وہ ہے کہ جس کہ ذریعہ نفس رکا رہے اور عقل محفوظ ہو اور دوسرا یہ کہ اس سے مراد ہے کہ وہ رزق اچھا (یعنی معزز و لذت دہ ہو)

(تفسیر کبیر ج۸،ص۲۸۱)

قادیانی مفسر محمد علی اس کے تحت لکھتا ہے:

''اور یا یہ حکایت کے طور پر ہے کہ ہر رسول سے اس کے زمانہ میں یوں ہی خطاب ہوا تھا۔'' (تفسیر بیان القرآن ج۲،ص۹۴۵)

عقائد کی مستند و مشہور کتاب ''المسامرۃ'' میں ہے:

(دناءة الصناعة كالحجامة) لان النبوة اشرف مناصب الخلق مقتضية لغاية الاجلال اللائق بالمخلوق فيعتبر لها انتفاء ماينا في ذلك

(اور نبوت کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ) وہ مدعیٔ نبوت گھٹیا کام سے سلامت ہو، جیسے حجامت کرنے کا کام، اس لئے کہ نبوت مخلوق کے مراتب میں سے سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے جو تقاضا کرتا ہے کہ اس انتہائی درجے کی بزرگی کا جو اس کے لائق ہے۔ اس وجہ سے اس کے لئے اعتبار کیا جائے گا ہر اس چیز کی نفی کا جو اس کے منافی ہو۔ (یعنی ہر وہ چیز جو رتبہ نبوت کے لائق نہ ہو اس کا منتفی ہونا ضروری ہے)۔''

(ج۲،ص۸۰)

المعتقد المنتقد میں ہے:

ومنه: النزاهة في الاكتساب اي: التباعد عن

دناءة الصناعة كالحجامة وكل مايخل بحكمة البعثة لانه يوجب عدم الاتباع و تنفر الطباع فتنزيههم عن ذلك واجب والنبوة اشرف مناصب الخلق مقتضية لغاية الاجلال اللائق بالمخلوق فيعتبر لها انتفاء ماينا فی ذلك

''اور نبوت کی شرائط میں نزاہت فی الاکتساب بھی ہے، یعنی گھٹیا کام سے دور رہنا جیسے حجامت اور ہر اس کام سے دور رہنا جو بعثت کی حکمت میں خلل ڈالنے والا ہو۔اس لئے کہ ایسا کام عدم اتباع اور طبعتوں کے تنفر کا موجب ہوتا ہے اور نبوت مخلوق کے رتبوں میں سے سب سے اعلیٰ رتبہ ہے، جو اس انتہائی بزرگی کا تقاضا کرتا ہے کہ جو مخلوق کے لائق ہے۔ اس لئے اس کے لئے اعتبار کیا جائے ہر اس چیز کے منتفی ہونے کا جو اس کے منافی ہو۔'' (ص ۲۲۰)

تفسیر تبیان القرآن میں ہے:

''جو پیشے لوگوں میں معیوب سمجھے جاتے ہوں جیسے حجامت بنانا نبی ایسے پیشے نہ کرتا ہو، کیونکہ نبوت مخلوق میں سب سے زیادہ عزت کا منصب ہے تا کہ لوگ اس کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ اس لئے وہ وقار کے منافی کسی متبذل پیشے میں نہ ہو۔'' (ج۱،ص۵۸۹)

مرزا غلام قادیانی کی حرام خوری اور گھٹیا ذریعہ معاش کے نمونے:

قارئین کرام!

اگر آپ مرزا کی تحریرات اور اس کی سوانح پڑھیں تو بآسانی اس نتیجے پر

پہنچ جائیں گے کہ مرزا نے بد اقوالی و بداعتقادی کے ساتھ بد افعالی وحرام کاری و حرام خوری میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، وہ کون سا حرام طریقہ اور ذلت و دناءت والا ذریعہ ہے کہ جس کے ذریعے مرزا نے مال حرام نہ کھایا ہو؟

بہرحال آیئے اس کی حرام خوری اور گھٹیا ذریعہ معاش و ذلیل روٹی روزی کے چند ایک نمونے ملاحظہ کریں۔

روزی کمانے کے لئے مرزا نے چوڑوں کی پیری مریدی کی:

مرزے کا بیٹا کہتا ہے کہ:

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ میں نے سنا کہ مرزا امام الدین اپنے مکان میں کسی کو مخاطب کر کے بلندآواز سے کہہ رہا تھا کہ بھئی (یعنی بھائی) لوگ (حضرت صاحب کی والدہ کی طرف اشارہ تھا) دکانیں چلا کر نفع اٹھا رہے ہیں ہم بھی کوئی دکان چلاتے ہیں۔ والدہ فرماتی تھیں کہ پھراس نے چوہڑوں کی پیری کا سلسلہ جاری کیا۔''

(سیرت المہدی ج۱،ص۲۸)

اندازہ لگائیں کہ مرزا نے بیعت جیسے مقدس دینی شعبے کو بھی اپنی دکانداری کا ذریعہ بنایا ہوا تھا۔

مرزا غلام قادیانی کا دعا کرنے کے لئے رشوت اور بھاری نذرانے وصول کرنا:

اورتو اورمرزا غلام قادیانی دعاء جیسی عبادت بلکہ مغزعبادت پربھی رشوت اور بھاری نظرانے بٹورنے سے اجتناب نہیں کرتا تھا اس پر دو حوالاجات ملاحظہ ہوں۔

ا۔ مرزا کو کسی آدمی نے کسی امیر کبیر آدمی کے لئے اولاد کے لئے دعا کرنے کا کہا تو جواباً مرزا نے کہا: ''جب آدمی کسی کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کے لئے ان دو باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہوتا ہے یا تو اس شخص کے ساتھ اس کا کوئی ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہو کہ اس کی خاطر دل میں ایک خاص درد ہو اور گداز پیدا ہو جائے جو دعا کے لئے ضروری ہے یا اس شخص نے کوئی ایسی دینی خدمت کی ہو کہ جس پر دل سے اس کے لئے دعا نکلے مگر یہاں نہ تو ہم اس شخص کو جانتے ہیں اور نہ اس نے کوئی دینی خدمت کی ہے کہ اس کے لئے ہمارا دل پگھلے۔ پس آپ جا کر اسے یہ کہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے ایک لاکھ روپیہ دے یا دینے کا وعدہ کرے پھر ہم اس کے لئے دعا کریں گے۔ (سیرت المہدی ج ا، ص ۲۳۸)

یونہی ایک بندے نے مرزا کو اپنے بیمار بیٹے کی صحت یابی کے لئے دعا کا کہا تو جواب میں مرزا نے کہا:

> ''(اسے) جواب لکھ دیں کہ خدا کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یہ کبھی نہیں ہوا ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتیں ہیں، خدا کے مقابلہ میں کسی کا زور نہیں اگر وہ رئیس (دعا کروانے کا طلب گار) ایسا ہی بے دل ہے تو چاہئے کہ اس سلسلہ کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقدر کر لے جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس سے اطلاع اور یاد دلاتا رہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ج ۲۵، ش ۲۴۶، مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷)

مرزا قادیانی کا سودی پیسہ بٹورنا:

مرزا کہتا ہے:

''ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا (سود کا) روپیہ اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا جاوے یہ بالکل صحیح ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے، اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔'' (ملفوظات ج ۴، ص ۳۶۸)

قارئین کرام!

مرزا کی جانب سے سودی وحرام مال بٹورنے کا یہ بہانہ ''عذرِ گناہ از بدتر گناہ'' کے قبیل سے ہے ورنہ دین اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا نہ ہی اس کی تائید وتحسین کرتا ہے کہ راہِ خدا میں حرام مال خرچ کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ:

ان اللہ طیب لایقبل الاطیبا

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک و حلال ہی قبول فرماتا ہے۔'' (صحیح مسلم ۱۰۱۵، ترمذی ۲۹۹۸)

استنجے والے مٹی کے ڈھیلے اور مرزے کا شوق:

مرزا قادیانی کو شیرینی کا بہت شوق تھا اور اسے عرصۂ دراز سے بول (پیشاب کے مسلسل قطرے آنے کی بھی) شکایت تھی۔ معراج الدین قادیانی لکھتا ہے کہ:

''(استنجاء کے لئے مٹی کے ڈھیلے اور (کھانے کے لئے) گڑ کے ڈھیلے بھی ایک ہی جیب میں رکھتے تھے۔'' (مسیح موعود

کے حالات از معراج الدین عمر تتمہ براہین احمدیہ حصہ اول ص ۶۷)

مرزا کی مفلوج الحالی سے یہی لگتا ہے کہ مرزا اکثر اوقات گڑ کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیتا ہوگا اور مٹی کے استنجا والے ڈھیلے کھا لیتا ہوگا۔

جس کی دلیل یہ ہے کہ مرزے کا حافظہ انتہائی کمزور تھا۔ وہ خود کہتا ہے۔

''میرا حافظہ بہت خراب ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ ج ۲،ص ۴۸۳)

''اچھا حافظہ نہیں یاد نہیں رہا۔'' (نسیم دعوت ص ۷۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی کا اپنے دادا کی پینشن اڑانا:

مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے کہ:

''پینشن کی رقم لے کر امام دین مرزے قادیانی کو ساتھ لے کر ادھر ادھر پھراتا رہا اور وہ پینشن کی رقم ختم ہوگئی، وہ بڑا تھا اور مرزا قادیانی چھوٹا تھا۔ بڑی مشکل کے ساتھ مرزا قادیانی کی عمر ۱۸ سال تھی۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۸۱)

اس واقعہ سے جہاں مرزے کا حرام طریقے سے مال کھانا ثابت ہوتا ہے۔ وہاں اس کی عیاشی و بدکرداری بھی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ ادھر ادھر پھراتا رہا کا یہی مطلب نکلتا ہے۔

مرزا قادیانی کا معمولی کلرک کے طور پر گورنمنٹ کی ملازمت کرنا:

نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا قادیانی کے ذریعہ معاش کا یہ حال تھا کہ:

''اس نے تقریباً ۲۴ سال کی عمر میں انگریزی حکومت کے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے آفس میں پندرہ روپیہ ماہانہ پر بحیثیت کلرک سرکاری ملازمت کی تھی۔

مرزا قادیانی نے مختاری کا امتحان دیا جس میں فیل ہوگیا۔ (تفصیل کے

لئے دیکھئے سیرت المہدی ج۱،ص۱۵۶، بروائیت نمبر ۱۵۰)

تنبیہ:

قارئین کرام!

اس میں شک نہیں کہ مزدوری اچھی چیز ہے بری نہیں۔ مگر جب کوئی نبوت کا دعویدار ہوتو اس طرح کا پیشہ اسے ہرگز زیب نہیں دیتا کیونکہ کلرکی کیا ہے کسی کی خدمت نوکری، محکومیت، جبکہ نبی تو اپنے وقت کا مخدوم، اور حاکم ہوتا ہے۔

سو ان سارے حقائق سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا نہ رزق حلال تھا اور نہ ہی اس کا پیشہ و ذریعہ معاش معزز تھا تو جب اس کا رزق بھی حرام ثابت ہوا اور پیشہ بھی غیر محترم تو یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھا کیونکہ نزاہتہ فی الاکتساب نبوت کی شرائط میں سے ہے۔

نبوت کی گیارہویں شرط

نبی کی ذات کا تمام عیوب ونقائص سے پاک وسلامت ہونا:

نبوت کی گیارویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت کا ظاہر اور باطن ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہو، اس لئے کہ ان کی موجودگی سے بھی لوگوں کی طرف سے پیروی نہ کرنا اور نفرت کرنا لازم آتا ہے۔ حالانکہ نبی کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس سے محبت کریں اور اس کی پیروی کریں تاکہ وہ توحید و رسالت کو مان کر دارین میں کامیاب ہوسکیں۔

اسی بابت امام ہمام فرماتے ہیں:

والسلامة من العیوب المنفرة منهم کالبرص والجذام

''اور نبوت کی شرائط میں سے ہے کہ نبی تمام عیوب منفرہ سے پاک وسلامت ہو جیسے برص اور جذام۔'' (مسامرہ ج۲، ص۸۰)

حضرت علامہ فضل رسول بدایونی m فرماتے ہیں:

ومنه النزاهة فی الذات، ای: السلامة من البرص والجذام والعمی وغیر ذلك من المنفرات

''اور نبوت کی شرائط میں سے نزاہتہ فی الذات بھی ہے، یعنی برص، جذام اور اندھے پن وغیرہ تمام نفرت زدہ عیوب سے سلامت ہونا۔'' (المعتقد المنتقد ص۲۲۰)

علامہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

''نبی میں کوئی ایسا جسمانی عیب یا بیماری نہ ہو جس سے لوگ

متنفر ہوتے ہوں جیسے برص اور جذام۔''

(تبیان القرآن ج۱،ص۵۸۹)

مرزا غلام قادیانی ظاہری و باطنی عیوب ونقائص کا مجموعہ تھا:

قارئین کرام!

آپ حضرت آدم d سے لے کر ہمارے محبوب خاتم النبیین نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہر نبی کے سوانح مبارک پڑھ لیں آپ کو یہ بات سب میں مشترک ملے گی کہ جو نبی بھی جس قوم میں بھیجا گیا رب تعالیٰ نے اس قوم کی جمیع خوبیاں بلکہ ان سے بھی کہیں بڑھ کر اس نبی کو عطا فرما کر انہیں اشرف القوم کے منصب جلیلہ پر فائز فرمایا بلکہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء کے خصائل اور مزید اتنے کہ جن کی حد سوائے خدا و مصطفیٰ کے کوئی نہیں جانتا، عطا فرما کر ان کے سرِ انور پر امام الانبیاء کا تاج سجا کر دنیا میں مبعوث فرما دیا۔

خلاصہ کلام یہ کہ رب تعالیٰ جہاں اپنے مبعوث کئے گئے نبی کو خوبیوں کا مرقع بناتا ہے وہاں اسے ہر نقص سے بھی محفوظ وسلامت رکھتا ہے۔

اور ایک انگریز کا خود کاشتہ نبوت کا جھوٹا دعویدار لعین مرزا غلام قادیانی ہے کہ جس میں کوئی خوبی ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے مگر عیوب ونقائص اتنے کہ شائد اس کے سر پر اتنے بال بھی نہ ہوں۔

ننگ انسانیت مرزے کی جسمانی ساخت:

مرزے کے حالات اور اس کے جسم کی ساخت پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پرلے درجے کا گنوار منحوس اور بدصورت انسان تھا، آیئے ہم اس پر چند ایک شواہد پیش کرتے ہیں، لیکن اختصار کے پیش نظر عنوان اور اس کے حوالے پر اکتفاء کریں گے، تفصیل کے لئے اصل ماخذ کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۔ مرزا بالکل گنواروں کی طرح تھا۔(ذکر حبیب ص۲)

۲۔ مرزے کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص۷۷)

مرزا کی تصویر دیکھیں تو آپ بآسانی سمجھ جائیں گے کہ اس کی دائیں آنکھ چھوٹی جو ذرا نیچے اور بائیں آنکھ بڑی جو ذرا اوپر تھی یعنی بھینگا تھا۔

۳۔ مرزے کے ہونٹ موٹے، ڈھیلے اور آگے کو نکلے ہوئے تھے۔ (حیات طیبہ ص۴۷۵ از عبدالقادر قادیانی)

۴۔ مرزا غیر نفیس کھردری فطرت کا مالک تھا۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص۱۶۸)

۵۔ اس کے سر کے بال بے ڈھنگے نہایت کم تھے۔ (ذکر حبیب ص۳۷)

مرزا قادیانی اندرونی و بیرونی بیماریوں کا مجموعہ تھا:

مرزا قادیانی کو اس کثرت سے اندرونی و بیرونی بیماریوں نے گھیرا ہوا تھا کہ اگر ان سب کو شمار کر کے ان کے اسباب و تشخیص اور علاج وغیرہ پہ تحقیق کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ طب اور حکمت پہ ایک ضخیم کتاب نہ ترتیب پا جائے۔ بہر حال آیئے ہم طوالت سے بچنے کے لئے خلاصۃً اس کی بیماریوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

۱۔ دائمی مریض:
(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ص ۴، از مرزا قادیانی)

۲۔ ہمیشہ دردِ سر اور دورانِ سر اور کم خوابی اور تشنج دل کی بیماری کا دورہ کے ساتھ آتی، بیماری ذیابیطس ہے کہ مدت سے دامن گیر ہے۔"
(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ص ۴)

۳۔ تسلسل بول، سوسو دفعہ دن اور رات کو پیشاب آنا۔ (اربعین نمبر ۴، ص ۴)

۴۔ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳)

۵۔ پٹھوں کا کھچاؤ اور سر کا چکرانا۔ (ایضاً ص ۱۳)

۶۔ مراق، غم اور بدہضمی (رسالہ ریویو قادیان ص ۱۰، بابت اگست ۱۹۲۶)
۷۔ خونی قے۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۸۰)
۸۔ تیس برس سے بیماریوں میں گرفتار نسیم دعوت ص ۶۸)
۹۔ دورے کی سختی۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲)
(۱۰) دل گھٹنے کا دورہ اور پیروں کا سرد ہونا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۳۱)

(۱۱) عصبی کمزوری۔ (رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۳۷)
(۱۲) پیر اور بدن کی بے آرامیاں۔ (ایضاً ص ۲۸۷)
(۱۳) درد گردہ کی تکلیف (ذکر حبیب ص ۲۹)
(۱۴) سخت بیماری سے نبض کا بند ہو جانا۔ (سیرت المہدی ص ۲۲۱، حصہ اول)
(۱۵) دماغ کی کمزوری کا حملہ اور بے ہوشی۔ (منظر وصال از صادق قادیانی (مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴)
(۱۶) پاخانے سے تکلیف (خطوط امام بنام غلام ص ۶)
(۱۷) مقعد سے خون آنا اور سخت درد (مکتوبات ج ۵، ص ۸)
(۱۸) ہر روز کئی کئی دست آتے۔ (منظور الٰہی ص ۳۲۲)
(۱۹) سخت دانت درد۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۳۵)
(۲۰) سر گنجا ہو گیا۔)(ذکر حبیب ۳۶۰)
(۲۱) ریزش کا شدید درد (مکتوبات احمدیہ ج ۵، ص نمبر ۲)
(۲۲) کھانسی (ذکر حبیب ص ۱۱۱)
(۲۳) مائی او پیا (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۰۹)
(۲۴) گرمی دانے (ایضاً ص ۱۹۵)
(۲۵) پھنسی یا کاربنکل (ایضاً ۳۲)

(۲۶) سل کی بیماری گئی (ایضاً حصہ اول ص ۴۲)
(۲۷) زبان میں لکنت (ایضاً حصہ دوم ص ۲۵)
(۲۸) چشم نیم باز (ایضاً ج ۲، ص ۷۷)
(۲۹) خارش (ایضاً حصہ سوم ص ۵۳)
(۳۰) جوڑوں کا درد (ایضاً حصہ دوم ص ۲۸)
(۳۱) ٹخنے کا پھوڑا (ایضاً)
(۳۲) ایڑیاں پھٹ جاتی (ایضاً حصہ دوم ص ۱۲۵)
(۳۳) سردی سے خنکی (ایضاً حصہ سوم ص ۴۴)
(۳۴) جگر کا اندرونی ورم (ایضاً ص ۱۰۳)
(۳۵) ضعف بصارت (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷)
(۲) پاگل پن (منظور الٰہی ص ۳۴۸)

قارئین کرام!

آپ اندازہ لگائیں کہ وہ شخص جو بدعقل بھی ہو، بدشکل بھی ہو اور بدنسل بھی ہو اوپر سے درجنوں بیماریوں میں گرفتار ہو جن میں پاگل پن تک بھی شامل ہو اسے بھی نبی بننے کا شوق چڑھا ہوا تھا۔ ہم کہتے ہیں ایسا بندہ نبی تو ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ سچے نبی کا ان عیوب سے پاک ہونا شرط ہے۔ البتہ ایسا آدمی کذاب، دجال اور ڈاکٹروں کی تجربہ گاہ ضرور ہوسکا ہے۔

نبوت کی بارہویں شرط

عدم توریث یعنی نبی کا نہ جائیداد وغیرہ میں خود اپنے والدین سے وارث ہونا نہ اپنی اولاد کو وارث بنانا:

نبوت کی بارہویں شرط عدمِ توریث ہے۔ یعنی جائیداد اور مال و زر میں نہ مدعیٔ نبوت اپنے والدین کا وارث ہوتا ہے اور نہ ان چیزوں کا اپنی اولاد کو وارث بناتا ہے۔ کیونکہ نبیوں کی وراثت مال و زر نہیں بلکہ عرفان وعلم ہوتا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ومعروف حدیث پاک ہے کہ:

انا معشر الانبیاء لانورث ماترکناہ صدقۃ

''بے شک ہم انبیاء کا گروہ کسی کو (دنیاوی مال و دولت کا) وارث نہیں بناتے، ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' (مسلم حدیث ۱۷۵۸)

بخاری شریف میں ہے:

نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث

''ہم انبیاء کا گروہ نہ کسی کے (مال میں) وارث بنتے ہیں نہ ہم کسی کو مال کا وارث بناتے ہیں۔''

(کتاب الخمسن بحوالہ مرزائی پاکٹ بک مرزائی)

مرزا غلام قادیانی اپنے والدین کی جائیداد کا بھی وارث بنا اور اس نے اپنی اولاد کو بھی اپنی جائیداد کا وارث بنایا:

اپنی وراثت کے بارے مرزا دیکھتا ہے کہ:

''لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور میری نسبت شک رکھتے ہیں

کیوں اس زمانہ کے کسی پادری سے یا پنڈت سے میرا مقابلہ نہیں کراتے۔ کسی پادری یا پنڈت کو کہہ دیں کہ یہ شخص درحقیقت مفتری ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہم ذمہ دار ہیں پھر خدا تعالیٰ خود فیصلہ کر دے گا۔ میں اس بات پر راضی ہوں کہ جس قدر دنیا کی جائیداد یعنی اراضی وغیرہ بطور وراثت میرے قبضہ میں آئی ہے بحالت دروغ گو نکلنے کے وہ سب اس پادری یا پنڈت کو دے دوں گا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۸،خزائن ج۵)

مرزا غلام قادیانی کی طرح اس کی اولاد بھی اس کی جائیداد کی وارث بنی تھی۔

مرزائیہ پاکٹ بک میں کسی کی تردید کرتے ہوئے لکھا گیا:

''تمہارا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود کی بیٹیوں کو ورثہ نہیں ملا سفید جھوٹ ہے۔ کاغذات مال اس امر کے گواہ ہیں کہ حضرت اقدس کی دونوں بیٹیوں کو شریعت اسلام کے عین مطابق پورا پورا حصہ دیا گیا اور وہ اپنے اپنے حصوں پر قابض ہیں۔''

(مرزائیہ پاکٹ بک صفحہ ۷۰۰)

چونکہ سچے نبی نہ کسی کے مالی وارث ہوتے اور نہ کسی کو اپنا مالی وارث بناتے ہیں۔تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی ہرگز نبی نہ تھا۔ کیونکہ وہ اپنے والدین کا خود بھی مالی وارث بنا اور اس کی اولاد بھی اس کی مالی وارث بنی۔

نبوت کی تیرہویں شرط

نبی کا کامل العقل ہونا:

نبوت کی تیرہویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہو اور جس زمانے اور جس قوم کی طرف وہ مبعوث کیا جائے پوری قوم مل کر بھی اس کی عقل کی برابری نہ کر سکے اس لئے کہ عموماً ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی زیادہ عقل والا کم عقل والے کی یا بے عقل کی پیروی کرے، اس لئے بھی کہ نبی کا اپنے امتیوں اور متبعین کے مقابلے میں کم عقل والا ہونا یا غبی و بے عقل ہونا طعن وتنقید کا باعث ہے اور رب تعالیٰ انبیاء کرام کو ایسی صفات منفرہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال عقل مبارک:

اسی ضمن میں ذرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل مبارک کی شان بھی ملاحظہ ہو:

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں:

رائت فی احد و سبعین کتابا فوجدت فی جمیعها ان النبی ﷺ ارجح الناس عقلا و افضلهم رأیا

''میں نے اکہتر (۷۱) کتابیں (آسمانی صحیفے) پڑھیں اور تمام میں یہ موجود پایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقل کے لحاظ سے سب سے افضل ہیں۔'' (شفاء شریف ج۱، ص۵۹)

ایک روایت میں ہے کہ:

فوجدت فی جمیعها ان الله تعالیٰ لم یعط جمیع الناس من بدء الدنیا الی انقضائها من العقل فی جنب عقله ﷺ الا کحبة رمل من بین رمال الدنیا

''تو میں نے ان تمام کتب میں یہ موجود پایا کہ بے شک جب سے دنیا بنی اس کے فناء ہونے تک رب تعالیٰ نے جو تمام لوگوں کو عقل عطا فرمائی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل مبارک کے سامنے وہ حیثیت رکھتی ہے جیسے دنیا کے ریت کے ڈھیروں میں سے کوئی ایک ریت کا دانہ ہو۔'' (ایضاً)

آمدم برسر مطلب:

نورالانوار میں ہے:

انه خلق متفاوتا فالا کثرمنهم عقلا الانبیاء والاولیاء ثم العلماء و الحکماء ثم العوام والامراء ثم الرساتیق والنساء و فی کل نوع منهم درجات متفاوتة

''بلاشبہ (قوت وضعف کے اعتبار) عقل متفاوت پیدا کی گئی ہے۔ پس لوگوں میں زیادہ عقل والے انبیاء و اولیا ہیں پھر علماء وحکماء پھر عوام، اور پھر دیہاتی اور عورتیں اور ان میں سے ہر قسم میں بھی درجات مختلف ہیں۔'' (ص۲۸۱)

تمہید ابوشکور سالمی میں ہے:

''عقل کے درجۂ کمال تک صرف انبیاء کرام f ہی پہنچ سکتے ہیں۔'' (ص۴۶)

پھر فرمایا:

''انبیاء وملائکہ سے عقل کا زوال اور قصور ناممکن ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے ہم نے کہا کہ انبیاء کرام f کے حق میں عقل کا زوال اور اس میں قصور اور کوتاہی ممکن نہیں ہے۔ بلوغت

سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔'' (ایضاً ص۴۵)

تبیان القرآن میں ہے:

''عقل اور خلقت کے اعتبار سے نبی اپنے زمانہ میں سب سے کامل ہو۔'' (ج۱،ص۵۸۹)

مرزا غلام قادیانی صرف بے عقل ہی نہیں بلکہ پاگل بھی تھا:

قارئین کرام!

اگر آپ مرزے کی تحریرات اور اس کی سوانح پڑھیں تو آپ پہ یہ عقدہ صاف کھل جائے گا کہ مرزا صرف بے عقل ہی نہیں تھا بلکہ پاگل بھی تھا، جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ اس کو ایک مرض ''مراق'' بھی بڑی شدت سے لاحق رہا اور مراق کا مطلب ہی جنون اور پاگل پن ہوتا ہے۔

مرزا خود اس بیماری کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

''مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور (ایک نیچے کے دھڑ کی) کثرت بول۔''

(رسالہ تشحیذ الاذہان الازہان جون ۱۹۰۴، ج ۲، ڈائری مرزا، اخبار بدر مورخہ ۷ جون ص۵)

''میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا درد زیادہ ہوجاتا ہے۔''

(کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸، از منظور الٰہی قادیانی، اخبار الحکم ج۵، نمبر ۴۰، مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱)

مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ حکیم نورالدین مراق کی تعریف لکھتے ہوئے کہتا ہے:

''چونکہ مالیاخولیا جنون (پاگل پن) کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے اور مالیخولیا مراقی میں دماغ کو ایذا پہنچتی ہے۔ اس لئے مراق کو سر کے امراض میں لکھا ہے۔'' (بیاض حکیم نور الدین جزء اول ص ۲۱۱)

یہ بات دیگر مرزائی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مراق سے مراد پاگل پن ہے:

رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۴ میں لکھا ہے۔

> ''اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔'' (ص ۴)

اور تو اور یہ بات خود مرزا کو بھی تسلیم ہے وہ لکھتا ہے۔

> ''یہ بات تو بالکل جھوٹا منصوبہ ہے اور یا کسی مراقی عورت کا وہم۔'' (حاشیہ کتاب البریہ ص ۲۳۹)

مرزا قادیانی کو مراق کی بیماری لاحق تھی اس پر مزید قادیانی شہادتیں ملاحظہ ہوں۔

قادیانی رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۴۵ میں ہے:

> ''حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔'' (دیکھئے ص ۴۵)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء میں ہے:

> ''حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔'' (دیکھئے ص ۴)

رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۳۷ء میں ہے:

> ''حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دردسر، کم خواب، تشنج دل اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا

صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔''

(دیکھئے ص ۲۶)

اس رسالے کا ایک اور مرزائی مضمون نگار لکھتا ہے:

''مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا۔ اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔''

(ایضاً بابت اگست ۱۹۲۴)، ص ۱۰)

ان حقائق سے ثابت ہوا کہ مرزا صرف بے عقل ہی نہیں تھا بلکہ پرلے درجے کا پاگل بھی تھا۔ تو جب ثابت ہو چکا کہ وہ پاگل تھا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھا۔ کیونکہ پاگل پن اور نبوت کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ جو پاگل ہے وہ نبی نہیں ہو سکتا اور جو نبی ہے وہ پاگل نہیں ہو سکتا۔

قارئین کرام!

مرزا قادیانی کے مفقود العقل و غبی ہونے کو کئی اور طریقوں سے بھی ثابت کیا جا سکتا ہے۔ مگر اختصار کے پیش نظر اسی ایک طریقے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت پاگل پن ہی کی مرض کی وجہ سے کیا تھا:

راقم پچھلے کافی عرصے سے اس بات پر غور کر رہا تھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ بے شمار بیماریوں اور عیبوں کے مجموعے (مرزا قادیانی) نے دعویٰ نبوت کس طرح کر دیا؟ جس کی حالت یہ ہے کہ:

نہ منہ نہ متھا تے جن پہاڑوں لتھا

مطلب یہ کہ کسی بھی بات کا کوئی منہ سر تو ہونا چاہئے اور ادھر حال یہ

ہے کہ نہ شکل، نہ عقل اور دعوئے نبوت کے۔

تو اس سوال کا جواب ابھی بوقت تحریر ہذا (۱۳ اپریل ۲۰۲۲ء، ۱۰ رمضان المبارک رات ۱۲ بج کر پندرہ منٹ پر حاصل ہوا، وہ اس طرح کہ مراق کی تحقیق کے دوران لغت حدیث کی کتاب ''مجمع بحاراالانوار'' کا مطالعہ کر رہا تھا کہ معلوم ہوا کہ مرزا غلام قادیانی نے جو دعوئے نبوت و رسالت کیا وہ مرضِ پاگل پن کی وجہ سے تھا۔ پھر جس کو انگریز اور اسلام دشمن قوتوں نے خوب خوب استعمال کیا۔

آیئے ''مجمع بحارالانوار'' کا وہ مقام آپ بھی باصرہ نواز فرمائیں۔

ملک المحدثین امام لغتِ حدیث محمد طاہر صدیقی گجراتی m متوفی ۹۸۶ھ لفظ ''دجل'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یحتمل ان یراد ادعاء النبوة

''یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد دعویٰ نبوت ہو۔'' (تکملہ مجمع بحارالانوار ج ۵، ص ۴۵۲)

پھر جھوٹے مدعیان نبوت، مسیلمہ، عنسی، مختار ثقفی سجاح تمیمیہ کی نشاندہی کرنے کے بعد فرمایا:

ینشأ لھم عن جنون او سوداء

''یہ دعویٰ نبوت ان کے دماغوں میں پیدا ہوا جنون اور مالیخولیا (یعنی پاگل پن کی بیماری) کی وجہ سے۔'' (ایضاً)

راقم نے جب امام طاہر گجراتی m کی اس تحقیق کو گزشتہ مراق کی بحث کے ساتھ ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مرزا غلام قادیانی نے بھی دعوئے نبوت اپنی بیماری پاگل پن کی وجہ سے ہی کیا تھا۔

نبوت کی چودھویں شرط

نبی کو احتلام کا نہ ہونا:

نبوت کی چودھویں شرط یہ ہے کہ سچے مدعیٔ نبوت کو احتلام نہیں ہوتا۔ کیونکہ عموماً احتلام شیطانی اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے اور انبیاء کرام f ہر حالت میں شیطانی اثرات سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

صحیح مسلم کی حدیث نمبر ۲۸۸ کے تحت حضرت امام نووی m فقہاء کرام کا یہ قول نقل فرماتے ہیں کہ:

قالوا الاحتلام مستحیل فی حق النبیﷺ لانه عن تلاعب الشیطان بالنائم

''وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں احتلام کا ہونا محال ہے۔ کیونکہ یہ شطان کے سونے والے کے ساتھ کھیلنے کی وجہ سے ہوتا ہے (اور انبیاء کرام شیطانی اثرات سے محفوظ ہوتے ہیں)

خصائص کبریٰ میں ہے:

ما احتلم نبی قط

''کبھی بھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا۔'' (ج ۱، ص ۱۲۰، طبرانی معجم کبیر) مدارج النبوت ج ۱، ص ۷۷۔۷۶)

نسائی شریف کے حاشیہ میں ہے:

ان ازواج النبیﷺ لا یقع لهن احتلام لانه من الشیطان لعصمهن منه تکریماله صلی الله علیه وسلم کما عصم منه

''بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے احتلام کا وقوع نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ شیطان کی وجہ سے ہوتا بوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم کے آپ کی بیویوں کو بھی ویسے ہی اس سے محفوظ رکھا گیا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے محفوظ رکھا گیا۔(حاشیہ نسائی ص۴۶)

فتاویٰ رملی میں ہے:

قدذکر الائمة انه لایجوز الاحتلام علی الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام و عللوه لانه من الشیطان وهم معصومون

''ائمہ کرام نے ذکر کیا ہے کہ انبیاء کرام f پہ احتلام کا وقوع جائز نہیں۔ انہوں نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ چونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتا اور انبیاء کرام f اس سے معصوم ہوتے ہیں۔'' (ج۴،ص۳۳۴)

اس پر مرزا غلام قادیانی کی گواہی بھی ملاحظہ ہو:

''ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا۔ آپ (مرزا غلام قادیانی) نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس لئے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔'' (سیرت المہدی، ج۱،ص۱۵۷)

مرزا غلام قادیانی کو احتلام ہوتا تھا:

مرزا قادیانی کی سوانح پہ لکھی گئی کتاب سیرت المہدی میں ہے کہ:

''ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں صاحب نے مجھے بیان کیا کہ حضرت

صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک
سفر میں حضرت صاحب (مرزا غلام قادیانی) کو احتلام ہو
گیا۔'' (ج ۳،ص ۲۴۲)

جب دلائل سے ثابت ہو چکا کہ اللہ تعالیٰ کے سچے انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ مرزا قادیانی کو احتلام ہوتا تھا تو یہ بھی روشن دن کی طرح واضح و ثابت ہوا کہ مرزا غلام قادیانی ہرگز نبی نہ تھا۔

نبوت کی پندرہویں شرط

نبی کا اپنی ساری قوم سے زیادہ بہادر ہونا:

نبوت کی پندرہویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت اپنی ساری قوم سے زیادہ بہادر ہو، اس لئے کہ بہادری کو اعلیٰ خوبیوں میں شمار کیا جاتا ہے اور بزدلی کو عیب شمار کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان جتنا بہادر ہو اتنا ہی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور جتنا بزدل ہو اتنا ہی حقیر سمجھا جاتا ہے اور انبیاء کرام تو ہوتے ہی بلند مرتب و بلند عزت ہیں، پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی ہو اور بہادر نہ ہو۔

نبی کا اشجع القوم (یعنی ساری قوم سے زیادہ بہادر) ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ انسان اگر بہادر نہ ہو تو وہ اپنی عزت آبرو و ملک اور دین کی کیسے حفاظت اور دفاع کر سکے گا؟

اور نبی تو آتا ہی انسانیت کی حفاظت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خاص کر کے دین کی سربلندی کے لئے سب سے زیادہ بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے قول و فعل، دلائل اور ذرائع جہاد کے ذریعے آگے بڑھ کر نہ صرف دین کی حفاظت کرے بلکہ دشمن کے دانت بھی کھٹے کرے۔

نبی کریم ﷺ کی بے مثال شجاعت و بہادری:

دیگر اوصاف حمیدہ کی طرح نبی کریم ﷺ کی شجاعت و بہادری بھی بے مثال ہے۔

حضرت ابن عمر h فرماتے ہیں:

ما رائت اشجع... من رسول اللہ ﷺ

''میں نے نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بہادر نہیں دیکھا۔'' (شفاء شریف، ج۱، ص۹۱)

حضرت علی h فرماتے ہیں:

انا کنا اذا حمی البأس ویروی اشتد البأس واحمرت الحدق اتقینا برسول الله ﷺ فما یکون احد اقرب الی العدو منه

''بے شک جب کبھی جنگ پورے جوبن پر ہوتی اور آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ لیتے تھے۔ آپ سے زیادہ دشمن کے قریب کوئی اور نہ ہوتا۔''
(ایضاً ص ۹۲، مسند احمد ۶۵۴، بن ابی شیبہ ۳۲۶۱۴، الجہاد ۲۵۱، از ابن ابی عاصم)

حضرت عمران بن حصین h فرماتے ہیں:

مالقی رسول اللهﷺ کثیبة الاکان اول من یضرب

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی بھی دشمنوں کے لشکر سے آمنا سامنا نہیں ہوا مگر یہ کہ پہلا وار آپ ہی نے کیا ہے۔'' (ایضاً تخریج الاحیاء ج ۲، ص ۳۱۶، از عراقی، فیض القدیر ج ۵، ص ۱۷۲، از امام مناوی)

جن کے غلاموں میں حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ h اور سیف من سیوف اللہ حضرت خالد بن ولید h جیسے بہادر ہوں ان کی اپنی بہادری کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

مرزا غلام قادیانی پرلے درجے کا بزدل آدمی تھا:

جہاں مرزا قادیانی میں اور بہت ساری خرابیاں اور نقائص تھے وہاں وہ پرلے درجے کا بزدل بھی تھا، آیئے ہم اس کی بزدلی پر چند شواہد پیش کرتے ہیں:

۱۔ مرزا کہتا ہے:

''ایک دن میں نے دیکھا میرے پاس کبوتر ہیں، میں نے کبوتر کو پکڑ رکھا ہے۔ آگے مجھے نظر آئی بلی، میں نے کبوتر کو اٹھا کر کے اپنی بغل میں ڈال کے اوپر سے چادر ڈال کے بوکل بنالی کہ بلی کبوتر پر حملہ آور نہ ہو جائے۔'' (تذکرہ ص ۴۸۳، طبع چہارم)

خود سوچیں جو بلی سے ڈر جائے وہ اپنے دشمن کا مقابلہ خاک کرے گا۔

۲۔ مرزا قادیانی نے اپنے قتل کے خوف سے ساری زندگی حج نہیں کیا، چنانچہ وہ کہتا ہے:

''جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھا دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو حج کر آتے ہیں۔'' (ملفوظات ج۵، ص۲۴۸)

۳۔ مرزا قادیانی نے جب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو مناظرے کا چیلنج دیا جسے انہوں نے قبول کر لیا تو پیر صاحب مرزا کے چیلنج کے موافق لاہور تشریف لائے تو مرزا قادیانی مناظرہ گاہ یا لاہور ہی نہ آیا اور مناظرہ سے راہ فرار کی یہ وجہ بیان کی کہ:

''میں بہرحال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح

گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص (مرزا) واجب القتل ہے تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کسی طرح مناسب ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۲،ص۴۶۱، واقعات صحیحہ ص ۴۹)

۴۔ مرزا نے کورٹ کے محرر سے آئندہ پیش گوئی کرنے سے توبہ کر لی اور اس کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اور ہم تو ایک عرصہ گزر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع بھی کر چکے کہ آئندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ کی پیش گوئی نہیں کریں گے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۲،ص ۳۰۰)

۵۔ مرزا قادیانی نے اپنی حفاظت اور لوگوں کے ڈر سے اپنے مکان پر ایک تنخواہ دار پولیس والا بٹھا رکھا تھا۔ (خلاصہ سیرت المہدی ج ۲،ص ۳۰۰)

۶۔ یونہی اس نے لوگوں کے ڈر سے اپنے گھر کے دروازے پر ایک کتا بھی باندھ رکھا تھا۔ (سیرت المہدی ج ۳،ص ۱۷۔۸۱۶، خلاصہ)

۷۔ جیسا کہ ہم نے دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا اعلیٰ درجے کا بزدل آدمی تھا۔ اس کے باوجود دیکھیں وہ بھڑکیں کیسی مارتا ہے۔ کہتا ہے:

''ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے لیکن سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔'' (ملفوظات ج ۴،ص ۲۸۶)

نتیجہ کلام:

جب ثابت ہو چکا کہ نبی بزدل نہیں بلکہ وہ اشجع القوم ہوتا ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا ہرگز ہرگز نبی نہیں تھا۔ کیونکہ وہ انتہائی بزدل تھا، اس لئے کہ جو نبی ہوتا ہے وہ بزدل نہیں ہوتا اور جو بزدل ہوتا ہے وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

نبوت کی سولہویں شرط

نبی کے حافظہ کا کامل و اکمل ہونا:

نبوت کی سولہویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت کا حافظہ صرف درست نہ ہو بلکہ اس کا حافظہ ایسا کامل و اکمل ہو کہ وہ اس وصف میں بھی اپنی ساری قوم پر فوقیت رکھتا ہو، اس لئے کہ اس نے رب تعالیٰ کی وحی کو سن کر بندوں تک پہنچانا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان نے جو سنا اس میں سے کچھ یا سارا بھول گیا، پھر اس کے الفاظ یا مضمون بھی بھول سکتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ سنی گئی بات میں ایسا ردو بدل ہو جائے کہ اس کی اصل مراد ہی فوت ہو جائے، کیونکہ کبھی ایک لفظ کی کمی بیشی سے بھی مضمون بالکل بدل جاتا ہے۔

اس واسطے رب تعالیٰ اپنے انبیاء کرام f کو حافظہ ہی ایسا مضبوط اور شاندار عطا کرتا ہے کہ وہ جو بھی وحی الٰہی سنیں اسے بعینہٖ یاد کرلیں اور بغیر کسی کمی بیشی کے بندوں تک پہنچا دیں۔

اس لئے کہ اگر اس کا ہی حافظہ کمزور ہو اور وہ سنی گئی وحی بھول جائے تو پھر اس کی بات اور بیان کردہ وحی سے اعتبار کے اٹھ جانے کا قوی امکان ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پہ نازل کی جانے والی وحی کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے:

سنقرئك فلا تنسی الا ما شاء الله

’’اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے جو اللہ چاہے۔‘‘ (سورۂ اعلیٰ ٦۔٧، ترجمہ کنز الایمان)

دوسری جگہ فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون

''بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔'' (سورہ حجر آیت نمبر ۹، ترجمہ کنز الایمان)

ان دو آیات سے اندازہ لگا لیں کہ رب تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پہ نازل شدہ وحی کو محفوظ رکھنے کا کتنا اعلیٰ انتظام فرمایا۔

جب راوی حدیث کے لئے تام الضبط والحفظ ہونا شرط ہے تو مدعی نبوت کے لئے بدرجہ اولیٰ ہوگی:

اس بات کو ایک اور انداز سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ ہمارے فقہاء کرام نے اس بندے کے لئے بھی تام الضبط و بہترین حافظے کی شرط رکھی ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کی حدیث کی روایت کرنا چاہتا ہو۔ ملاحظہ ہو:

حضرت امام ابوبکر محمد بن احمد سرخسی m فرماتے ہیں کہ:

اعلم بأن هذه الشرائط اربعة، العقل والضبط والعدالة والاسلام

''جان لو کہ (راوی میں جن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے) یہ چار شرائط ہیں، عقل، ضبط، عدالت اور اسلام۔''

(اصول سرخسی ج ۱، ص ۳۵۶)

حضرت امام ہمام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی m فرماتے ہیں:

انما جعل الخبر حجة بشراط فی الراوی وھی اربعة العقل والضبط و العدالة والاسلام

'سوائے اس کے نہیں کہ خبر (حدیث) کو حجت قرار دیا جاتا ہے راوی میں پائی جانے والی کچھ شرائط کے ساتھ اور وہ چار شرائط ہیں عقل، ضبط، عدالت، اور اسلام۔''

(المنار مع شرحہ نور الانوار ص ۱۸۱)

پھر ضبط کی تعریف کرتے ہوئے صاحب منار فرماتے ہیں:

الضبط هو سماع الكلام كما يحق سماعه ثم فهمه بمعناه الذى اريدبه ثم حفظه يبذل المجهود له ثم الثبات عليه لمحافظة حدوده وهي العمل بموجبه ببدنه ومراقتبه بمذاكرته

''اور ضبط وہ کلام کو یوں سننا ہے جیسے سننے کا حق ہو۔ پھر اس کے ان معانی کو سمجھنا ہے جو اس سے مراد ہوں پھر اسے پوری طاقت لگا کر یاد کرنا ہے پھر اس کی حدود کی محافظت کے لئے اس پہ ثبات اختیار کرنا ہے اور وہ اس کے موجب پر عمل کرنا ہے اپنے بدن کے ساتھ اور اس کے مذاکرہ کے ساتھ مراقبہ کے ذریعے۔'' (ایضاً ص ۱۸۲)

اس کی مزید تفصیل کے لئے منار کی شرح ''نورالانوار'' اور اس کے حواشی ''قمرالاقمار'' اور ''سرالاسرار'' دیکھیے، یونہی منار کی دوسری شرح ''افاضۃ الانوار'' اور اس کی شرح ''نسمات الاسحار'' ص ۱۸۲، ۱۸۳، اور ۱۸۴، دیکھیے۔ یونہی اصول سرخسی ج ۲، ص ۳۵٦ تا ۳٦۱ دیکھئے۔

قارئین کرام!

آپ انداز لگائیں کہ جب نبی کی حدیث کو روایت کرنے والے کے لئے اس کے تام الضبط اور کامل الحفظ ہونا شرط ہے تو پھر اس مدعیٔ نبوت کے لئے ضبط و حفظ کا کامل و اکمل ہونا کس قدر ضروری ہے کہ جس نے رب تعالیٰ کا کلام (یعنی وحی) سن کر آگے پہچانی ہے۔

مرزا غلام قادیانی کا حافظہ انتہائی فاسد وخراب تھا:

مرزا غلام قادیانی کا حافظہ انتہائی فاسد اور خراب تھا، جس کا اسے خود بھی

اعتراف تھا وہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتا ہے:

میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہوتب بھی بھول جاتا ہوں...... حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔

(مکتوبات احمدیہ ج ۵، نمبر ۳، ص ۲۱)

مرزا بشیر مرزا غلام قادیانی کے حافظہ کی کمزوری کے متعلق لکھتا ہے:

''ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا، آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے اور سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے۔ اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہوکر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔'' (سیرت المہدی، حصہ اول ص ٦٧)

ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا حافظہ شدت کے ساتھ خراب تھا، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ قطعاً نبی نہیں تھا۔ اس لئے کہ جو نبی ہو اس کا حافظہ خراب و فاسد نہیں ہوسکتا اور جس کا حافظہ خراب و فاسد ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

نوٹ:

اس شرط کے ساتھ تیرہویں شرط اور اس کے تحت مرزا کے پاگل پن پر نقل کئے گئے حوالاجات ملا کر پڑھ لئے جائیں تو ردمرزائیت کا یہ مضمون مزید نکھر جائے گا۔

نبوت کی سترہویں اور اٹھارہویں شرط

نبی کا وعدہ وفا اور امین ہونا:

نبوت کی سترہویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت وعدہ وفا ہو، اس لئے کہ وعدہ خلافی وہ فعل بد ہے جو حقارت ونفرت کا سبب بنتا ہے اور رب تعالیٰ انبیاء کرام f کو ایسے تمام عیوب سے محفوظ رکھتا ہے۔

یاد رہے یہ شرائط حدیث ہرقل سے بھی مفہوم ہوتی ہیں۔ اس طرح کہ جب ہرقل نے ابوسفیان سے یہ پوچھا:

هل یغدر

''کیا اس (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے کبھی وعدہ خلافی کی؟''

تو ابوسفیان نے کہا:

لا

''نہیں''

تو جواباً ہرقل نے پھر کہا:

كذلك الرسل لا تغدر

''(ہاں) رسول (ایسے ہی ہوتے ہیں) وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔'' (بخاری ج۱، ص۴، مسلم ج۲، ص۹۷)

حضرت امام ابن حجر اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لانها لا تطلب حظ الدنيا الذى لايبالى طالبه بالغدر بخلاف من طلب الاخرة

''اس لئے کہ رسولانِ عظام دنیا کے حصے کی طلب نہیں رکھتے کہ وعدہ شکنی کے ذریعے اس کا طلب گار جس میں حرج نہیں

سمجھتا برخلاف اس کے جو آخرت کا طلب گار ہو۔''

(فتح الباری ج۱،ص۵۰)

حضرت امام بدر الدین عینی m غدر کی وضاحت اور اس کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والغدر ترك الوفاء بالعهد وهو مذموم عند جميع الناس

''اور غدر کا مطلب ہے وعدے کی وفا کو ترک کرنا اور یہ تمام لوگوں کے نزدیک مذموم (برا) ہے۔'' (عمدۃ القاری ج۱،ص۱۴۶)

نوٹ:

غدر کا معنی خیانت بھی کیا گیا ہے۔(دیکھئے المنجد ص۲۰۲)

اس معنی کی بنیاد پر ہرقل کے سوال کا معنی یہ ہوگا:

هل يغدر

''کیا اس نے کبھی خیانت کی؟''

تو ابوسفیان نے کہ:

لا

تو جواباً ہرقل نے کہا:

و كذلك الرسل لا تغدر

''رسول اسی طرح ہوتے ہیں وہ خیانت نہیں کرتے۔''

مرزا غلام قادیانی وعدہ شکن اور خائن بھی تھا:

قارئین کرام!

مرزا کی تحریرات اور اس کی سوانح اس بات پر واضح دلیل ہیں کہ مرزا وعدہ شکن اور خائن (خیانت کرنے والا) تھا۔ آیئے اس بابت ایک حوالہ ملاحظہ

فرمائیں۔

مرزا قادیانی نے ابتداء میں اعلان کیا کہ وہ عیسائیت اور ہندومت اور آریہ سماج کے خلاف اور اسلام کی حقانیت کے ثبوت میں ایک کتاب لکھے گا یہ کتاب پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی اس لئے تمام مسلمان مخیر حضرات اس کی اشاعت کے سلسلے میں رقوم پیشگی ارسال کریں۔ اس طرح مرزا نے پچاس جلدوں کے لئے بہت سارا پیسہ بٹور لیا۔ پھر مرزا نے براہین احمدیہ کے نام سے کتاب لکھی جس کی پانچ جلدیں مکمل ہونے پر اعلان کر دیا کہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک صفر ہی کا تو فرق ہے۔ اس لئے لوگ سمجھ لیں کہ براہین احمدیہ کی پانچویں جلد کے ساتھ ہی اس کا وعدہ پورا ہو گیا۔

مرزا کے الفاظ یہ ہیں:

> ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔'' (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷، خزائن ج ۲۱، ص ۹)

قارئین کرام!

آپ غور فرمائیں کہ مرزا کے اس کرتوت میں جہاں اس کی وعدہ خلافی پائی جا رہی ہے وہاں لوگوں کے پیسے کے معاملے میں مرزا کی خیانت بھی پائی جا رہی ہے۔

مرزا نے پچاس جلدوں کے نام پر جن لوگوں سے پیسہ بٹورا تھا اس معاملے میں ان کا ردعمل کیا تھا؟ وہ بھی مرزے کی زبانی ہی سنئے وہ کہتا ہے:

> ''اس قدر (یعنی تیس برس کا التواء) دیر کے بعد خام طبع لوگ بدگمانی میں بڑھ گئے، یہاں تک کہ بعض ناپاک فطرت

گالیوں پر اتر آئے...... پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں
اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔'' (ایضاً)

مطلب صاف ہے کہ پیسہ دینے والے سب افراد کو ان کا پیسہ نہیں ملا۔

اس حوالے نے جہاں مرزے کا وعدہ شکن اور خیانت کرنے والا ثابت کیا۔ وہاں یہ بھی ثابت کر دیا کہ مرزا قادیانی ہرگز ہرگز نبی نہ تھا۔ کیونکہ جو نبی ہوتا ہے وہ وعدہ شکن و خائن نہیں ہوتا اور جو وعدہ شکن و خائن ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

نبوت کی انیسویں شرط

نبی کا اپنی ساری قوم سے زیادہ حسین وجمیل ہونا:

نبوت کی انیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت اپنی ساری قوم سے زیادہ حسین وجمیل ہو اس لئے کہ ظاہری بدصورتی (عام لوگوں کی نظر میں) معیوب سمجھی جاتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ عدم اتباع اور تنفر کا باعث بنے۔ حالانکہ انبیاء کرام f مبعوث ہی ان کی اتباع کرنے اور ان سے محبت کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں تا کہ تبلیغ توحید ورسالت کے پیغام اور مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔

حضرت امام قاضی عیاض مالکی m فرماتے ہیں:

ان صفات جمیع الانبیاء صلوۃ اللہ علیھم من کمال الخلق و حسن الصورۃ وشرف النسب وحسن الخلق وجمیع المحاسن

''بلاشبہ تمام انبیاء کرام f کی صفات میں سے ہے کمال خلق حسنِ صورت، شرف نسب، حسن خُلق اور جمیع محاسن کا مالک ہونا۔'' (شفاء شریف ج۱،ص۱۱۹)

مسایرہ میں ہے:

و کونہ اکمل اھل زمانہ عقلا وخلقا

''اور عقل اور خلقت کے اعتبار سے نبی کا اپنے زمانہ میں سب سے اکمل و افضل ہونا۔'' (ص۷۹، ج۲)

تبیان القرآن ج۱،ص۵۸۹ میں بھی یہ شرط انہیں الفاظ سے موجود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسن بے مثال:

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسی ضمن میں اللہ کے سچے نبیوں کے امام اپنے

آقا و مولاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن بے مثال کی بھی جھلک پیش کر دی جائے۔ آپ کو دیکھنے والے یعنی صحابہ کرام j کی چند ایک گواہیاں ملاحظہ ہوں:

حضرت براء بن عاذب فرماتے ہیں:

مارائت من ذی لمة فی حلة حمراء احسن من رسول الله صلی الله علیه وسلم

''میں نے کسی زلفوں والی ہستی کو سرخ جبے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔''

(شفاء شریف ج۱، ص ۵۴، بخاری ۵۹۰۱، مسلم ۲۳۳۷، شمائل ترمذی ص۲۶)

حضرت ابو ہریرہ h فرماتے ہے:

مارایت شیئا احسن من رسول اللهﷺ کأن الشمس تجری فی وجهه واذا ضحك یتلألأ فی الجدر

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا۔ گویا کہ آپ کے چہرے انور پر سورج گردش کرتا اور جب آپ مسکراتے تو دیواریں بھی چمک اٹھتی۔'' (شفاء ج۱، ص ۵۴)

حضرت ام معبدا k فرماتی ہیں:

اجمل الناس من بعید واحلاه واحسنه من قریب

''آپ دور سے سب لوگوں سے زیادہ حسین لگتے اور قریب سے اس سے بھی زیادہ حسین و جاذب القلب لگتے۔''

(شفاء شریف ج۱، ص ۵۴، تاریخ دمشق ۳۱۷۱۳)

حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ h فرماتے ہیں:

لم ار قبله ولا بعده مثله

''میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد۔''(شفاء شریف ج۱، ص۵۴، ترمذی ۳۶۳۸، ابن ابی شیبہ ۳۱۸۰۵، شعب الایمان ۱۴۱۵، ابن سعد ج۱، ص۴۱۲، خطیب ۵۶۹۹، تاریخ دمشق ج۳، ص۲۶۲، التمہید لابن عبدالبر ج۳، ص۳۱، الاستذکار ج۸، ص۳۳۱، شمائل ترمذی ص۲۶، ۲۷، وغیرہا)

حضرت جابر بن سمرہ h فرماتے ہیں:

فلھو عندی احسن من القمر

''آپ میرے نزدیک ضرور چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔''(شمائل ترمذی ص۳۲، حدیث ۱۰)

ع

وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
(حدائق بخشش)

فائدہ:

اس عنوان پر مزید تفصیل درکار ہو تو راقم کی کتاب ''سراپائے مصطفیٰ از کلام رضا'' کا مطالعہ کیجئے۔''

مرزا غلام قادیانی گنوار اور بدصورت تھا:

مرزا غلام قادیانی کے گنوار پن اور بدصورتی پر گواہیاں وہ لوگ بھی دیتے ہیں جنہوں نے اسے بہت قریب سے دیکھا اور اس کے ماننے والے تھے، ملاحظہ ہو:

مفتی صادق قادیانی لکھتا ہے:

''میری عمر اس وقت قریباً تیرہ سال ہو گی جب میں اپنے ہمجولیوں کے ساتھ حکیم صاحب مرحوم سے ملا اور انہوں نے اثنائے گفتگو میں فرمایا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں جن کو الہام ہوتے ہیں ان کی شکل بالکل سادہ گنواروں کی طرح ہے۔'' (ذکر حبیب ص ۲)

''مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بیان فرماتے تھے کہ میں حضرت صاحب کے مکان کے اوپر کے حصے میں رہتا ہوں، میں نے کئی دفعہ حضرت صاحب کے گھر کی عورتوں کو یہ باتیں کرتے سنا ہے کہ حضرت صاحب کی تو آنکھیں ہی نہیں ہیں............ ان کا منشا یہ ہوتا کہ حضرت صاحب کی آنکھیں ہر وقت نیچی اور نیم بند رہتی ہیں۔ نیز مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت صاحب کی یہی عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔'' (سیرت المہدی ج ۲،ص ۷۷)

ایک بار فوٹو گرافر نے تصویر بناتے ہوئے کہا:

''حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔''

(ایضاً)

قارئین کرام!

آپ اگر بندے کی تصویر دیکھیں تو جان جائیں گے کہ اس کی دائیں آنکھ چھوٹی جو ذرا نیچے اور بائیں آنکھ بڑی جو ذرا اوپر تھی۔''

مرزا غلام قادیانی کی یہ تصویر چیخ چیخ کر اعلان کر رہی ہے کہ یہ منحوس نبی تو ہرگز ہرگز نہ تھا البتہ کذاب دجال اور گنوار و بدشکل ضرور تھا۔

نبوت کی بیسویں شرط

نبی کا دیہاتی نہ ہونا:

نبوت کی بیسویں شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت دیہاتی نہ ہو۔اس لئے کہ عام طور پر دیہاتوں میں تعلیم وتربیت اورتہذیب وتمدن کا وہ انتظام ومعیار نہیں ہوتا جو کہ شہروں میں ہوتا ہے اور نبی تو مبعوث ہی اپنی قوم کی اعلیٰ تعلیم وتربیت اور عمدہ تہذیب وتمدن کے لئے ہوتا ہے تو اگر اس کی اپنی ہی تعلیم وتربیت کامل طور پر نہ ہو سکے تو وہ دوسروں کی خاک کرے گا۔اسی لئے رب تعالیٰ نے کبھی بھی کوئی نبی دیہاتی اور پینڈو نہیں بنایا۔

اسی بابت حضرت امام قرطبی m فرماتے ہیں:

لم یبعث اللہ نبیا من اھل البادیۃ قط

’’رب تعالیٰ نے کبھی بھی کوئی نبی دیہاتیوں میں سے مبعوث نہیں فرمایا۔‘‘ (تفسیر قرطبی ج۵، جزء تاسع ص ۱۹۳)

مرزا غلام قادیانی ایک پینڈو گنوار تھا:

مرزا غلام قادیانی کے سبھی سوانح نگاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مرزا ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے ایک چھوٹے سے گاؤں ’’قادیان‘‘ میں پیدا ہوا تھا۔ اور اپنی ابتدائی عمر کے اٹھارہ (۱۸) سے زائد برس ادھر ہی گزارے جیسا کہ اس پر وہ واقعہ واضح دلالت کرتا ہے کہ جس میں موجود ہے کہ مرزا اپنے دادا کی پنشن اڑا گیا تھا اس کی تفصیل دسویں شرط میں درج کر دی گئی ہے۔

نوٹ:

ہم قادیان کی موجودہ صورت حال نہیں بلکہ مرزا کی پیدائش سے لے کر اس کی ابتدائی عمر کے بیس سالوں تک کی بات کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اس وقت قادیان ایک تھوڑے سے رقبے پہ محیط اور تھوڑی آبادی کا حامل ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔

نبوت کی اکیسویں شرط

نبی کا اپنی ساری قوم سے زیادہ ذہین وفطین ہونا:

نبوت کی اکیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت اپنی ساری قوم سے زیادہ ذہین وفطین ہو۔ اس لئے کہ وہ ساری قوم کے معاملات کا منظم ونگران ہوتا ہے اور اگر وہ معاملہ فہم اور صحیح فیصلہ کر سکنے کی طاقت ہی نہ رکھتا ہوتو یقیناً معیوب ومطعون قرار دیا جاتا ہے، حالانکہ انبیاء کرام d ہر قسم کے عیب سے بالاتر ہوتے ہیں۔

اس شرط کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ فضل رسول بدایونی m فرماتے ہیں:

> ومنه الفطانة ای الحذاقة لالزام الخصوم واحجاجهم
>
> ''نبوت کی شرائط میں سے فطانت بھی ہے۔ یعنی اپنے مخالفین پر حجت قائم کرنے کی مہارت (اور اپنے موافقین کے حق میں قوت اصابت رائے) کی مہارت۔'' (ص۲۱۹)

تفسیر تبیان القرآن میں ہے:

> ''ذہانت اور رائے کی اصابت (درستگی) اور قوت کے اعتبار سے وہ سب سے کامل ہو کیونکہ نبی پوری قوم کے معاملات کا منتظم اور ان کی مشکلات کا مرجع ہوتا ہے۔'' (ج۱،ص۵۸۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال ذہانت وفطانت:

چونکہ ذہانت و فطانت، قوت فیصلہ، اصابت رائے اور عمدہ انتظام معاملات جیسی جملہ خوبیوں کا تعلق عقل سے ہے، جتنی زیادہ اور مضبوط عقل ہوتی

ہے ان خوبیوں میں اتنا ہی نکھار پیدا ہوتا ہے۔

اسی لئے سند المحدثین شیخ محقق m فرماتے ہیں:

''عقل ہی سے علم ومعرفت کے چشمے پھوٹے اور عقل سے رائے کی قوت، تدبیر میں جدت و جودت، فکر ونظر میں اصابت انجام کار کا صحیح نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ اصلاح نفس، مجاہدۂ شہوت، جس سے سیاست و تدبیر خوبیوں کی اشاعت اور رزائل سے اجتناب جیسی صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ (مدارج النبوۃ مترجم ج۱،ص۹۵)

پھر فرمایا:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اصلاح و فلاح اور تدبیر، ان کے مظالم اور تکلیف دہ مصائب وآلام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبرو تحمل اور ساتھ ہی ساتھ انہیں علم وعمل، حسن اخلاق و اعمال میں بلندیوں پر پہنچانا، انہیں دینی و دنیوی سعادتوں سے مالا مال کرنا اور پھر ان سعادتوں اور نیک بختیوں کو اپنے آپ میں نافذ کرنا، نیز اپنے گھر بار، احباب و رفقاء عزیز و اقارب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشنوی کے لئے چھوڑنا وغیرہ۔ ان سبھی امور کا اگر کوئی جائزہ لے تو وہ جان لے گا کہ سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کامل اور آپ کے علوم و معارف کس مرتبہ ومقام پر تھے۔'' (ایضاً ص۹۶)

پھر عوارف المعارف کے حوالے سے فرمایا:

''بعض علماء کرام سے منقول ہے کہ عقل نام کے سو حصے ہیں اور ان میں ننانوے حصے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مختص ہیں اور ایک حصہ تمام ایمانداروں کے لئے ہے۔''

(شیخ محقق فرماتے ہیں):

''بندہ مسکین عرض گزار ہے کہ اگر وہ یوں بھی فرماتے کہ عقل ہزار حصوں پر تقسیم ہے اور نو سو ننانوے حصے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور ایک حصہ تمام لوگوں کا ہے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والابرکات انتہائی کمالات پر فائز ہے تو جو کچھ بھی کہا جائے جائز و درست ہے۔'' (ایضاً: ۹۷)

نوٹ:

ہم اس مضمون کی احادیث تیرہویں شرط میں بھی نقل کر چکے ہیں مناسب ہے کہ ساتھ ان کو بھی باصرہ نواز کر لیا جائے تاکہ مضمون ہذا کی لذت وتقویت مزید بڑھ جائے۔

مرزا قادیانی انتہائی کند ذہن اور غبی تھا:

مرزا کی تحریرات اور سوانح میں سے درجنوں ایسی چیزیں مل جاتی ہیں جو اس کے کند ذہن اور غبی ہونے کو خوب واضح کرتی ہیں۔ آیئے ہم چند ایک آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ مرزے کے متعلق اس کے کسی ماننے والے نے لکھا ہے کہ:

''ایک دفعہ فرمانے لگے میرے لئے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں۔ میری سمجھ میں اس کا دایاں اور بایاں نہیں آتا۔ آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لئے بنایا۔''

(اخبار الحکم قادیان ص۵، کالم ۲، موخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴)

سیرت المہدی میں ہے کہ:

'بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے

ہوتے تھے۔''(حصہ دوم ص ۱۲۶)

مرزے کے ایک اور تابع نے لکھا:

''آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ (روڑا) ڈال دیا۔آپ جب لیٹتے تو چھبتی۔کئی دنوں ایسا ہوتا رہا۔ایک دن آپ ایک خادم کو کہنے لگے میری طبیعت خراب ہے اور پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس کا ہاتھ اینٹ پر جالگا۔جھٹ جیب سے نکال لی۔

(حضرت مسیح کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص ۱۴)

قارئین کرام!

آپ اندازہ لگائیں کہ جس انسان کو یہ تک نہ پتہ چلے کہ سیدھا پاؤں کون سا ہے اور الٹا کون سا ہے اور جو اکثر اوقات اپنے بٹن ہی غلط کاج میں لگاتا ہو اور جسے کئی کئی دن یہ پتہ نہ چلے کہ ویسکٹ کی جیب میں کیا ہے؟ (حالانکہ انسان دِن میں سینکڑوں بار ویسکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے اور فوراً جان جاتا ہے کہ اس میں کیا ہے؟ یا کم از کم کسی چیز کے چبھنے پر فوراً اسے چیک کرتا ہے اور نکال دیتا ہے) تو ایسا کند ذہن اور غبی آدمی بھی نبوت کا دعویدار ہے؟؟؟؟؟

ع

شرم اس کو مگر نہیں آتی

ہم کہتے ہیں ایسے نالائق آدمی کو دعوئے نبوت نہیں بلکہ اپنے ذہن کا علاج کروانے کے لئے کسی ہسپتال ومطب کا رخ کرنا چاہئے۔

کیونکہ جو نبی ہوتا ہے وہ کند ذہن وغبی نہیں ہوسکتا اور جو کند ذہن وغبی وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

نبوت کی بائیسویں شرط

نبی کا اخلاق عالیہ سے متصف ہونا:

نبوت کی بائیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت اخلاق عالیہ و کاملہ سے متصف ہو، اس لئے کہ نبی اپنی قوم کے لئے رہنما و رہبر اور ہدایت کا پیکر ہوتا ہے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ اس کے اخلاق ایسے کریمانہ ہوں کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی اس کے حسن و اخلاق کے گن گائیں۔

یہ بات ایک فطری ہے کہ جب تک سامنے والا آپ کی ذات کو نہیں مانے گا آپ کی بات کو کیسے مانے گا؟ بایں وجہ رب تعالیٰ اپنے انبیاء کرام f کو ایسے اخلاق عطا کرتا ہے کہ دنیا نہ صرف ان کی ذات کو تسلیم کرتی ہے بلکہ ان کی بات کی بھی تصدیق کرتی ہے اور بلاشبہ بد اخلاق ہونا عدم اتباع اور نفرت کا باعث ہے۔ نیز بد اخلاقی ہر ذی شعور کے نزدیک معیوب سمجھی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نبیوں کو عیوب سے محفوظ رکھتا ہے۔

شفاء شریف میں ہے:

ان صفات جمیع الانبیاء صلوۃ اللہ علیہم من کمال الخلق و حسن الصورت و شرف النسب و حسن الخلق و جمیع المحاسن

''جان لو کہ تمام انبیاء کی صفات میں سے ہے کمالِ خلق حسن صورت، شرف نسب حسن خلق اور جمیع محاسن۔ (ج۱،ص۱۱۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے مثال خلق عظیم:

قارئین کرام!

آیئے ہم یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں کے

بالخصوص امام الانبیاء ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیسے عظیم و بے مثال اخلاق تھے۔

حضرت امام حسین h فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم (حضرت علی h) سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے بارے پوچھا کہ وہ آپ کے ہم نشینوں کے ساتھ کیسی تھی؟

تو آپ h نے فرمایا:

کان رسول اللہ ﷺ دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولاصخاب ولا فحاش ولا عياب و مشاح

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی والے، نرم مزاج اور کمال مہربان تھے، نہ آپ بد اخلاق اور نہ برے دل والے اور نہ چیخ چیخ کر گفتگو فرمانے والے تھے۔ نہ فحش گفتگو فرمانے والے تھے اور نہ ہی عیب جوئی کرنے والے تھے۔''

(شفاء شریف ج ۱، ص ۱۲۸، شرح شفاء ملا علی قاری، ج ۱، ص ۳۵۵)

اسی حدیث کے آگے الفاظ ہیں:

كان لا يذم احدا ولا يعيبه ولا يعيره

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کسی کی مذمت کیا کرتے نہ کسی کی عیب جوئی فرماتے اور نہ ہی شرمندہ کیا کرتے تھے۔'' (بمراج سابقہ)

حضرت عائشہ صدیقہ k فرماتی ہیں:

لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فى الاسواق ولايجزى بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح يصفح

''نبی کریم ﷺ نہ ہی بری بات کہتے نہ پسند فرماتے، نہ بازاروں میں اونچا بولتے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لیتے تھے، لیکن یہ کہ معاف فرما دیتے اور درگزر فرماتے۔''

(شمائل ترمذی ص ۱۳۴)

آپ ہی سے مروی ہے:

ما کان احسن خلقا من رسول اللہ ﷺ

''نبی کریم ﷺ سے زیادہ اچھے اخلاق والا کوئی نہیں۔''

(شفاء شریف ج ۱، ص ۹۶)

حضرت سعد بن ہشام h کہتے ہیں میں حضرت عائشہ صدیقہ k کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے امّ المومنین مجھے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے بتائیے تو آپ k نے فرمایا:

خلقه القرآن اما تقرء القرآن، قول اللہ عزوجل و انك لعلیٰ خلق عظیم

''قرآن مجید ہی نبی کریم ﷺ کا اخلاق ہے، کیا تم نے قرآن مجید میں رب تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا: ''وانک لعلیٰ خلق عظیم'' (اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔ (سورۃ قلم ۴، ترجمہ کنز الایمان) (مسند احمد ۲۵۱۰۸)

اس حدیث کی وضاحت میں شیخ محقق m فرماتے ہیں:

''بعض علماء کرام فرماتے ہیں جس طرح قرآن مجید کے معانی غیر متناہی ہیں بعینہٖ نبی کریم ﷺ کے انوار و تجلیات، آثار و اخلاق اور اوصاف جمیلہ بھی غیر متناہی ہیں، آپ ﷺ کے مکارم اخلاق اور محاسن و شمائل ہر آن، ہر حال میں تازہ بہ تازہ

نو بہ نو ہیں۔'' (مدارج النبوۃ ج ا،ص ۹۰۔۹۱)

ع

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم
(حدائق بخشش)

اخلاقِ حسنہ کی ضرورت و اہمیت بارے مرزا کے اقوال:

قبل اس کے کہ ہم مرزا قادیانی کی بد اخلاقی کے نمونے پیش کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اچھے اخلاق کی ضرورت و اہمیت کے متعلق مرزے کے اپنے اقوال پیش کر دیئے جائیں۔

مرزا لکھتا ہے:

''اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا دے۔'' (چشمہ مسیحی۔ص ۱۲،خزائن ج ۲۰،ص ۳۴۶)

دوسری جگہ لکھا:

''ناحق گالیاں دینا سفلہ اور کمینوں کا کام ہے۔''

(ست بچپن ص ۲۱،خزائن ۱۰،ص ۱۳۳)

تیسری جگہ لکھا:

''چونکہ! اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رزیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا

ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زماں کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے، آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام زماں نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس پر یہ آیت انک لعلی خلق عظیم کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔''

(ضرورۃ الامام ص۸، خزائن، ج ۱۳، ص ۴۷۸)

چوتھی جگہ لکھا:

''گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔''

(اربعین ج ۴، ص ۱۲۹، خزائن ج ۱۷، ص ۴۷۱)

پانچویں جگہ لکھا:

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے
(ایضاً)

چھٹی جگہ لکھا:

''مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں ہم ان کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہتے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔'' (ملفوظات ج ۲، ص ۴۱)

ساتویں جگہ لکھا:

''اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایۃً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجے کا شریر النفس

خیال کرتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ ج۱،ص۱۰۲،خزائن ج۱،ص۹۰)

گالیاں کیوں دی جاتی ہیں اس کا جواب مرزے کے بیٹے بشیر الدین کی زبانی سنئے وہ کہتا ہے:

''جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر شکست کو ثابت کرتا ہے۔''

(انوارِ خلافت ص۲۰،انوار العلوم ج۳،ص۸۰)

مرزا غلام قادیانی کی بداخلاقیاں:

آیئے ذرا مرزا قادیانی کی بد زبانی و بد اخلاقی کے چند نمونے ملاحظہ کرتے ہیں لیکن ہم طوالت سے بچنے کے لئے مرزا کا بداخلاقی والا لفظ اور اس کا حوالہ نقل کرنے پر اکتفاء کر رہے ہیں۔ تفصیل کے لئے اصل مآخذ کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۔ اے نفسانی مولویو! (ازالہ اوہام ص۱۰۵، ج۱،خزائن ج۳،ص۱۰۵)

۲۔ اوّل درجے کے کاذب (آئینہ کمالات اوہام ص۶۰،خزائن ج۵،ص۶۱۰)

۳۔ رنڈیوں (کنجریوں) کی اولاد (ایضاً ص۵۴۸،خزائن ج۵،ص۵۴۸)

۴۔ شیطنت کی بو(ایضاً ص۳۰۱،خزائن ج۵،ص۳۰۱)

۵۔ مخنثوں (ایضاً ص۴۰۲،خزائن ج۵،ص۴۰۲)

۶۔ مگس طینت مولویو! (آسمانی فیصلہ ص۳۲،خزائن ج۴،ص۳۴۲)

۷۔ مجنون درندہ (ایضاً ص۱۴،خزائن ج۴،ص۳۲۴)

۸۔ حرامی (شہادت القرآن ص۸۴،خزائن ج۶،ص۳۸۰)

۹۔ بدکار آدمی (ایضاً ص۸۴،خزائن ج۶،ص۳۸۰)

۱۰۔ شیخ مضل (کرامات الصادقین ص ۷۲، خزائن ج ۷، ص ۶۹)
۱۱۔ گمراہی اور حرصی جنگل کے شیطان (نور الحق ص ۸۹، ج ا خزائن ج ۸، ص ۱۲۰)
۱۲۔ خسیس بن خسیس (ص ۶۴، خزائن ج ۸، ص ۸۷)
۱۳۔ خراب عورتوں اور دجال کی نسل (ایضاً ص ۱۲۳، خزائن ج ۸، ص ۸۷)
۱۴۔ امام الفتن (اتمام الحجۃ ص ۲۴، خزائن ج ۸، ص ۳۰۳)
۱۵۔ خبیث القلب (انوار الاسلام ص ۲۱، خزائن ج ۹، ص ۲۳)
۱۶۔ یہودیت کا خمیر (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱، ص ۳۰۵)
۱۷۔ ہندوزادہ (انجام آتھم ص ۲۴، خزائن ج ۱۱، ص ۳۰۸)
۱۸۔ قوم کے خناسوں (ایضاً ص ۱۷، حاشیہ، خزائن ج ۱۱، ص ۱۷)
۱۹۔ خنزیر سے زیادہ پلید (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱، خزائن ج ۱۱، ص ۳۰۵)
۲۰۔ غالی گدھے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، خزائن ج ۱۱، ص ۳۳۱)
۲۱۔ شیطان (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، خزائن ج ۱۱، ص ۲۸۸)
۲۲۔ دجال کمینہ (انجام آتھم ص ۲۰۶، خزائن ۱۱، ص ۲۰۶)

قارئین کرام!

راقم نے یہ اس کی مغلظات میں سے چند ایک ذکر کی ہیں۔ ورنہ اس وقت میری تحقیق میں مرزا کی بداخلاقی و بدزبانی کی پانچ سو (۵۰۰) کے قریب مثالیں موجود ہیں۔ اگر کوئی دیکھنے کا طلبگار ہوتو ان شاء اللہ وہ تمام باحوالہ پیش کر دی جائیں گی۔

مرزا قادیانی کی اس بداخلاقی سے ثابت ہوا کہ وہ نبی تو ہرگز ہرگز نہ تھا البتہ بقول اسی کے اس کا اسفل، کمینہ، مجنونانہ جوش والا، نہایت بے شرم، طبیعت کا کچا، ذلیل، بدتر بیت الخلاء کی نجاست، شریر النفس بدترین شکست خوردہ ہونا ضرور ثابت ہوگیا، کیونکہ اس نے خود کہا ہے کہ جو بداخلاقی کرے وہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

نبوت کی تئیسویں شرط

نبی کا اپنی ساری قوم سے زیادہ فصیح وبلیغ ہونا:

نبوت کی تئیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت اپنی ساری قوم سے زیادہ فصیح وبلیغ ہو، کیونکہ قادر الکلامی اور مافی الضمیر کو جامع و مانع انداز میں بیان کر لینا انسانی خوبیوں میں سے اعلیٰ ترین خوبی ہے، یہ اس لئے بھی ہے کہ اگر مدعیٔ نبوت زبان کا کمزور ہو یا بالکل ہی فصیح گفتگو نہ کرسکتا ہو تو اس کی یہ کمی عدم اتباع اور نفور عوام کا باعث بن سکتی ہے اور رب تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کو ایسی کمی ونقص سے محفوظ رکھتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال فصاحت و بلاغت:

اس شرط کے ضمن میں یہ بھی ملاحظہ کرتے چلیں کہ رب تعالیٰ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیسی بے مثال فصاحت و بلاغت عطا فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس عظیم خوبی کی واضح دلیل قرآن مجید ہے۔ جب قرآن مجید نازل ہو رہا تھا تو کفار نے اسے کلام الٰہی ماننے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کون سی بڑی بات ہے اس جیسی کتاب تو ہم بھی بنا کے لا سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۱

’’اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے۔‘‘ (انفال:۳۱، ترجمہ کنزالایمان)

جب انہوں نے یہ دعویٰ کیا تو انہیں قرآن مجید کی مثل انتہائی فصیح وبلیغ کتاب لانے کا چیلنج کرتے ہوئے فرمایا گیا:

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝۴۹

''تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو۔'' (قصص ۴۹۔ترجمہ کنز الایمان)

جب وہ ایسا نہ کر سکے، نہ ہی کر سکتے تھے تو چیلنج میں کچھ تخفیف کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝۱۳

''تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلا لو اگر سچے ہو۔''

(ہود ۱۳، ترجمہ کنز الایمان)

جب وہ ایسا بھی نہ کر سکے نہ کر سکتے تھے تو چیلنج میں مزید تخفیف کرتے ہوئے فرمایا گیا:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝۲۳

''اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔''

(البقرہ: ۲۳، ترجمہ کنز الایمان)

یہی چیلنج سورہ یونس کی آیت نمبر ۳۸ میں بھی کیا گیا ہے:

یاد رہے مفسرین فرماتے اس ایک سورۃ سے مراد قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورہ، سورہ کوثر ہے، جس کی تین آیات ہیں۔

جب وہ ایسا بھی نہ کر سکے اور نہ ہی کر سکتے تھے تو اس چیلنج میں مزید تخفیف کرتے ہوئے فرمایا گیا:

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صٰدِقِينَ ﴿٣٤﴾

''تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں اگر سچے ہیں۔''

(سورۃ الطور، ترجمہ کنز الایمان)

جب وہ ایسا نہ کر سکے نہ ہی کر سکتے تھے تو انہیں ترہیباً فرمایا:

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ ﴿٢٤﴾

''پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں...... تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔''

(سورۃ البقرہ ۲۴، ترجمہ کنز الایمان)

پھر مزید فیصلہ کن چیلنج کرتے ہوئے قیامت تک کے لئے اعلان فرما دیا:

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى أَنْ يَّأْتُوا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾

''تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔''

(بنی اسرائیل:۸۸، کنز الایمان)

ع

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیان ہے جس کا بیان نہیں
(حدائق بخشش)

نبی کریم ﷺ خود فرماتے ہیں:

بعثت بجوامع الکلم

''مجھے جوامع الکلم (یعنی ایسے الفاظ جو گنتی میں کم ہوں اور ان کے معانی لاتعداد ہوں) کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔''

(بخاری شریف حدیث ۷۲۷۳)

یہ حدیث مختلف الفاظ وطرق کے ساتھ ان کتب میں بھی موجود ہے۔ (مسلم شریف ۱۱۷۲، ترمذی ۱۵۵۳، سنن نسائی، ۳۰۸۹، ابن ماجہ، ۵۶۷، مصنف عبدالرزاق ۱۰۱۶۳، مراسیل لابی داؤد، ۴۵۵، شعب الایمان ۴۸۳۷، وغیرہا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''ایک بار حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم h نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نہ کبھی عرب شریف سے باہر تشریف لے گئے اور نہ ہی لوگوں کی محافل ومجالس میں جانا ہوا۔ پھر آپ ایسی فصاحت کہاں سے لے آئے ہیں؟''

آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: حضرت اسماعیل کی زبان اور اصطلاح جو ختم ہو چکی تھی اسے حضرت جبرائیل لے کر میرے پاس آئے میں نے اسے یاد کرلیا

ہے۔ نیز فرمایا ادبنی ربی فاحسن تادیبی مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور پھراس نے میرے لئے ادب نہایت احسن فرما دیا۔ (مدارج النبوۃ ج ا،ص ۴۸۔۴۹)

مرزا غلام قادیانی کی زبان میں پیدائشی لکنت تھی:

دیگر بے شمار عیوب کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی میں یہ عیب بھی عمر بھر شامل حال رہا کہ اس کی زبان میں لکنت تھی حوالہ ملاحظہ ہو:

''حضرت مسیح موعود d کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو پنالہ فرماتے تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۵)

ایک شبہے کا ازالہ:

اگر کوئی مرزائی وغیرہ ملحد اس پر یہ شبہ پیش کرے کہ اگر زبان میں لکنت کا ہونا غیر فصیح اور غیر نبی ہونے کی دلیل ہے تو پھر موسیٰ d کے بارے کیا کہا جائے گا، کیونکہ ان کی زبان میں بھی لکنت تھی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ بالکل ایسا تھا مگر وہ آپ کے بچپن میں آپ کے خود اپنے منہ میں آگ کا انگارہ رکھنے کی وجہ سے تھی اور تھی بھی عارضی جبکہ مرزا میں تو یہ عیب پیدائشی واستمراری تھا۔

دوسرا جواب یہ کہ یہ اس وقت سے پہلے پہلے تھی جبکہ آپ نے یہ دعا نہیں مانگی تھی۔

واحلل عقدۃ من لسانی

''اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔''

(طٰہ ۲۷، ترجمہ کنز الایمان)

جب یہ دعا مانگی تو رب تعالیٰ نے یہ عقدہ بالکل دور فرما دیا اور آپ فصیح ترین گفتگو کرنے لگے۔

حضرت امام صاوی m فرماتے ہیں:

قولہ "واحلل عقدة من لسانی، ای لکنہ حاصلة
فیہ و قد احبیب بحلہا فعاد لفصاحة الاصلیة
''یہ گرہ آپ میں تھی لیکن آپ کی (اس دعا کی) قبولیت سے
اس گرہ کو کھول دیا گیا تھا تو آپ اپنی فصاحت اصلیہ کی
طرف لوٹ آئے۔'' (تفسیر صاوی، ج ۴، ص ۱۲۶۱)

مرزا غلام قادیانی عاجز عن الکلام اور غیر فصیح تھا:

قارئین کرام!

جھوٹے اور مکار آدمی کی سب سے بڑی نشانی یہی ہوتی ہے کہ وہ کھوکھلی بھڑکیں مارنے اور شیخی بگاڑنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اور جب کبھی اسے مقابلے کے لئے بلایا جائے تو کبھی بھی کسی مردِ حر کا سامنا نہیں کرتا، مرزا قادیانی کا حال بھی بالکل ایسا ہی تھا، آیئے پہلے اس کا دعویٰ پڑھئے لکھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا ہے۔''
(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۷۳)

مرزا خود بھی اور اس کے ماننے والے بھی اسے سلطان القلم اور فصیح وغیرہ کہتے نہیں تھکتے، مگر اس سلطان القلم کا حال یہ تھا کہ جب بھی کسی عالم ربانی سے مناظرہ کرنے کی بات چلی تو بزدلی سے دُم دبا کر بھاگ گیا جیسا کہ اس بابت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب m کے ساتھ مرزے کی ایسی بزدلی وشکست سے سارا زمانہ واقف ہے۔

معہذا آج ہم آپ کو ایسی ایک اور حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں جس کو پڑھ کر آپ سمجھ جائیں گے کہ مرزا نہ ہی سلطان القلم تھا اور نہ ہی فصیح القوم تھا اور نہ ہی اس میں یہ ہمت تھی کہ محمد عربی ﷺ کے کسی غلام کا مقابلہ کر پاتا۔

فصیح العصر علامہ حسن فیضی m نے مرزا کی فصاحت وعربی دانی کی بیخ کنی کر کے رکھ دی:

فصیح العصر علامہ محمد حسن فیضی m، دارالعلوم نعمانیہ لاہور کے انتہائی قابل ترین مدرس اور بلند پایہ ادیب تھے۔

۱۳ فروری ۱۸۹۹ء کو سیالکوٹ کی ایک مسجد حکیم حسام الدین میں علامہ حسن فیضی صاحب m مرزا قادیانی کو اس کے ایک جلسہ میں ملے اور اپنا لکھا ہوا ایک غیر منقوطہ عربی قصیدہ مرزے کو دیتے ہوئے فرمایا:

> ''اگر آپ کو الہام ہوتا ہے تو مجھے آپ کی تصدیقِ الہام کے لئے یہی کافی ہے کہ اس قصیدہ کو پڑھ کر اس کا مطلب حاضرین کو سنا دیں۔''

مرزا بہت دیر تک چپکے سے دیکھتا رہا اور اسے قصیدہ کی عبارت تک نہ پڑھنی آئی نہ ہی اس کی سمجھ آئی بالآخر کہنے لگا کہ ہمیں تو اس کا پتہ نہیں لگا، آپ ہی اس کا ترجمہ کر دیں، علامہ فیضی صاحب نے وہ قصیدہ لیا اور پورا پڑھ کر ترجمہ فرما دیا۔

تو یوں مرزا کی عربی دانی کے تمام دعوے زمین بوس ہو گئے، صرف یہی نہیں بلکہ علامہ فیضی صاحب نے اسی محفل میں مرزے کو دعوت توبہ دی اور فرمایا بصورت دیگر!

اخیر پر میں مرزا صاحب کو اشتہار دیتا ہوں کہ اگر وہ اپنے عقائد میں سچے ہیں تو آئیں صدر جہلم میں کسی مقام پر مجھ سے مباحثہ کریں، میں حاضر ہوں تحریری کریں یا تقریری اگر تحریری کریں تو نثر میں کریں یا نظم میں عربی ہو یا فارسی یا اردو آیئے سنئے اور سنایئے۔

تاریخ گواہ ہے علامہ فیضی m کے اس اعلان سے لے کر ان کے

وصال مبارک تک (جوتقریباً ۲ سے اڑھائی سال کا عرصہ بنتا ہے، کیونکہ آپ کا وصال مبارک ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو ہوا ہے) مرزا قادیانی سمیت اس کی پوری پارٹی بھی آپ کے اس چیلنج کو قبول نہ کر سکی۔ مباحثہ ومناظرہ کرنا تو بڑی دور کی بات تھی۔

ایک سچے نبی کے ایک سچے غلام کے ہاتھوں ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کو ذلت وشکست کا سامنا کرنا پڑا اور آپ m کے اس اعلان سے لے کر آج (۱۵ اپریل ۲۰۲۲ء) تک تقریباً ایک سوتیئیس (۱۲۳) برس ہو چکے مرزا سمیت اس کی پوری ذریت اس قصیدہ کا جواب نہیں دے سکی۔ نہ اس جیسا لکھ سکی۔ اس پورے واقعہ کی کارروائی درج ذیل ماخذ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سراج الاخبار ۹ مئی ۱۸۹۹ء، ص ۷، تازیانہ عبرت ص ۵۸ تا ۱۰۳، از شیر اسلام ابوالفضل محمد کرم الدین دبیر m، عقیدہ ختم نبوت ج ۹، ص ۷۲، تا ۱۱۷)

ہم اپنے قارئین کی دلچسپی کے لئے علامہ حسن فیضی m کا وہ غیر منقوطہ قصیدہ نقل کر رہے ہیں۔

علامہ حسن فیضی صاحب کا ایجاز واعجاز بھرا غیر منقوطہ عربی قصیدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی علم ادم الاسماء کلھا

لمالك ملكه حمد سلام	على مرسوله علم الكال
حمود احمد و محمد و	طهور مع اولاء و آل
اما حموك احمد اهل علم	والهام و حلال السوال
لودك كم مدى همع الدموع	وطاطا راس اعلام عوال
على مر المدى و كع المودة	وحمل اهلها ادهى الجمال

هواك الدهر مادار لاسماء	ورامك اهله روم العسال
اطاعك عالم طوعا وسهلا	راوك معلما سهل المال
محامدك الاواسع هم اما لح	وطورا كلها ملعسل حال
هداك الله مسلك اهل ود	واعلم كل اسار الكمال
وكم مرأسعوا وراوء احلاك	وكم وادوك معدومو الوصال
وكم مدحوك لما هو اطاعوا	الى دعواك الولا كدال
حكو الملاح الكلم المديل	مكارمك المها لسما معال
رسائل حرر واسطر واحلاك	وعدوك المدى ادلى اوال
وهم علموك موعود الرسول	وملهم مالك مولى المواے
امام الدهر مرسول الاله	ومصلح اهل عصر ملمحال
دعوا على الدعاء الاهلموا	روا الموعود مسعود المسال
رسائلك الرسائل للهداء	لهم ولهمهم مراك سال
كلا ملك للدواه لهم دوآء	مروروع ما للروع صال
وما ارواحهم الاودادك	على اسمك ورد كل كل حال
وهم رهط اولو ورع وحلم	عمائد اهل كرم والكحال
وكم عادوك ماوالوك اصل	وكم لاموك ملؤم الملال
راوا الهامك الولع الموسوس	وعدوك الملح مطمع مال
وسموك الماول للصرائح	وراد مسلم الرهط الاوال
وها كم لهواء راء العدول	الى كم لطم داماء المحال
عدول مرسلى المسعود سهل	موارده امام اولى المحال
ومحمود عطاء العالم اسما	همام اهل امر والدال

اوائله الکرام امام سلم	مکارمهم کاعداد الرمال
علومهم کامطار الدهور	وعلم الدهر طرا کالطلال
درامك دارهم کحل المدارك	وکحل سوائهم دك الهلال
عصامهم الحسام لکل عدو	حسامهم السلام لکل حال
مزی اعماله اعلام علم	واعلاء الهدیٰ وسط الضلال
ممد للاولاء العلوم	ومعط اهلها اعدادمال
اما والله اسئلك المسائل	اسل هلم سل اولی السوال
الاهل صار دعونك الرسالة	کموحی الله معصوم المحال
ام اصطادوا معادوك هواء	املهم الهوی سوء الملال
وما املا که ملك العلوم	وملهم واحد وهدی کسال
وهل کلم الرسول اصول علم	کمسطور الاله علی الاصال
حعل کلم الهدیٰ مدلولها ما	دری العلماء ملمع الدلال
ام اسرار و مسلکه معمیٰ	وما اطلع العوام علی المئال
کلام الله هل محوی العلوم	أ ادراها الآله لکل وال
کما ادراك ام لاعلم کلا	سوی العلام محمود وعال

(رسالہ انجمن نعمانیہ لاہور فروری ۱۸۹۹، تازیانہ عبرت ص ۸۰ تا ۸۲، عقیدہ ختم نبوت ج۹، ص ۹۴ تا ۹۶)

نبوت کی چوبیسویں شرط

نبی کا سنگ دل نہ ہونا:

نبوت کی چوبیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت سنگ دل نہ ہو بلکہ نرم دل ہو، اس لئے کہ نرم دلی سے محبت و الفت پیدا ہوتی ہے اور سخت دلی سے نفرت اور دوریاں پیدا ہوتی ہیں اور مدعیٔ نبوت کے لئے رقیق القلب اور رحیم الطبع ہونا اس کے فرائض منصبی میں سے ہے تا کہ اس کی اس خوبی کی وجہ سے مخلوق خدا اس کے قریب آئے۔ اس سے محبت کرے تا کہ وہ انہیں توحید و رسالت کا درس حقانیت پڑھا کرانہیں راہ حق کا مسافر بنا دے اور اگر وہ سخت دل اور ترش رو ہوگا تو لا محالہ لوگ اس سے دور بھاگیں گے۔

قرآن مجید میں ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے۔''

(آل عمران:۱۵۹، ترجمہ کنز الایمان)

حضرت امام رازی m اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ان المقصود من البعثة ان يبلغ الرسول تكاليف الله الى الخلق، وهذا المقصود لا يتم الا اذا مالت قلوبهم اليه وسكنت نفوسهم لريه وهذا المقصود لا يتم الا اذا كان رحيما كريما، يتجاوز

عن ذنبهم و يعفو عن اساءتهم يخصهم بوجوه البروالمكرمة والشفقة. فلهذا الاسباب وجب ان يكون الرسول مبرأعن سوء الخلق و كما يكون كذلك وجب ان يكون غير غليظ القلب

''بے شک بعثت کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ رسول، رب تعالیٰ کی طرف سے لازم کردہ احکام مخلوق تک پہنچائے (اور ان کی تبلیغ کرے) اور یہ مقصود مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی طرف دل مائل نہ ہوں اور اس کی بارگاہ میں نفوس سکون محسوس نہ کریں اور یہ مقصود مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ رسول رحیم اور کریم نہ ہو اور وہ ان کے گناہوں سے درگزر نہ کرے اور ان کی برائیاں معاف نہ کرے اور ان کو خاص نہ کرے نیکی، کرم اور شفقت کے وجوہ سے پس انہیں اسباب کی وجہ سے واجب ہے کہ رسول بد اخلاقی سے مبراء ہو اور یونہی واجب ہے کہ وہ سخت دل نہ ہو۔'' (تفسیر کبیر ج ۳، ص ۴۰۷)

اس ساری بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ سخت دلی سے بعثت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔

مسایرہ مع مسامرہ میں ہے:

والسلامة من القسوة لان قسوة القلب موجبة للبعد عن جناب الرب انه هي منبع المعاصي

''اور نبوت کی شرط ہے کہ (مدعیٔ نبوت) دل کی سختی سے سلامت ہو کیونکہ دل کی سختی رب کی بارگاہ سے دوری کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ گناہوں کا سرچشمہ ہے۔'' (ج ۲، ص ۸۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل شانِ نرم دلی:

قارین کرام!

اس میں ذرا بھر شک نہیں ہے کہ دیگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ نے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نرم دلی بھی بے مثال عطا فرمائی تھی، جس کی ایک واضح دلیل ہماری نقل کردہ آیت قرآنی بھی ہے۔ نیز آپ کی اس شان کو دیگر اور بھی کئی طریقوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر یہاں پر ہم ان میں سے ایک پر ہی کلام کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بارہا ایسا ہوا کہ کسی غمناک خبر یا واقعہ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مبارک سے رحمت کے آنسو بہہ پڑتے اور آنسوؤں کا نکلنا بلاشبہ دل کی نرمی ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ h سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ (حضرت آمنہ k) کی قبر کی زیارت کی تو

فبکی وابکی من حوله

اور خود بھی روئے اور اپنے ساتھ والوں کو بھی رولا دیا۔''

(مسند احمد ٩٦٨٦، مسلم ٩٧٦، ابی داؤد ٣٢٣٤، ابن حبان جلد ١٧، ٦٦٠ وغیرہ)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم d کا وصال ہوا تو:

فدمعت عینا رسول اللہ ﷺ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آپ فرما رہے تھے آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل غمگین

ہے،اور ہم صرف وہی بات کریں گے جو ہمارے رب کو راضی کرے۔'' (اسدالغابہ ج۱،ص۱۵۳)

یہ حدیث مختلف الفاظ ومختلف اسناد سے ان کتب میں بھی موجود ہے:

بخاری ج۲،ص۱۷۹، مسلم ۲۳۱۵، ابو داؤد ۳۱۲۶، ابن ماجہ ۱۵۸۹، ابن ابی شیبہ ج۳،ص ۳۹۳، سنن بیہقی ج۴،ص۶۹، ابن سعد ج۱،ص۸۸، مشکل الآثارلطحاوی ج۴،ص ۲۹۳، وغیرہا۔

مرزا غلام قادیانی انتہائی سنگ دل تھا:

قارئین کرام!

یہ بات بدیہی سی ہے کہ کسی غم والی خبر کے سنتے وقت یا غم والے واقعہ کے مشاہدہ کے وقت آنسوؤں کا نکلنا نرم دلی کی دلیل ہوتا ہے اور آنسوؤں کا نہ نکلنا سخت و پتھر دلی کی دلیل ہوتا ہے۔ یہ سمجھ لینے کے بعد اب یہ ملاحظہ کر لیجئے کہ مرزا قادیانی انتہائی سنگ دل تھا، ملاحظہ ہو:

مرزے کا قریبی ساتھی اور مرید مفتی صادق لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ نماز استسقاء ہوئی تھی جس میں حضرت صاحب بھی شامل ہوئے تھے۔ لوگ اس نماز میں بہت روئے تھے مگر حضرت صاحب میں ضبط کمال کا تھا۔اس لئے میں نے آپ کو روتے نہیں دیکھا۔''

(ذکر حبیب ص ۳۲۳)

اسی کتاب کے اگلے صفحہ پر مزید لکھا:

''حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر میں نے بہت غور سے دیکھا مگر میں نے آپ کو روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حالانکہ آپ کو مولوی صاحب کی وفات کا نہایت

صدمہ تھا۔'' (ایضاً ص ۳۲۴)

اورتو اور مرزا کو اپنے ایک بیٹے کی وفات پر بھی رونا تک نہیں آیا تھا۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے انوار خلافت ص۱۹۱، از مرزا بشیر الدین)

بدعقیدگی و بدعملی کی نحوست کی وجہ سے مرزا کا دل انتہائی سیاہ پتھر ہو چکا تھا جس کی وجہ سے اس کی آنکھ سے کبھی آنسو نہ بہا۔ مگر حیرت ہے کہ مرزا کے بد نصیب و بے عقل مریدین اسے ضبط کا نام دے رہے ہیں اسے کہتے ہیں:

مدعی سست گواہ چست

بہرحال نتیجہ کلام یہ ہے کہ مرزا چونکہ سخت دل تھا اس لئے نبی ہرگز نہ تھا اس لئے کہ جو نبی ہو وہ سنگدل نہیں ہوتا اور جو سنگدل ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

نبوت کی پچیسویں شرط

نبی کا شاعر نہ ہونا:

نبوت کی پچیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت شاعر نہ ہو، اس لئے کہ شعر عمومی طور پر جھوٹ، مبالغہ، بے جا تعریف، بے جا مذمت، بے تکے اشارات و کنایات، خلاف حقیقت واقعات، اوہام وتخیلات وغیرہ پہ مشتمل ہوتے ہیں اور وضع بھی تکلفا ہوتے ہیں۔ جبکہ ان سب باتوں کو معیوب شمار کیا جاتا ہے۔ اس لئے ایسا کرنے والے شاعروں کو بھی عموماً عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور انبیاء کرام f کا مقام و مرتبہ اس طرح کے ہر طعن وعیب سے بہت دور ہوتا ہے، نیز ان کا کلام جھوٹ، خلاف حقائق اور فرضی اوہام وتخیلات پہ مبنی نہیں ہوتا بلکہ سراپا حقیقت وترجمانِ خدا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ وحی کے رنگ میں رنگا ہوتا ہے۔

اسی لئے قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا:

وما علمنٰه الشعر وما ینبغی له (سورۃ یٰسین:٦٩)

مرزا غلام قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور ہم نے اسے یعنی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ یہ کام اس کی شان کے مطابق تھا۔''

(تفسیر صغیر ص٥٦٠)

حضرت امام بغوی m اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قال الکلبی، ان کفار مکة قالوا، ان محمداً شاعر وما یقوله شعر فانزل الله تکذیبا لهم

''امام کلبی فرماتے ہیں کہ کفار نے کہا کہ محمد شاعر ہیں اور یہ جو کہتے ہیں وہ شعر ہے۔ تو رب تعالیٰ نے کفار کی تکذیب فرمانے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔''

(ج ۳، ص ۶۴۸)

تفسیر ایسر التفاسیر میں ہے:

وما علمنا رسولنا الشعر وما یصح له، ولا یلیق به، بسبب مکانته ومنزلته ان یکون شاعرا، وان الشعر لا یصلح له لان الشعر تثیره فی النفس اهواء و ضغائن والشرائع السماویة الدیانات تتنزه عن مثل ذلك

''اور ہم نے اپنے رسول کو شعر نہیں سکھایا اور نہ آپ کے لئے صحیح تھا اور نہ آپ کے لائق تھا بوجہ آپ کے بلند رتبے و بلند مقام کے اور بے شک شعر بھی آپ کے لئے صلاحیت نہیں رکھتا، کیونکہ شعر دلوں میں خواہشات اور کینے پیدا کرتے ہیں جبکہ آسمانی شریعتیں اور دین اس طرح کی باتوں سے پاک ہوتے ہیں۔'' (تحت آیت مذکورہ)

تفسیر محاسن التاویل میں عدمِ تعلّم شعر کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لان الشعر تخیلات وهذا حکم و عقائد و شرائع و حقائق

''اس لئے کہ شعر تو تخیلات ہوتے ہیں اور یہ (یعنی نبی کی وحی اور قرآن) حکم، عقائد، شرائع اور حقائق کا مجموعہ ہے۔''

(تحت آیت مذکورہ)

تفسیر روح المعانی میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ کیا عدمِ تعلیمِ شعر نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے یا یہ تمام انبیاء کے لئے عام ہے؟

تو اس کے جواب میں فرمایا:

هو عام لهٰذه الآية

''یہ عام ہے بوجہ اس آیت کریمہ کے۔''

(ج ۱۲، جزء ۲۳، ص ۷۰)

مطلب یہ ہے کہ شعر کہنا کسی بھی نبی کو نہیں سکھایا گیا۔

مرزا غلام قادیانی کا پیرو کار مرزائی مفسر محمد علی آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھتا ہے:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نبی بھی شاعر نہیں ہوا۔''

(تفسیر بیان القرآن ج ۳، ص ۱۱۴۵)

پھر لکھا:

''مگر تعجب ہے کہ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو اس پیرایہ میں سمجھایا گیا تھا کہ وہ بھی شعر و شاعری کی طرف کم مائل ہوں یہ بیماری مسلمانوں میں خاص زور پکڑ گئی ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ عملی حالت روز بروز کمزور ہوتی چلی گئی۔'' (ایضاً)

مرزا غلام قادیانی ایک نام نہاد شاعر تھا:

قارئین کرام!

ابھی آپ نے اہل اسلام کی کتب مستندہ کے ساتھ ساتھ خود مرزائیوں کی بھی گواہیاں پڑھیں کہ اللہ کے سچے انبیاء کرام میں سے کوئی ایک نبی بھی شاعر نہیں ہوا اور نہ ہی شاعر ہونا نبی کی شان کے لائق ہے۔ مگر ایک مرزا قادیانی ہے کہ جو صرف شاعر نہیں تھا بلکہ اس کی کتابیں اس کے ہزاروں اشعار سے

بھری پڑی ہیں اور ان اشعار کی تعداد راقم فیضی کی تحقیق وشمار کے مطابق تقریباً آٹھ ہزار (۸۰۰۰) سے زیادہ کو پہنچتی ہے۔ جیسا کہ ذیل کے خاکہ سے ظاہر ہے۔ چونکہ اس کی کل تصنیفات روحانی خزائن کے نام پہ تئیس (۲۳) جلدوں میں جمع کر دی گئیں ہیں۔ اس لئے ہم اس کی ہر جلد میں موجود اشعار کی کل تعداد ذکر کرتے ہیں۔

جلد	اشعار
۱	۲۶۶
۲	۱۲۹
۳	۱۶۹
۴	۱۳۶
۵	۱۶۷
۶	
۷	۱۰۲۵
۸	۳۵۳
۹	۲۲۴
۱۰	۳۸۴
۱۱	۲۵۸
۱۲	۶۰۴
۱۳	۲۹
۱۴	۶۰
۱۵	۳۵۵
۱۶	۶۰

۱۷	۶۲
۱۸	۴۷۰
۱۹	۶۲۷
۲۰	۲۶۰
۲۱	۹۰۳
۲۲	۳۹۶
۲۳	۵۵
کل	۸۰۶۹

مرزاغلام قادیانی کی حیاءسوز شاعری:

آیئے ذرا جھوٹے مدعی نبوت کی حیاءسوزاور فحاشی سے بھرپور شاعری کا نمونہ بھی دیکھتے جایئے۔

چپکے چپکے حرام کروانا	آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا	جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ	سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے	وہ نہ بیوی زن بزاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے	ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط	یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن	پاک دامن ابھی بیچاری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو	ایسی جورو کی پاسداری ہے
اس کے یاروں کو دیکھنے کے لئے	سر بازار ان کی باری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں	خوب جورو کی حق گزاری ہے

(آریہ دھرم ص۷۵۔۷۶، خزائن ج۱۰، ص۷۶۔۷۵)

قارئین کرام!

ان سارے حقائق سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی ہرگز ہرگز نبی نہ تھا، کیونکہ جو نبی ہوتا ہے وہ شاعر نہیں ہوسکتا اور جو شاعر ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔ اس کی وجوہات شروع شرط میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اب آخر میں مرزا کی زبانی بھی سن لیجئے وہ کہتا ہے:

> ''کوئی شاعر اس بات کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا اور نہ کبھی ہوا کہ اس کا کلام ہر ایک قسم کے کذب اور ہزل اور غیر ضروری باتوں سے پاک (ہو)......تو کلام الٰہی سے مقابلہ پر ان کا ناچیز کلام پیش کرنا کیسی سفاہت اور نادانی ہے۔ شاعر تو مر بھی جاویں تو صداقت و راستی و ضرورت حقہ کا اپنے کلام میں التزام نہ کرسکیں، وہ تو بغیر فضول گوئی کے بول ہی نہیں سکتے اور ان کی شاعری کل فضول اور جھوٹ پر ہی چلتی ہے۔ اگر جھوٹ نہیں یا فضول گوئی نہیں تو پھر شعر بھی نہیں۔''
>
> (براہین احمدیہ ج۱، ص۸۔۴۶۷، خزائن ج۱، ص۸۔۴۶۷)

نوٹ:

ہماری یہ ساری بحث نبوت کے متعلقہ تھی، غیر نبی کے لئے شعر گوئی جائز ہے یا نہیں، تو اس بارے علماء کرام فرماتے ہیں کہ جو اچھا شعر ہے وہ اچھا ہے۔ جیسے حمد ونعت وغیرہا اور جو برا ہے وہ برا ہے۔ اچھا شعر کہنا جائز ہے اور برا شعر کہنا ناجائز ہے۔

نبوت کی چھبیسویں شرط

نبی کا صاحب زہد و ورع ہونا:

نبوت کی چھبیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت صاحب زہد و ورع ہو اور دنیاوی لذات وشہوات سے بے تعلق ہو، کیونکہ نبوت کا مقصد ہی بندوں کو خدا تک پہنچانا ہے جبکہ شہوت و نفس پرستی خدا سے دور کرتی ہے۔ یہ اس لئے بھی ہے کہ دنیا و نفس پرستی اور دنیاوی رنگینیوں کا لالچی ہو جانا عقل سلیم کے نزدیک معیوب و مطعون ہے اور رب تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کو ایسے تمام عیوب ومطاعن سے محفوظ رکھتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بے مثال زہد:

اس میں ذرا بھر شک و شبہ نہیں ہے کہ رب تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دونوں جہاں کی نعمتیں عطا فرما کر اپنے خزانوں کا مختار و قاسم بنایا ہے۔ آپ چاہتے تو پہاڑ سونا بن کر آپ کے ساتھ چلنا شروع کر دیتے۔ مگر چونکہ آپ نبی اور نبیوں کے امام ہیں۔ اس لئے آپ کو زہد بھی بے مثال عطا کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود یہ دعا فرمایا کرتے۔

اللھم اجعل رزق آل محمد قوتاً

''الٰہی میرے اہل وعیال کو مناسب رزق عطا فرما۔''

(شفاء ج۱،ص ۱۱۳، وشرحہ لملاعلی قاری ج۱،ص ۳۱۳،مسلم ۱۰۵۵، مدارج النبوۃ ج۱،ص۱۴۱ مترجم وغیرہا)

حضرت عائشہ k فرماتی ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلسل تین دن تک شکم سیر ہو کر کبھی بھی کھانا نہ کھایا۔''

(مدارج النبوۃ ج ا،ص ۱۴۱، شفاء ج ا،ص ۱۱۳، مسلم ۲۹۷۰)

حضرت عمرو بن حارث h فرماتے ہیں:

''سرکار دو عالم ﷺ نے ترکہ میں کوئی چیز نہ چھوڑی بجز ہتھیار، گھوڑا اور اس کی زین کے اور ان اشیاء کو بھی بیت المال کے سپرد کر دیا تھا۔'' (مدارج النبوۃ ا،ص ۱۴۱)

مرزا غلام قادیانی کی نفس پرستی و دنیا پرستی:

قارئین کرام!

دنیا جمع کرنے اور دنیاوی لذات وشہوات پوری کرنے کا وہ کونسا ذریعہ ہے جو مرزا قادیانی نے نہ اپنایا ہو۔ گویا اس کی ذات حرام خوری وحرام کاری کا استعارہ بن چکی تھی۔ جس کے کئی شواہد ہم اب تک پیش کر چکے ہیں۔ خاص کر کے دسویں بارہویں، سترہویں اور اٹھارہویں شرط میں۔ انہیں بار دیگر مطالعہ کیجئے کچھ مزید حوالات ملاحظہ ہوں:

''میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔'' (سیرت المہدی، حصہ اوّل ۱۸۱)

''مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھا لیتے تھے، سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو یا پلاؤ، مگر اکثر ایک ہی ران پر گزارہ کر لیتے تھے۔'' (ایضاً حصہ دوم ص ۱۳۲)

گوشت کی خوب بھنی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں۔''

(ایضاً حصہ اول ص ۱۸۱)

عمدہ کھانے یعنی کباب، مرغ پلاؤ انڈے اور اس طرح فرنی چاول وغیرہ سب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے۔'' (ایضاً ص ۱۳۳)

مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کو حکم نامہ کے ذریعے شراب نوشی کے لئے شراب کی بوتل منگوانے کے لئے لکھتا ہے:

مجی اخویکم محمد حسین سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
''اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے، آپ اشیائے خوردنی اور ایک بوتل ٹانک وائن، ای پلومر کی دکان سے خریدیں مگر ٹانک وائن چاہئے۔ اس کا لحاظ رہے، باقی خیریت ہے۔ والسلام۔ (خطوط امام بنام غلام ص۵)

سودائے مرزا کے حاشیہ پر حکیم محمد علی پرنسپل طیبہ کالج امرتسر لکھتے ہیں:

''ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے، اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے۔'' (۱۲ دسمبر ۱۹۳۲، سودائے مرزا ص۳۹، حاشیہ، بحوالہ قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں، ص۱۷۷)

قارئین کرام!

اندازہ لگائیں کہ وہ شخص کہ جو زمانے کا بدمعاش، معاشرے کا ناسور، اعلیٰ درجے کا حرام کار اور حرام خور تھا اسے بھی دعویٰ نبوت تھا، لعنۃ اللہ علیہ

ہم کہتے ہیں نبی ہونا تو بڑی دور کی بات ہے مرزا قادیانی تو ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔

نبوت کی ستائیسویں شرط

نبی کا صاحب مروت ہونا:

نبوت کی ستائیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت صاحب مروت ہو، یعنی اس کے کھانے پینے کا طریقہ انتہائی مہذب ہو، وہ بازاروں میں چل پھر کر اور ٹہلتے ہوئے نہ کھاتا پیتا ہو۔ کیونکہ طبائع سلیمہ ایسا کرنے کو معیوب شمار کرتی ہیں اور رب تعالیٰ اپنے انبیاء کرام j کو ایسے ہر قسم کے عیوب و نقائص سے محفوظ رکھتا ہے۔

علامہ فضل رسول بدایونی m اس شرط کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

وفی المروۃ ای الانسانیۃ والحشمۃ کعدم الاکل علی الطریق

''اور (نبوت کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ) اس میں نزاہت اور مروت یعنی انسانیت اور شان وشوکت پائی جائے جیسے راستے پر نہ کھانا۔'' (المعتقد المنتقد ص۲۲۱)

المسایرہ مع المسامرہ ج۲،ص۸۰ پر بھی اس شرط کو نقل کیا گیا ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب m لکھتے ہیں:

''وہ (مدعیٔ نبوت) وقار کے خلاف اور معیوب کام نہ کرتا ہو، مثلاً بازاروں میں راستہ چلتے ہوئے کسی چیز کا کھانا۔''

(تفسیر تبیان القرآن ج۱،ص۵۸۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے مثال مروت و وقار:

حضرت خارجہ بن زید h فرماتے ہیں:

کان النبی ﷺ او قر الناس

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ باوقار تھے۔''

(شفاء شریف ج۱،ص۱۱۰، مراسیل ۵۰۵، التہذیب لنمری ۲۱، ۳۳۷)

حضرت شیخ محقق m فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا برکات میں حلم، وقار اور آپ کی حرکات وسکنات میں تحمل، بردباری اور آہستگی پائی جاتی تھی ایسی کہ کسی انسان میں ان اوصاف کا پایا جانا ممکن ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مجلس میں سب سے بڑھ کر صاحب عز و وقار تھے۔'' (مدارج النبوۃ ج۱،ص۱۳۷)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل و بے مثال مروت و وقار میں سے بیٹھ کر اور مہذب ترین انداز سے کھانا کھانا بھی ہے۔ نیز یہ کہ آپ نے کھڑے ہو کر (بغیر کسی شرعی عذر کے) کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو:

حضرت انس h نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

انہ نھی ان یشرب الرجل قائما

''آپ d نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر پیئے۔''

حضرت قتادہ h کہتے ہیں ہم نے حضرت انس h سے پوچھا:

فالا کل؟

''کھڑے ہو کر کھانے کے متعلق کیا حکم ہے؟

تو آپ نے فرمایا:

ذلك الشر او اخبث

''یہ اس سے بھی زیادہ برا اور خبیث ہے۔''

(ریاض الصالحین ص۲۳۱،مسلم ۲۰۲۴/ ۱۱۳)

یونہی ایک اور روایت میں ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی سے منع کیا ہے۔'' (ریاض الصالحین ص ۲۳۱، مسلم ۲۰۲۴، ۱۱۲)

حضرت ابو ہریرہ h سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لایشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقئ

''تم میں سے کوئی بھی کھڑے ہو کر ہرگز نہ پئے۔ پس جو بھول کر ایسا کر بیٹھا اسے چاہئے کہ قئی (الٹی) کردے۔''

(ریاض الصالحین ص ۲۳۱، مسلم ۲۰۲۶)

مرزا غلام قادیانی انتہائی بے مروت و بے وقار تھا:

مرزا قادیانی کی بے مروتی و بے وقاری کا یہاں سے اندازہ لگا لیں وہ ٹہلتے ہوئے کھاتا پیتا تھا۔ سیرت المہدی میں ہے:

''حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد (قادیانی عبادت خانہ، ناقل) میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے۔''

(حصہ اوّل ص ۱۹۱)

جب یہ ثابت ہوا کہ مرزا انتہائی بے مروت و بے وقار تھا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھا۔ کیونکہ جو نبی ہو وہ بے مروت و بے وقار نہیں ہوتا اور جو بے مروت و بے وقار ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

نبوت کی اٹھائیسویں شرط

مدعیٔ نبوت، رب تعالیٰ کی ذات اور صفات میں فکر کرنے کی دعوت دینے والا نہ ہو:

نبوت کی اٹھائیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت، رب تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں فکر کرنے کی دعوت دینے والا نہ ہو، کیونکہ ایک تو ایسے غوروفکر سے منع کیا گیا ہے، دوسرا یہ کہ یہ بندوں کی طاقت سے ہی باہر ہے۔ گویا ایسا کرنے سے تکلیف مالا یطاق لازم آئے گی اور یہ حکمت نبوت کے خلاف ہے، اور نبی اپنی قوم کے لئے جسمانی وروحانی دونوں طرح کا حکیم ہوتا ہے وہ انہیں اسی بات کا حکم دیتا ہے جس کی ان میں اٹھانے کی طاقت بھی ہو اور ان کے حق میں بہتر بھی ہو۔ حضرت شاہ ولی اللہ m اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

واعلم ان من سيرة الانبياء عليهم السلام الا يامروا بالتفكر فی ذات الله تعالیٰ و صفاته فان ذلك لايستطيعه جمهور الناس وهو قوله صلی الله عليه وسلم تفكروا فی خلق الله ولا تفكروا فی الله

”جان لو کہ بے شک یہ انبیاء کرام f کی سیرت (صفات و شرائط) میں سے ہے کہ وہ رب تعالیٰ کی ذات اور صفات میں غور وفکر کرنے کا حکم نہیں کرتے۔ کیونکہ ایسا کرنا تمام لوگوں کی طاقت میں بھی نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا (بھی) فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غوروفکر کرو، اللہ تعالیٰ کی ذات میں نہ کرو۔“ (حجۃ اللہ البالغہ ج......ص۱۹۷)

مرزا غلام قادیانی رب تعالیٰ کی ذات وصفات میں غور وفکر کرنے کی دعوت دینے والا تھا:

قارئین کرام!

مرزا غلام قادیانی کے ارتدادی و کفریہ عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے اپنی تحریرات میں رب تعالیٰ کے متعلق ایسا گھٹیا تصور وعقیدہ فراہم کیا ہے کہ جس کو تسلیم کرتے ہی بندہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے، نیز ان تحریرات کو پڑھنے والا عامی آدمی رب تعالیٰ کی ذات وصفات میں غور وفکر کرنا شروع کر دے، آیئے مرزا کی وہ چند ایک عبارات ملاحظہ کریں۔

لکھتا ہے:

''میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے، ان کی شکل بڑی بارعب تھی۔'' (اخبار الحکم ج۶،ش ۱۷، ۱۰ مئی ۱۹۰۲، ص ۷، مکاشفات ص ۳)

پھر خدا کو چوروں کی طرح قرار دیتے ہوئے لکھا:

''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔'' (تجلیات الٰہیہ ص ۴، خزائن ج ۲۰، ص ۳۹۶)

پھر رب تعالیٰ کو سحری وافطاری کرنے والا قرار دیتے ہوئے لکھا:

''خدا نے فرمایا کہ میں روزہ رکھوں گا اور افطاری بھی کروں گا۔'' (تذکرہ ص ۴۲۰، بلیغ رسالت ج ۱۰، ص ۳۲)

پھر خدا کو اپنا مرید قرار دیتے ہوئے لکھا:

''بایعنی ربی (مجھ سے میرے رب نے بیعت کی)

(دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸، ص ۲۲۷)

پھر رب تعالیٰ کو تندوے کی طرح بے شمار ہاتھوں پیروں والا قرار دیتے ہوئے لکھا:

''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض وطول رکھتا ہے اور تندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔''

(توضیح مرام ص ۶۲، خزائن ج ۳، ص ۹۰)

تو جو رب تعالیٰ کی ذات وصفات میں یوں دعوت دینے والا ہو وہ ہرگز ہرگز نبی نہیں ہوسکتا۔

نبوت کی انتیسویں شرط

نبی کا اپنی قوم میں موجود تمام محاسن کا جامع ہونا:

نبوت کی انتیسویں شرط یہ ہے کہ مدعیٔ نبوت کی قوم میں جتنے بھی محاسن و کمالات موجود ہوں وہ اس میں بدرجۂ اتم پائے جاتے ہوں، اور وہ ہر لحاظ سے اپنی قوم پر فوقیت رکھتا ہو۔ اس لئے کہ اگر کوئی ایسی خوبی جو اس میں تو نہیں پائی جاتی مگر اس کی قوم میں پائی جاتی ہو تو اس سے عدمِ اتباع اور قوم کا اس سے افضل ہونا لازم آتا ہے، حالانکہ افضلیت و اکملیت اور فوقیت و برتری نبوت کا جزو لازم ہے۔

شفاء شریف میں ہے:

ان صفات جمیع الانبیاء صلوٰۃ اللہ علیھم من کمال الخلق...وجمیع المحاسن

''بے شک تمام انبیاء کرام f کی صفات میں سے ہے کمال خلق اور تمام محاسن کا جامع ہونا۔'' (ج۱،ص۱۱۹)

المعتقد مع المعتمد میں ہے:

''ومنه کونه اکمل اھل زمانه ممن لیس نبیا

''اور نبوت کی شرائط میں سے ہے کہ نبی اپنے زمانے کے تمام غیر نبی افراد سے اکمل ہو۔'' (ص۲۲۲)

نبی کریم ﷺ تمام ممکنہ محاسن کے جامع ہیں:

نبی کریم ﷺ کو جو رب تعالیٰ کی طرف سے بے شمار عظمتیں عطا فرمائی گئیں، ان میں سے ایک عظمت یہ بھی ہے کہ رب تعالیٰ نے آپ کو تمام ممکنہ محاسن و کمالات کا جامع بنایا ہے، یعنی عالم امکان میں جس قدر بھی کمالات تھے وہ سب

آپ کو عطا فرما دیئے گئے ہیں۔ نیز حضرت آدم تا عیسیٰ f تمام انبیاء و رسل اور دیگر مقربین کو بھی جتنے اوصاف دیئے گئے وہ بھی اور ان سے کہیں بڑھ کر مزید بھی آپ کو عطا فرمائے گئے۔

حضرت علامہ آلوسی m فرماتے ہیں:

مامن معجزة لنبی من الانبیاء علیهم السلام الالنبینا صلی الله علیه مثلها، مع زیادة شرف له شرف الله تعالیٰ، بل مامن ذرة نور شعست فی العالمین الا تصدقت بها شمس ذاته

''تمام انبیاء کرام f میں سے ہر نبی کے ہر معجزہ کی مثل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا گیا اور اس کے ساتھ مزید شرف بھی رب تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ بلکہ عالمین (کائنات) کا ہر نور کا ذرہ جو چمکا ہے وہ آپ ہی کی ذات شمس کی بدولت چمکا ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج۳، جزء سادس ص۲۸)

امام بوصیری کہتے ہیں:

وکل اٰی اتی الرسل الکرام بها
فانما اتصلت من نوره بهم

تمام انبیاء کرام f جس قدر بھی معجزات لے کر تشریف لائے وہ تمام ان کو آپ ہی کے نور سے حاصل ہوئے تھے۔ (قصیدہ بردہ شریف)

مولانا جامی کہتے ہیں:

حسن یوسف، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ ہمہ خوباں دارند تو تنہا داری

یا رسول اللہ! آپ یوسف d کا حسن، عیسٰی d کا دم اور موسٰی d کا دست بیضاد رکھتے ہیں اور وہ تمام معجزات و کمالات جو تمام انبیاء لے کر آئے وہ سب آپ بھی رکھتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی m کہتے ہیں:

ہر مرتبہ کہ بود درامکان بروست ختم
ہر نعمتی کہ داشت خدا برو تمام

عالم امکان میں جو بھی مرتبہ تھا وہ آپ پر ختم ہو چکا ہے اور دست قدرت میں جتنی بھی نعمتیں تھیں وہ سب آپ پر مکمل ہو چکی ہیں۔

(بشیر الکامل ص ۲، حاشیہ نمبر ۷، بحوالہ مدارج النبوۃ)

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان m کہتے ہیں:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیران ہوں میرے شاہا کیا کیا کہوں تجھے
آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے
(حدائق بخشش)

مرزا غلام قادیانی محاسن کی بجائے عیوب ونقائص کا جامع تھا:

قارئین کرام!

دنیا میں اک مرزا غلام قادیانی کی ذات بد ہے کہ جس میں آپ تلاش کر کے بھی کوئی خوبی نہ تلاش کر سکیں گے اور عیوب و نقائص آپ کو سر کے بالوں سے بھی زیادہ مل جائیں گے، گویا وہ محاسن کا تو نہیں البتہ عیوب و نقائص کا ضرور جامع تھا اس بابت مرزے کی اپنی گواہی اور اعتراف ملاحظہ ہو، خود کہتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(سیرت طیبہ ص ۱۶۵، براہین احمدیہ ص ۹۷، ج ۵، خزائن ج ۲۱، ص ۱۲۷)

شعر کا ترجمہ:

''میں نہ ہی خاکی یعنی انسان کا نطفہ ہوں اور نہ بندے دا پتر ہوں، میں انسانوں کی نفرت کی جگہ ہوں اور انسانوں کے لئے شرمندگی کا باعث ہوں۔''

یہ وہ پہلا اور آخری سچ ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی مرزا قادیانی کے قلم سے نکل گیا۔ ہم بھی دل وجاں سے اس کے اس سچ کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آخر کیوں نہ کریں کہ وہ اپنے ظاہر و باطن عقائد و اعمال، افکار و نظریات اور کردار و گفتار میں ہر قسم کی غلاظت ونجاست سے مملو تھا۔ گویا اس کی ذات بد میں عیوب و نقائص کا ایک جہاں آباد تھا۔ جیسا کہ ہم اپنی اس کتاب میں بھی درجنوں کی تعداد میں باحوالہ نقل کر چکے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ نبی ہرگز ہرگز نہیں تھا، کیونکہ جو نبی ہوتا ہے وہ اپنی قوم میں موجود تمام خوبیوں کا جامع ہوتا ہے اور یہ ان تمام خوبیوں سے عاری تھا، بلکہ عیوب و نقائص کا جامع تھا۔ اس واسطے کہ جو نبی ہوتا اس میں عیوب و نقائص نہیں ہو سکتے اور جس میں عیوب و نقائص ہوں وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

نبوت کی تیسویں شرط

جو نبی کی جائے وصال ہو وہی اس کا مدفن ہو:

نبوت کی تیسویں شرط یہ ہے کہ جس جگہ پر نبی کا وصال ہوتا ہے اسی جگہ پر اس کی تدفین ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

ما دفن نبی قط الا فی مکانه الذی توفی فیه

''کوئی نبی بھی دفن نہیں کیا گیا مگر اسی جگہ کہ جہاں اس کا وصال ہوا۔'' (مؤطا امام مالک ص ۲۱۲)

مؤطا امام مالک کے حاشیے میں ہے:

فهذا من خصائص الانبياء

''یہ انبیاء کرام f کے خصائص میں سے ہے۔''

(ص ۲۱۲، حاشیہ نمبر ۵)

یہی وجہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی تدفین مبارکہ کے متعلق صحابہ کرام j کی مختلف آراء ظاہر ہوئیں تو حضرت صدیق اکبر h نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

ما دفن نبی قط الا فی مکانه الذی توفی فیه

(بمرجع سابق)

''تو پھر آپ ﷺ کا مزار اقدس حضرت عائشہ صدیقہ k کے حجرہ مبارکہ میں بنایا گیا، کیونکہ آپ ﷺ کا وصال بھی ادھر ہی ہوا تھا۔''

مرزا غلام قادیانی مرا لاہور میں تھا لیکن اسے دفن قادیان میں کیا گیا تھا:

مرزا غلام قادیانی کے تمام سوانح نگار، مرزائی مصنفین اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں مرا تھا اور اس کی میت کو بذریعہ ٹرین اس کے آبائی علاقے ''قادیان'' میں لاکر وہیں دفن کر دیا گیا تھا۔

تو جب یہ بات بھی قطعی طور پر ثابت ہوئی کہ مرزا غلام قادیانی کی جائے وفات اور جائے تدفین ایک نہیں، تو یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھا۔ کیونکہ جو نبی ہوتا ہے۔ اس کی جائے وصال وتدفین ایک ہی ہوتی ہے۔

سچے نبی کی ستائیس (۲۷) علامات وخصوصیات علامہ اقبال کے قلم سے:

علامہ اقبال نے اپنی مشہور فارسی نظم، ''حکمت کلیمی'' میں سچے نبی کی علامات وخصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا:

تا نبوت حکم حق جاری کند
پشت پا ہر حکم سلطان می زند

نبوت جب اللہ کے حکم سے جاری ہوتی ہے تو وہ سلطان (حاکم وقت) کے حکم پر ایڑھی مارتی ہے (یعنی شاہان وقت کے حکم کو ٹھکرا دیتی ہے۔)

در نگاہش قصر سلطان کہنہ دیر
غیرت او نتابد حکم غیر

نبوت کی نگاہ میں بادشاہ کا محل ایک پرانا مندر ہوتا ہے اس کی غیرت کسی اور کے حکم کو گوارہ نہیں کرتی۔

پختہ سازد صحبتیش ہر خام را
تازہ غوغا ہائے دہد ایام را

''نبی کی صحبت ہر خام کو پختہ کر دیتی ہے اور نبی زمانے کو نیا ولولہ روحانی عطا کرتا ہے۔''

درس او اللہ بس باقی ہوس
تا نیفتد مرد حق در بند کس

''نبی کا درس یہ ہوتا ہے کہ اللہ بس باقی ہوس تا کہ مرد حق کو غیر اللہ کی قید میں نہ جکڑا جا سکے۔''

از نم او آتش اندر شاخ تاک
درکف خاک از دم اوجان پاک

''انگور کی بیل کی شاخ میں آگ اسی (نبوت) کی نمی کی

بدولت پیدا ہوتی ہے مٹھی پھر خاک (بدن انسانی) میں اسی سے جان پیدا ہوتی ہے۔''

معنی جبریل و قرآن است او
فطرة اللّٰہ را نگہبان است او

''جبریل (کے آنے) اور قرآن (کے نزول) کا معنی نبوت ہی تو ہے۔ اللہ کی فطرت (یعنی اس کے دین و احکام) کی محافظ نبوت ہی تو ہوتی ہے۔''

حکمتش برتر از عقل ذو فنون
از ضمیرش امتے آید بروں

''نبوت کی حکمت صاحب فن عقل سے بالا تر ہوتی ہے، نبوت کے ضمیر سے ہی تو امت جاگتی ہے۔''

حکمرانے بے نیاز از تخت و تاج
بے کلاہ و بے سپاہ و بے خراج

''گویا نبی ایک ایسا حکمران ہوتا ہے جو تخت و تاج سے بے نیاز ہوتا ہے۔ وہ بے کلاو بے سپاہ اور بے خراج ہوتا ہے (یعنی وہ ان چیزوں کا محتاج نہیں ہوتا، بلکہ یہ سب اس کے زیرِ نگیں ہوتے ہیں، کیونکہ اس کا مقام ان اسباب سے بہت اونچا ہوتا ہے۔)

از نگاہش فرو دیں خیزد مردے
در دھر تلخ تر گرد زمے

''نبی کی نگاہ کی بدولت موسم خزاں سے موسم بہار پیدا ہو جاتا ہے، ہر ایک کے شراب کے مٹکے تلچھٹ اس کے جام

سے زیادہ تلخ ہو جاتے ہیں (یعنی نبی کی تعلیمات کے سامنے باقی سبھی تعلیمات بے رنگ ونور ہو جاتی ہیں)''

اندر آہِ صبح گاہِ او حیات
تازہ از صبح نمودش کائنات

''زندگی تو اس کی صبح کی آہ سے قائم ہوتی ہے ساری کائنات اسی کی صبح سے تازگی حاصل کرتی ہے۔''

بحر و بر از طوفانش خراب
در نگاہ او پیام انقلاب

''نبوت کے روحانی طوفان کے زور سے بحر و بر میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی ہر نگاہ میں اک انقلاب کا پیغام ہوتا ہے۔''

درس لا خوف علیہم می دہد
تا دلے در سینۂ آدم نہد

''نبی لاخوف علیہم (یعنی ان پر کوئی خوف نہیں) کا درس دینا ہے، تاکہ انسان کے سینے میں اس کا دل رکھ دے۔''

عزم و تسلیم و رضا آموزدش
در جہاں مثل چراغ افروزدش

''نبی انسان کو عزم، تسلیم اور رضا سکھاتا ہے اور انسان کو دنیا میں چراغ کی طرح روشن کر دیتا ہے۔''

صحبت او ہر خوف را دور کند
حکمت او ہر تہی را پر کند

''نبی کی صحبت ٹھکری کو موتی بنا دیتی ہے اور اس کی حکمت ہر

خالی کو پر کر دیتی ہے۔''

بندہ در ماندۂ را گوید کہ خیز
ہر کہن معبود را کن ریز ریز

''نبی اپنے پیچھے رہ جانے والوں بندوں (متبعین) سے فرماتا ہے کہ اٹھ اور ہر پرانے (یعنی جھوٹے) معبود کو ریزہ ریزہ کر دے۔''

مردے حق افسون ایں دیر کہن
از دو حرف رَبِّیَ الْاَعْلیٰ شکن

''مردحق جب اس پرانے مندر (دنیا) کے جادو میں آ چکا ہوتو (نبی اس سے فرماتا ہے کہ) اس پرانے مندر کو رَبی الاعلیٰ کے دوحرفوں سے توڑ دے۔'' (جاوید نامہ)

اقبال کے اس پورے کلام سے حاصل ہونے والی سچے نبی کی خصوصیات وعلامات:

۱۔ شاہان وقت کے حکم نامے کو نبی اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارتا ہے۔

۲۔ اس کی نگاہ بادشاہ کے محلات اور بادشاہی کی سہولیات، پرانے مندر جتنی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

۳۔ اس کی غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی کہ اس پر کوئی غیر نبی حکم چلائے۔

۴۔ اس کی صحبت ہر کچے کو پکا کر دیتی ہے یعنی قطرے کو سمندر اور ذرے کو رشک آفتاب بنا دیتی ہے۔

۵۔ وہ دنیا کو ایک ولولہ روحانی عطا کرتا ہے۔

۶۔ اس کا درس صرف رب تعالیٰ سے تعلق جوڑتا ہے۔

۷۔ اور یہ بتاتا کہ رب کو چھوڑ کر ہر طلب اک ہوس ہے۔

۸۔ وہ بندوں کو غیر اللہ کی بندگی ومحبت کی قید میں مقید نہیں ہونے دیتا۔
۹۔ نبی اپنی نگاہ نبوت کی تاثیر سے انسانیت کو زندہ کر دیتا ہے۔
۱۰۔ نبی، دین الٰہی کا محافظ ہوتا ہے۔
۱۲۔ نبی کا مقدس ضمیر امت جگا دیتا ہے۔
۱۳۔ نبی ایسا عظیم حکمران ہوتا ہے کہ حکومت کے تمام دنیاوی اسباب اس کے محتاج ہوتے ہیں۔
۱۴۔ نبی کی نگاہ موسم خزاں کو موسم بہار میں بدل دیتیہے۔
۱۵۔ نبی کی تعلیم کے سامنے تمام تعلیمات بے رنگ ونور ہو جاتی ہیں۔
۱۶۔ نبی کی صبح کی آہ (یعنی یادالٰہی) کی بدولت ہی زندگی کو قیام نصیب ہوتا ہے۔
۱۷۔ نبی کی صبح سے ہی تو ساری کائنات تازگی حاصل کرتی ہے۔
۱۸۔ نبی کی نگاہ بحر وبر میں روحانی انقلاب برپا کر دیتی ہے۔
۱۹۔ بلکہ اس کی ہر اٹھنے والی نگاہ میں اک انقلاب کا پیغام ہوتا ہے۔
۲۰۔ نبی ساری قوم کو لاخوف علیھم کا درس دیتا ہے کہ ڈر صرف خدا کی ذات کا ہے۔ نہ کہ کسی اور کا۔
۲۱۔ نبی انسان کے سینے میں دھڑکنے والا دل رکھ دیتا ہے۔
۲۲۔ نبی انسان کو عزم تسلیم ورضا سکھاتا ہے۔
۲۳۔ نبی انسان کو دنیا میں چراغ کی طرح روشن کر دیتا ہے۔
۲۴۔ نبی اپنی صحبت بابرکت سے بے نام ٹھیکری کو موتی بنا دیتا ہے۔
۲۵۔ نبی اپنی حکمت سے ہر خالی دامن وسیپی کو بھر دیتا ہے۔
۲۶۔ نبی اپنے متبعین کو یہ درس دیتا ہے کہ اٹھ کر تمام باطل معبودوں کو توڑ ڈالو۔

۲۷۔ اور اگر کوئی مردِ حق دنیا کے جال میں پھنس چکا ہو تو نبی اس سے ربی الاعلیٰ کی ضرب لگوا کر اس جال کو تڑوا دیتا ہے۔

مرزا غلام قادیانی میں ان خصوصیات وعلامات نبوت میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی:

قارئین کرام!

اگر آپ مرزا قادیانی کی اوّل تا آخر تمام زندگی اور اس کی جمیع کتب وغیرہا کو بالاستعاب پڑھ ڈالیں تو بھی اقبال کی بیان کردہ ان علامات وخصوصیات نبوت میں سے کوئی ایک بھی نہیں ملے گی، کیونکہ مرزا کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے کہ جنہیں اغیار نے خرید کر اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جی بھر کر استعمال کیا، اس نے اسلام کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا۔ رب تعالیٰ کی ذات سے لے کر انبیاء ورسل، صحابہ واہل بیت ملائکہ مقربین حتیٰ کہ تمام اولیاء اور تمام مسلمانوں کو اس نے جی بھر کر گالیاں دیں توہین کی ہر شعار اسلام کا مذاق اڑایا بے شمار لوگوں کا ایمان لوٹا اور بدعقیدگی و بدفعلی کا ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔ جیسا کہ اس کتاب میں بھی ہم درجنوں حوالا جات سے ثابت کر چکے ہیں۔

مرزا غلام قادیانی کی انگریز نوازی:

علامہ اقبال نے نبوت کی جو علامات وخصوصیات بیان کیں بوجہ اختصار ہم سب پر کلام نہیں کرتے، بلکہ اس اولین علامت پر کلام کرتے ہیں جو اشعار میں بیان ہوئی کہ:

تا نبوت حکم حق جاری کند
پشت پا برحکم سلطان می زند

در نگاہش قصر سلطان کہنہ دیر
غیرت او نتابد حکم غیر
درس او اللہ بس باقی ہوس
تا نیفتند مرد حق در بندِ کس

''یعنی نبی خود دار ہوتا ہے ایسا کہ''شاہان وقت کے حکم، دولت اور اس کے محلات کو پاؤں کی ٹھکر پر رکھتا ہے، اس کی غیرت گوارہ ہی نہیں کرتی کہ کوئی غیر اس پر حکم چلائے اور وہ اس کی غلامی کرے، صرف وہ خود ہی نہیں بلکہ اپنے پیرو کاروں کو بھی یہی درس دیتا ہے کہ صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات و رضا مطلوب ہو۔ وہ تو اپنے متبعین کو بھی غیر اللہ کی الفت ومحبت اور دولت کا قیدی نہیں ہونے دیتا۔''

اور ادھر حال یہ ہے کہ جس وقت غیور مسلمان انگریز اور اسلام دشمن قوتوں سے سینہ سپر تھے اور اپنی قوم وملت اور دین کی حفاظت کی خاطر جانیں قربان کر رہے تھے اس وقت یہ بدبخت مرزا قادیانی انگریز کے تلوے چاٹ کر، اس کی غلامی کا نعرۂ بے حیاء لگا کر دولت و داد وصول کر رہا تھا اور کھلے بندوں اپنے ملک وملت اور دین سے غداری اور اسلام دشمن قوتوں سے وفاداری نبھا رہا تھا۔ آیئے اس پر چند ایک حوالا جات ملاحظہ کرتے ہیں:

مرزا قادیانی اپنے آباء واجداد کو انگریز کا وفادار ونوکر تسلیم کرتے ہوئے کہتا ہے:

''کیا گورنمنٹ (انگریزی) اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہیں بزرگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے اپنی عمریں حکومت (برطانیہ) کی خدمت میں صرف کر دیں۔''

(انجام آتھم ص ۲۸۳، خزائن ج ۱۱، ص ۲۸۳)

۲۔ایک جگہ کہا:

''میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایسی خیرخواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی کہ میرے بزرگوں سے بھی زیادہ ہے...... اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہرایک مسلمان کا فرض ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۲،ص ۷۔۶۶)

۳۔پھر کہا:

اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی سے لباب ہیں...... خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ (انگریزی) کے لئے دلی جانثار۔'' (ایضاً)

۴۔ایک جگہ لکھا:

''میں اٹھارہ برس سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مشغول ہوں کہ جو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور اطاعت کی طرف مائل کر رہی ہیں۔''

(کتاب البریہ ص۵،خزائن ج ۱۳،ص ۳۴۱)

۵۔پھر کیا:

''میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعوے سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجہ کا وفادار اور جانثار یہی نیا فرقہ (مرزائیت و قادیانیت) ہے،

جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں۔'' (ایضاً ص ۷، ایضاً ص ۳۴۳)

۶۔ پھر کہا:

''ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکرگزار رہیں۔''

(ازالہ اوہام ج۱، ص ۱۳۲، خزائن ج۳، ص۱۶۶)

۷۔ پھر کہا:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور ....تک پہنچا دیا ہے۔''

(تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵، ص۱۵۵)

ہم نے بطور نمونہ کے مرزا کی چند عبارتیں نقل کیں ہیں ورنہ اس کی اور اس کے پیرو کاروں کی انگریز وفاداری پہ ایسی عبارتوں سے ان کے کتب و رسائل بھرے پڑے ہیں۔ یہاں سے آپ اندازہ لگا لیں کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت اسلام اور ملک و ملت کی کتنی بڑی غدار اور دین دشمن قوتوں کی کتنی بڑی وفادار ہے۔

مرزا غلام قادیانی کی انگریز نوازی پہ علامہ اقبال کا سخت ردّعمل:

مرزا غلام قادیانی کی اس دین دشمنی اور انگریز نوازی پر علامہ اقبال سخت ردّ عمل دیتے ہوئے اور شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

شیخ او کرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام با یزید

''مرزائیوں کا پیر (مرزا قادیانی) اگرچہ بایزید کے مقام کے حاصل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن یہ مرید فرنگی لارڈوں (انگریز حاکموں) کا ہے۔''

گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

''یہ کہتا ہے کہ دین کی رونق محکومی کی بدولت ہے، زندگی خودی سے محرومی کا نام ہے۔''

دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص با گرد کلیسا کرد و فرد

''یہ غیروں کی حکومت کو رحمت شمار کرتا ہے، اس نے گرجا کے گرد رقص کیا اور مر گیا۔'' (جاوید نامہ)

پھر کہا:

عصر من پیغمبر ہے ہم آ فرید
آنکہ در قرآن بغیر از خود مدید

''میرے زمانے نے ایک جھوٹا نبی (غلام قادیانی) پیدا کیا ہے، جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہیں آتا۔''

در حرم زاد و کلیسا رامرید
پردۂ ناموس مارا پر درید

''یہ پیدا تو اسلام کے گھر میں ہوا ہے مگر غلام عیسائیوں کا ہے۔اس نے ہماری عزت کے پردے کو چاک کر دیا ہے۔''

(مثنوی پس چہ باید کرد)

ان سارے حقائق سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام قادیانی مسلمانوں کا دشمن اور دین وملت کا غدار تھا۔اس لئے وہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھا۔کیونکہ جو نبی ہوتا ہے، وہ اپنوں اور دین الٰہی کا غدار و دشمن نہیں ہوتا اور جو اپنوں کا دشمن اور دین الٰہی کا غدار اور دشمن ہو وہ نبی نہیں ہوتا۔

تمت بالخیر

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ
بمطابق ۲۰ اپریل ۲۰۲۲ء
بوقت رات ۱:۳۰

ماٰخذ ومراجع

کتاب	صاحب کتاب
قرآن مجید	کلام الٰہی
ترجمہ کنزالایمان	امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی m
تفسیر طبری	امام محمد بن جریر طبری m
تفسیر البحر المحیط	امام اثیر الدین محمد بن یوسف ابوحیان اندلسی m
تفسیر التحریر التنویر	امام طاہر بن عاشور m
تفسیر قرطبی	امام محمد احمد قرطبی اندلسی m
تفسیر کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی m
تفسیر الھدایہ	امام مکی بن ابی طالب m
تفسیر اضواء البیان	علامہ محمد امین شنقیطی m
تفسیر النہر الماد	امام ابوحیان اندلسی m
تفسیر تیسر التفسیر	علامہ اثر محمد بن یوسف اطفیش m
تفسیر التسہیل	علامہ ابن جزی غرناطی m
تفسیر مظہری	امام قاضی ثناء اللہ پانی پتی m
تفسیر صاوی	امام احمد بن محمد صاوی m
تفسیر عبدالسلام	امام عبدلسلام بن عبدالسلام سلمی m
تفسیر ماتریدی	امام ابومنصور محمد بن محمد محمود ماتریدی m
تفسیر سمرقندی	امام نصر بن محمد سمرقندی m
تفسیر جیلانی	غوث اعظم عبدالقادر جیلانی m
تفسیر ابن جوزی	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن علی جوزی m
تفسیر کشاف	جاراللہ زمخشری معتزلی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی m
تفسیرات احمدیہ	امام ملا جیون m
تفسیر ابن کثیر	حافظ ابوالفداء عماد الدین بن کثیر m

تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی m
تفسیر بغوی	امام حسین بن مسعود بغوی m
تفسیر روح المعانی	امام سید محمود آلوسی m
تفسیر ابن عباس	علامہ ابو طاہر بن یعقوب فیروز آبادی m
تفسیر المحرر الوجیز	قاضی ابو محمد عبد الحق بن غالب اندلسی m
تفسیر خازن	امام علی بن محمد خازن m
تفسیر غرائب القرآن	علامہ نظام الدین حسن بن محمد نیشا پوری m
تفسیر الجواہر الحسان	شیخ عبد الرحمٰن ثعالبی m
تفسیر اللباب	امام عمر بن علی المعروف ابن عادل m
تفسیر ایسر التفاسیر	علامہ اسعد محمود حومد m
تفسیر محاسن التاویل	علامہ جلال الدین قاسم m
تفسیر رضوی	علامہ حشمت علی رضوی m
تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خاں نعیمی m
تفسیر ضیاء القرآن	پیر محمد کرم شاہ الازہری m
تفسیر تبیان القرآن	علامہ غلام رسول سعیدی m
بخاری شریف	امام محمد بن اسماعیل بخاری m
مسلم شریف	امام مسلم بن حجاج قشیری m
ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد سجستانی m
ابن ماجہ شریف	امام محمد بن یزید بن ماجہ m
فتح الباری شرح بخاری	امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی m
عمدۃ القاری	امام بدر الدین عینی m
شرح صحیح مسلم	امام یحییٰ بن شرف نووی m
شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی m
ترمذی شریف	امام ابو عیسیٰ ترمذی m
ریاض الصالحین	امام یحییٰ بن شرف نووی m
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام m

معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی m
مسند احمد	امام احمد بن حنبل m
مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللہ بن ابی شیبہ m
الجہاد	امام ابن ابی عاصم m
مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام m
الاستذکار	علامہ یوسف بن عبداللہ قرطبی نمری m
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی m
صحیح ابن حبان	امام امیر علاءالدین فارسی m
سنن بیہقی	امام بیہقی m
مشکل الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی m
مؤطا امام	حضرت امام مالک m
حاشیہ مؤطا امام مالک	
احیاء العلوم	امام محمد بن محمد بن غزالی m
فیض القدیر	امام عبدالرؤف مناوی m
شفاء شریف	قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی m
شرح شفاء	امام ملا علی قاری m
نسیم الریاض	امام احمد بن عمر خفاجی m
مجمع بحار الانوار	امام محمد طاہر گجراتی پٹنی m
الیواقیت والجواہر	امام عبدالوہاب بن علی شعرانی m
منح الروض الازہر	امام محمد بن عبداللہ سہیلی m
الحبائک	امام جلال الدین سیوطی m
حدیقہ ندیہ	امام عبدالغنی بن اسماعیل دمشقی m
رسالہ قشیرہ	امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری m
الریاض النضرہ	علامہ محب الدین طبری m
الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین سیوطی m
تخریج الاحیاء	علامہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر عراقی m

شمائل ترمذی	امام ابوعیسیٰ ترمذی m
اسد الغابہ	امام عزالدین بن محمد m
حجۃ اللہ البالغہ	حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی m
مفردات	حضرت امام راغب m
مدارج النبوۃ	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی m
تاریخ دمشق	امام ابوالقاسم بن عساکر دمشقی m
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی m
التمہید	امام یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر m
مکتوبات شریف	امام ربانی شیخ احمد سرہندی m
رسالہ اثبات النبوۃ	امام ربانی شیخ احمد m
جہان امام ربانی	محمد مسرور احمد، جاوید اقبال مظہری، اقبال احمد اختر القادری
اقتصاد	حضرت امام غزالی m
شرح مواقف	سید شریف علی بن محمد جرجانی m
شرح عقائد	امام سعدالدین تفتازانی m
شرح عقیدۃ الطحاویہ	امام عبدالغنی میدانی m
حاشیہ مسایرہ	علامہ زین الدین قاسم قطلوبنا m
مسامرہ	امام کمال الدین محمد بن محمد m
مسایرہ	امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد m
تمہید ابوشکور سالمی	امام ابوالشکور محمد بن عبدالسعید سالمی m
شرح مقاصد	امام سعدالدین تفتازانی m
فقہ اکبر	امام اعظم ابوحنیفہ m
شرح فقہ اکبر	علامہ ملا علی قاری m
نبراس	علامہ عبدالعزیز پرہاروی m
حاشیہ شرح العقائد	علامہ صدرالوریٰ مصباحی m
المعتقد المنتقد	علامہ شاہ فضلِ رسول بدایونی m

المعتمد المستند	امام احمد رضا خاں بریلوی m
اصول سرخسی	امام ابوبکر محمد بن احمد سرخسی m
المنار	امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی m
نور الانور	حضرت ملاں جیون m
قمر الاقمار	علامہ عبدالحلیم بن محمد امین اللہ m
سرالاسرار	محمد حیات سنبھلی m
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین سیوطی m
فتاوٰی رملی	امام خیر الدین بن احمد رملی m
فتاوٰی شامی	امام ابن عابد بن شامی m
فتاوٰی حدیثیہ	امام احمد بن محمد بن حجر ہیتمی m
فتاوٰی رضویہ	امام احمد رضا خاں بریلوی m
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی m
تعلیقات رضویہ	امام احمد رضا احمد خاں بریلوی m
تازیانۂ عبرت	شیر اسلام محمد کرم الدین دبیر m
تعریفات	سید شریف جرجانی m
المنجد	لویس معلوف
مقالات سعیدی	علامہ غلام رسول سعیدی m
قصیدہ بردہ شریف	امام شریف الدین بوصیری m
حدائق بخشش	امام ماحمد رضا خاں بریلوی m
بالِ جبریل	علامہ اقبال
جاوید نامہ	علامہ اقبال
رسالہ انجمن نعمانیہ	فروری ۱۸۹۹ء
البشیر الکامل	امام النحو غلام جیلانی میرٹھی m
شیعہ کتب	
تفسیر قمی	علی بن ابراہیم قمی

تفسیر طبرسی	فضل بن حسن طبرسی
تفسیر الاعقم	احمد بن علی الاعقم
تفسیر غرائب القرآن	خالد بن عمر وواسطی
مرزائی کتب	
ازالہ اوہام	مرزا غلام قادیانی
حقیقۃ الوحی	مرزا غلام قادیانی
سراج منیر	مرزا غلام قادیانی
حمامۃ البشریٰ	مرزا غلام قادیانی
ضمیمہ براہین احمدیہ	مرزا غلام قادیانی
دافع البلاء	مرزا غلام قادیانی
تتمہ حقیقۃ الوحی	مرزا غلام قادیانی
اربعین نمبر ۴	مرزا غلام قادیانی
آسمانی فیصلہ	مرزا غلام قادیانی
تریاق القلوب	مرزا غلام قادیانی
تحفہ گولڑویہ	مرزا غلام قادیانی
نزول المسیح	مرزا غلام قادیانی
براہین احمدیہ	مرزا غلام قادیانی
کشتی نوح	مرزا غلام قادیانی
انجام آتھم	مرزا غلام قادیانی
ضمیمہ انجام عاصم	مرزا غلام قادیانی
کتاب البریہ	مرزا غلام قادیانی
چشمۂ معرفت	مرزا غلام قادیانی
درثمین	مرزا غلام قادیانی
آریا دھرم	مرزا غلام قادیانی
آئینہ کمالات اسلام	مرزا غلام قادیانی
چشمۂ مسیح	مرزا غلام قادیانی
ست بچن	مرزا غلام قادیانی

ضرورۃ الامام	مرزا غلام قادیانی
ضمیمۂ اربعین	مرزا غلام قادیانی
البشریٰ	مرزا غلام قادیانی
تبلیغ رسالت	مرزا غلام قادیانی
نسیم دعوت	مرزا غلام قادیانی
شہادۃ القرآن	مرزا غلام قادیانی
کرامات الصادقین	مرزا غلام قادیانی
نور الحق	مرزا غلام قادیانی
اتمام الحجۃ	مرزا غلام قادیانی
انوار الاسلام	مرزا غلام قادیانی
تجلیات الٰہیہ	مرزا غلام قادیانی
توضیح مرام	مرزا غلام قادیانی
دیباچہ براہین احمدیہ	مرزا غلام قادیانی
روحانی خزائن	جلدنمبر ۳، ۲۲، ۱۲، ۷، ۲۱، ۱۸، ۲۲، ۱۷، ۴، ۱۵، ۱۷
	۱۳، ۱۹، ۱۱، ۲۳، ۱۰، ۵، ۲۰، ۴، ۸، ۹
حقیقۃ النبوۃ	مرزا بشیر الدین قادیانی
انوار الخلافت	مرزا بشیر الدین قادیانی
انوار العلوم	مرزا بشیر الدین قادیانی
سیرت المہدی	مرزا بشیر الدین قادیانی
تبلیغ ہدائت	مرزا شیر احمد قادیانی
تبلیغ رسالت	
تذکرہ مجموعہ الہامات	
تفسیر صغیر	مرزا بشیر الدین محمود قادیانی
تفسیر بیان القرآن	محمد علی قادیانی
مرقات الیقین	اکبر شاہ خاں قادیانی
مسیح موعود کے حالات	معراج الدین عمر قادیانی
حیات طیبہ	عبد القادر قادیانی
حیات النبی	یعقوب علی عرفانی قادیانی

مکتوبات احمدیہ	
منکرین خلافت کا انجام	جلال الدین شمس قادیانی
ذکر حبیب	مفتی صادق قادیانی
ملفوظات	
اسلامی قربانی ٹریکٹ	یار محمد قادیانی
حیات احمدیہ	یعقوب علی عرفانی قادیانی
احمدیہ پاکٹ بک	عبدالرحمٰن خادم قادیانی
واقعات صحیحہ	مفتی صادق قادیانی
بیاض حکیم نورالدین	حکیم نورالدین قادیانی
مکاشفات	
منظر وصال	
خطوط امام بنام غلام	بابو منظور الٰہی قادیانی
منظور الٰہی	بابو منظور الٰہی قادیانی
رسالہ ریویو	مئی ۱۹۳۷ء
رسالہ تشحیذ دالازھان	۱۹۰۴ء
ڈائری مرزا	
رسالہ ریویو	اگست ۱۹۲۶ء
سودائے مرزا	دسمبر ۱۹۳۲ء
اخبار الحکم قادیانی	۲۱ مئی ۱۹۳۴ء
اخبار الحکم قادیان	۱۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء
اخبار الحکم قادیان	۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء
اخبار الحکم قادیان	مئی ۱۹۰۷ء
اخبار الفضل	۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء
اخبار بدر	۷ جون